

سنگ جو تو ہے

از قلم زاریہ

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

مرش! مرش! مرش بیٹا اٹھ جاو

فایزہ بیگم چلتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔ مرث ایک بار پھر  
سے آواز دیتی اس کے چہرے سے ہماں کھنچی۔۔۔۔۔ اف امی کیا ہے اکم از کم  
!!! آج کے دن تو سونے دیں

مرش نیند سے ڈوبی آواز میں بولی "" "" تمہارے بابا ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہے ہے "" فایزہ بیگم کھڑکی سے پردے ہٹاتے ہوئے بولی جہاں چمکتی دوپ نے اس کا استقبال کیا "" "" اچھا ٹھیک ہے آتی ہوں "" اس نے کمر تک آتے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے بولی "" "" جلدی آنا! فایزہ بیگم کہتی ہوئی واپس چلی گئی ""

\*\*\*\*\*

\*

کھٹ --- کھٹ --- سلام صاحب کیا میں اندر آ جاؤں !!!! سمیرا نے ڈرتے ہوئے پوچھا !!! ایس !!! اجازت ملنے پر سمیرا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی !!!! صاحب جی آپ کی چائے "" "" سمیرا گرم بھاپ اڑاتی چائے !! کاٹرے ہاتھ میں لیے اندر آئی

!! ہم !! آہل شاہ آفندی موبائل میں میسج ٹیکس کرتے ہوئے جواب دیا صاحب جی اب جاؤں؟؟ سمیرا جھجھکتے ہوئے بولی "" آہل نے ہلکے سے گردن ہلا !!! کر جانے کی اجازت دی !! سمیرا نے جیسے ہی باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے !! سنو !!

!!! جی --- جی صاحب جی؟؟؟ سمیرا ڈرتی ہوئی بولی !! بریرہ کو بھیجنا !! آہل شاہ آفندی نے اپنی روبیلی آواز کے ساتھ بولا

جی صاحب جی !! اب جاؤں؟؟ سمیرا گھبراتی ہوئی بولی !! ہم !! آہل نے جانے  
کی اجازت دی !! آہل نے جیسے ہی چائے کا کپ لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا  
موبائل کی بجتی رنگ نے اس کو ہاتھ کو روک دیا --- !!

!! ہیلو؟ آہل نے ہلکے ہاتھوں سے اپنی پیشانی کو دباتے ہوئے بولا  
!! ہاں یار آہل !! یار ہماری جو میٹنگ تھی مسٹر شروز کے ساتھ وہ کینسل ہوگی  
!! فارس گھبراتے ہوئے بولا "!!!!!!"

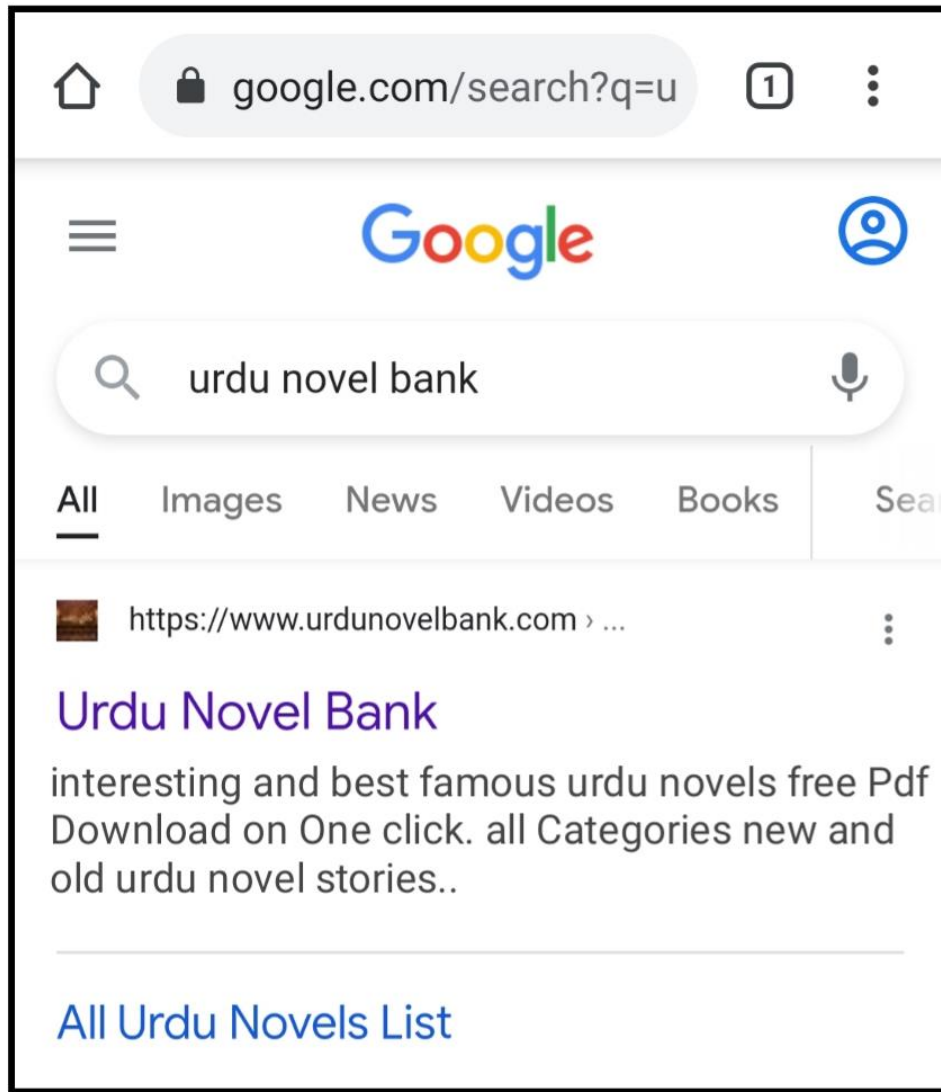
اچھا اس کی رگوں میں لالچ کا خون دوڑنے لگا ہوگا !! آہل اپنی مٹھیوں کو بیچتے  
ہوئے کہا !! تو ٹینشن نالے میں کچھ کرتا ہوں !! آہل پرسکون لہجے میں بولا موبائل  
رکتے ہوئے کسی نکتے کو ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا ---

\*\*\*\*\*

\*

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

!!، عليك سلام !! بريره مسكراتي هوبي جواب دي

اسلام و علیکم بھائی "!!!!!!"!! بریرہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی آہل کو سلام کیا !! بریرہ کو کمرے میں آنے کے لیے کبھی بھی آہل کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی تھی !! اور نا ہی آہل نے کبھی اس کو اس بات کے لیے ٹوکا تھا۔۔۔

\_\_\_\_\_ او کے اب جاو

!! بولو !! کیسی بات کرنی ہے !! آہل بریرہ کا چہرہ کو بغور دیکھتے ہوئے بولا

بھائی میں چاہتی ہوں کی کالج میں جیسے سب اسٹوڈینٹس رہتے ہے میں چاہتی ہوں مجھے بھی اسی نظروں سے دیکھا جائے جس طرح باقی اسٹوڈینٹس کو دیکھا جاتا ہے ،،، کیوں کی میں جانتی ہوں وہ کالج ہمارا ہے تو مجھے کس طرح سے پروٹوکول دیا

جائے گا۔۔ بریرہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے آہل کے بولنے کا انتظار کرنے لگی

ٹھیک ہے جیسا تم چاہتی ہوں ویسا ہی ہوگا۔۔ آہل ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا  
یہ مسکراہٹ بہت کم ہی دیکھنے کو ملتی تھی!۔۔!! تھینکیوں بھائی!! بریرہ!!  
مسکرا کر تھنکس بولتی کمرے سے باہر چلی گئی

\*\*\*\*\*

\*

امی کتنا سکون مل رہا ہے!! آپ کے ہاتھوں کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔۔۔۔ آہ  
مزا آگیا۔۔ مرش آنکھ بند کر کے مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔ آپ جب میرے بالوں میں  
مالش کرتی ہے مجھے جاروں طرف سکون ہی سکون محسوس ہوتا ہے!!!! مرش دونوں  
!! آنکھ بند کر کے بولی



اچھا اچھا بس کرو سب جانتی ہوں میں "فائزہ بیگم غصے سے مصنوعی  
!! شکل بناتے ہوئے بولی

امی ---- مرش کی معصومیت پر سب کچھ قربان کر دیا جائے تو بھی کم تھا ---  
آپ کو پتا ہے آپ دنیا کی بیسٹ امی ہے "!! مرش اب یہ مکھن لگانا بند  
کرو اور بات بتاؤ کیا چاہیے تمیں \_\_\_\_\_ فائزہ بیگم آواز میں سختی لاتے ہوئے بولی  
!!!

آپ کو پتا ہے نہ میری کتنی دوستیاں ہیں،،، مرش معصومیت سے بولی۔،،، ہاں  
بلکل پتہ ہے !!! فائزہ بیگم نے سر سری سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔  
آپ کو لیے بھی پتا ہوگا پرسوں میری دوست زارا کی برتھ ڈے ہے "!! مرش  
دونوں آنکھ پٹپٹاتی ہوئی بولی !! دیکھو مرش اگر تم مجھ سے اجازت چاہتی ہو تو میری  
طرف سے بلکل انکار سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔ "فائزہ بیگم غصے سے بولی --- مرش ایک  
جھٹکے سے اٹھی اور آواز اونچی کرتے ہوئے بولی --- کیوں میں کیوں نہیں جا سکتی

فایزہ بیگم خالی خالی نظروں سے بند دروازے کو دیکھتی رہے گی --- اور ابک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے اٹھ گی --- فایزہ بیگم باورچی خانے میں کھڑی ہانڈی بنانے میں مصروف تھی !!! ہانڈی چڑھا کر دیوار کا ٹیک لگا کر کھڑی ہو گی !!! آ بھی بھی ان کی سوچوں کا مرکز مرث کی باتوں پر اٹکا تھا !!! سرفراز صاحب کھانے پینے کا شا پر پکڑے باورچی خانے میں داخل ہوئے !!! اور وہی کھڑے ہو کر اپنی بیوی کے چہرے پر آنسوؤں کی روانی دیکھنے لگے !!! فایزہ ؟؟ سرفراز صاحب افسردہ لہجے میں گویا ہوئے -- فایزہ بیگم کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا !!! پلکوں کی بار میں آئے

آنسوؤں کو با مشکل پیچھے کی اور دکھیلا !!! ارے آپ؟ آپ کب آئیے؟؟ فایزہ بیگم  
!!! جبراً مسکراتی ہوئی بولی

میں تو اسی وقت آیا جب آپ رونے کا مشغلا فرما رہی تھی !!! سرفراز صاحب  
! مسکراتے ہوئے بولے

ارے نہیں میں تو بس یونہی آپ بھی نا !!! سرفراز صاحب جانتے تھے لیے  
آنسوؤں کس کے لیے تھے اور انہوں نے اس بات پر کوئی استغفار نہیں کیا ----  
بھی ہماری گریا نظر نہیں آ رہی ہے کہاں ہے ---- ویسے تو پورے گھر میں بللیوں  
کی طرح کودتی رہتی ہے ---- "!!!!!!" سرفراز صاحب نے مرش کے بارے میں  
دریافت کیا --- فایزہ بیگم مرش کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھانا نکالنے  
لگی !!! سرفراز صاحب نا سمجھی کے عالم میں مرش کے کمرے کی طرف قدم  
بڑھائے --- دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے ہوئے بولے !!! مرش میری جان

دروازہ تو کھولے !!! مرث بتائے تو سہی کیا ہوا ہے ۔۔ دھیکے گڑیا ہم آپ کی ناراضگی  
افورڈ نہیں کر سکتے

\*\*\*\*\*

کچھ دیر رست کرنے کے بعد آہل نے اپنی نیند سے ڈوبی آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔ آدمی  
رات تک آفس کا کام کرتا رہا اگلی میٹنگ پر آہل شاہ آفندی پوری جوڑ توڑ کوشش کر  
رہا تھا مسٹر شروز کو سبق سکھانے کے لے اس کو اس کی حیثیت کا اندازہ کرانے  
کے لے۔۔۔ ناشتے کی ٹیبل پر بھی آہل غیر موجود تھا "" اور نا ہی کسی کی اتنی  
جرات تھی وہ آہل شاہ آفندی کو ڈسٹرب کرتا ۔۔ عادت کے مطابق صبح بیڈ ٹی اس  
کی کمزوری تھی۔۔۔ ایک بار پھر سے شاور لینے کے بعد ٹاول لیے گیلے بالوں کو  
"" "" "روکڑنے لگا واڈروب کھول کر گنگناتے ہوئے اپنی فیورٹ کلر "" "" "" بلیک

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 13  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



لیکن جب ان کا موڈ ہوتا آفس کا چکر لگاتے رہتے اور کوپی ناکوپی مسٹینگس بھی اٹینڈ کرتے رہتے ---

ویل ڈن "" "" آہل پانی سے بھرا کانچ کا گلاس سرخ لبوں سے لگاتے ہوئے بولا  
!!!

انگلیوں کی پوروں کو ٹشو سے صاف کرتا آہل کہتے ہوئے کرسی پیچھے کی اور کرتا اٹھنے  
!! کے لیے تیار ہو گیا

آہل بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے -- جاوید صاحب دو ٹوک لہجے میں بولے  
!!!

آپ بولے میں کھڑا ہو کر بھی سن سکتا ہوں --- آہل ایک نظر سامنے بیٹھی عورت  
کو دیکھ کر بولا ---

مریم بیگم ڈرتے ہوئے شوہر کی طرف نظریں مرکوز کی -

آہل میں چاہتا ہوں تم اپنی ماں کے ساتھ اپنا رویہ درست رکھو !!! جس طرح ماں کو عزت دی جاتی ہے اسی طرح تم اپنی ماں کو عزت دو ان کا احترام کرو !!! گھر میں ہزار ملازما ہیں ان کے سامنے تم نے اپنی ماں کی عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دی ہے ۔۔۔۔۔۔۔ "جاوید صاحب نے اپنی بات مکمل کی اور آہل کے بولنے کا انتظار کرنے لگے ۔۔

بریرہ خوفزدہ آنکھوں سے آہل کو دیکھ رہی تھی ---

ماں !!!!!

میری ماں کون ہے؟؟ جہاں تک میرا خیال ہے میری بچپن میں ہی گزر چکی ہے  
اور لیے عورت صرف جاوید شاہ آفندی کی بیوی ہے۔۔!!!

آہل!!!!!!

----- جاوید صاحب غصے سے دھاڑے

بہتمیزی بند کرو آہل میں تمہارا باپ ہوں --





سرفراز صاحب ہارے ہوئے لہجے میں بولے --- ایک بار دروازہ تو کھول دے  
انہوں نے پھر ہلکی دستک دی----

مرش سے اب بھوک ہڑتال نہیں ہو سکتی تھی صرف صبح کا ناشتہ کر کے رہنا  
اسکے لئے بہت مشکل تھا۔۔

--- آخر ہار کر مرش دروازہ کھول دیتی ہے اور دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے  
پر سموئے اپنے بابا جان کے گلے لگ گئی اور موٹے موٹے آنسوؤں سے اپنے بابا  
،،،، کی براؤن شرٹ بھگو دی

بس میری جان بس آپ بتائے مجھے کیا ہوا ہے -- سرفراز صاحب کی آنکھوں سے  
بھی آنسو گرنے لگے --

بیٹی کے آنسو ان کی برداشت سے باہر تھے۔

فائزہ بیگم دونو باپ بیٹی کو کھانے پر بلانے آئی --- 'سرفراز صاحب فائزہ بیگم سے  
 ،،، مخاطب ہوئے ،، فائزہ بیگم اپنے ہماری گڑیا کو کیا کہا ہے،

فائزہ بیگم نے ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی پھر اپنی بیٹی کے چہرے کو دیکھا جو  
 آنسوؤں سے سرخ ہو چکا تھا

بب ا، بابا، ہچکیوں کی وجہ سے مرش کی آواز نکلتی مشکل ہوگی تھی بمشکل اس نے  
 ،،، کچھ الفاظ اپنی زبان سے ادا کے کیے

پرسوں میری فرینڈز کی

"Birthday"

ہے اور مجھے جانا ہے-----

ہاں ! تو مسئلہ کیا ہے ہم جانگے ضرور جانگے ،، سرفراز صاحب اپنی بیٹی کو خوش  
 کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے تھے

سچی، مرش بے یقینی سے اپنے بابا کے آنکھوں میں دیکھنے لگی

مچی، سرفراز نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ہم گفت کیا لیکر جامنگے اسنے اپنے بابا کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھا،، جو آپ کو پسند ہوا انہوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا

مرش کی خوشی "Thank u sooo much" "Thank u" دینی تھی

،،،،، چلیں اب آپ کھانا کھائیں سرفراز صاحب نے غصے کی شکل بنا کر کہا  
او کے مرش اپنے بابا کے ساتھ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی

\*\*\*\*\*

\*

ارے واہ کیا کمال کی ڈرینگ ہے  
فارس بے آہل کو ایک نظر دیکھتے ہوئے اس کی تعریف میں جو قصیدہ شروع کئے تو  
سفر تمام ہونے کے بعد ہی ختم ہو سکتے تھے

،،،، شٹ اپ! یہ بتا کس ریسٹورنٹ میں جانا ہے آہل ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھا  
وہیں جہاں تو لے کر جاے گا،،،، فارس نے اپنے جان سے عزیز پیارے سے دوست  
کو دیکھا۔۔۔۔

آہل جاوید شاہ آفندی اور فارس ہاشمی کی دوستی بے مثال تھی اسکول، کالج، یونیورسٹی، دونوں نے ساتھ ہی طے کیا۔ ہر مشکلات میں ساتھ ساتھ، ہر خوشی اور غم میں ایک ساتھ، جیسے ایک دوست کو ہونا چاہیے

آہل کی زندگی میں ایک فارس ہی ایسا شخص تھا جس سے آہل کو زندگی کے ہر رنگ اچھے لگنے لگے تھے آہل کے سامنے کسی کی بھی ہمت نہیں تھی اونچی آواز میں بات کر سکے،، سوائے جاوید شاہ آفندی کے علاوہ وہ بھی اسلئے شاید وہ باپ کا درجہ رکھتے تھے۔۔۔۔

\*\*\*\*\*



مرش نے گردن موڑی اور دیکھا وہ دونوں شخص گاڑی کے قریب آئے،، مرش نے تیز رفتاری سے اپنے چہرے کو ڈھکا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارے شروع ہو گئی وہ خالی خالی نظروں سے کبھی اپنے بابا کو کبھی ان دونوں شخص کو دیکھ رہی تھی

""""I am sorry""""I am really sorryy""""

محترماً "I..am sorry"

فارس گھبراتے ہوئے بولا دیکھیں غلطی ہم سے ہوگی ہے

""""I am sorry""""



سرفراز صاحب گاڑی کی چابی نکال کر باہر اے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے  
 اچھے گھر کے دیکھتے ہیں بیٹا آپ دونوں ،،،، غلطی ہوئی ہے ایندا خیال رکھیے  
 گا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب اپنی شگفتہ طبیعت کی وجہ سے کچھ نا بول سکے۔۔۔۔۔ اسلئے انہوں  
 نے بات کو درگزر کرنا چاہا۔۔۔۔۔

تبھی مرش بیچ میں اونچی آواز میں بولی ،،،، بابا ،، ایسے کیسے ،،،، اگر آپ کو کچھ ہو جاتا  
 تو ،،،، یہ امیر لوگ خود کونا جانے کیا سمجھتے ہیں، ساری چیز تو ان کی ملکیت  
 ہے۔ مرش نے آخری الفاظ دہراتے ہوئے آہل پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی۔۔۔

"I am sorry uncle"

آئندہ ہم خیال رکھیں گے فارس نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔ انکل اگر آپ کو کہیں  
 جانا ہو تو ہم ڈراپ کر سکتے ہیں

"If u don't mind"

اور ایک ہی پل میں جھک گئی۔۔۔۔۔

بدتمیز "مرش نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔۔ جو آہل شاہ آفندی کے کانوں نے بخوبی"

سنا تھا

لیکن موبائل میں مصروف ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کار جو کے آہل شاہ آفندی کی من پسند بلیک کلر کی خوب صورت چم چماتی ہوئی کار  
تھی۔۔۔۔۔

نہیں نہی بیٹا کوئی بات نہیں ہم چلے جائیگے ،، سرفراز صاحب نے مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔ ہمیں کسی کا احسان لینے کی ضرورت نہیں ہے ،، مرش چڑچڑھی انداز میں بولی۔۔۔۔۔

فارس نے مرش کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک بار پھر سرفراز صاحب سے بولا۔۔۔۔۔ انکل ہمیں شرمندگی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ پلیز چلیں ہم آپ کو ڈراپ کر دیں۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

فارس کے اتنے اسرار پر سرفراز صاحب مجبور ہو کر مرش کی طرف دیکھے مرش نے ، ہاں میں سر ہلا دیا ، وہ بھی صرف اسلیے کی اس چمچماتی ہوئی دھوپ میں جانا اسکے لئے مشکل تھا۔

فارس ہلکی سی مسکان کے ساتھ ان دونوں کو اپنے ساتھ گاڑی کی طرف لایا پھر دروازہ کھولکر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ آہل نے موبائل سے نظرے اٹھائی اور سرد نظروں سے فارس کی اور دیکھا، فارس نے آنکھوں کے سہارے آہل کو چپ رہنے کے لئے کہا۔۔

آہل نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اچانک سے میوزک کا بٹن دبا دیا اور کسی خوبصورت سے سنگر کی آواز پورے ماحول کو گنگنا نے پر مجبور کر دیتی ہے

،،، ہم نا سمجھے تیری نظروں کا تقاضہ کیا ہے ""

کبھی جلوہ کبھی پردہ یہ تماشا کیا ہے "-----"

ماحول کے مطابق مرش کو سخت غصہ آیا۔ یہ کیسی میوزک ہے بند کریں اسے \*

مرش نے بھاری آواز میں چڑھتے ہوئے کہا۔ آہل صرف اور صرف \*مرش \*کی

باتیں فارس \_ کے لئے برداشت کر رہا تھا، اسے ہی ہمدردیاں نبھانے کا بہت شوق

\*\*\* \_ \*\*\* \_ تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

آپ کی منزل کہاں ہے میرے خیال سے آپ بتانگی تبھی ہم پہنچ سکتے \*

ہیں، "آہل جیسے صاف لفظوں میں مرش کا مذاق اڑا رہا ہو۔

----- یہاں سے دو گلی چھوڑ کر ہے، مرش نے گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے

جواب دیا۔ غصہ تو بہت آیا دل تو کر رہا تھا قرارا سا جواب دے لیکن شاید اسکے بس

میں نہیں تھا 'بابا جو وہاں موجود تھے۔۔۔

گاڑی اندر نہیں جا سکتی اہل نے گاڑی روکتے ہوئے بور سے لہجے میں کہا۔ آہل

کے چہرے سے یوں زاہر ہو رہا تھا جیسے کسی غریب کے اوپر احسان کر رہا ہو۔

# Mirror

"Iam sorry

سر گاڑی اندر نہیں جا سکتی ہے ،آپ  
please



سنگ جو تو ہے

NGO

# ACCIDENT

\*\*\*\*\*



خاموشی کے ساتھ آہل نے گاڑی ٹرن لیتے ہوئے گھر کی طرف گامزن کر دی ---  
کیوں کی وہ گھر جلد از جلد پہنچ جانا چاہتا تھا --

یار ایم سوری پلیر ریسٹورنٹ چل قسم سے پیٹ میں ایک سو ایک چوہے دوڑ رہے ہیں --- فارس شرارتی انداز میں بولا ---

شٹ اپ "'''''' آہل دھیمے مگر کرخت لہجے میں بولا ---

یار کیوں نہیں جائیں گے؟؟؟ فارس جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔۔

میرا موڈ نہیں ہے --- آہل دو ٹوک لہجے میں کہا ---

ٹھیک ہے "فارسی سنجیدگی سے کہتا خاموش ہو گیا "کیوں کی وہ جانتا تھا اب  
ضد کرنا بے جا تھا ۔۔

پورچ میں گاڑی روک کر آہل دروازہ کھول کر باہر آیا۔۔ دوسری جانب سے فارس

بھی گاڑی اترے۔۔ اندر چلیں۔۔ آہل فارس سے مخاطب ہوا۔۔

نہیں اب گھر جاؤں گا۔۔ لیکن جاؤں گا کیسے؟؟

اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے لے چابی پکڑ۔۔ آہل ہاتھ بڑھا کر  
فارس کو چابی پکڑایا۔۔ فارس منہ پھلائے آہل کے ہاتھ سے چابی لی۔۔ گاڑی میں  
بیٹھتا آگے بڑھ گیا۔

\*\*\*\*\*

گھر میں داخل ہوتے ہی مرش سے جو جو بن سکا اس نے ان دو خوبصورت نوجوانوں کے بارے میں رائے قائم کی۔۔۔ کھانے کی ٹیبل پر بھی مرش کی زبان پر اب بھی وہی قصہ تھا۔۔۔ آپ نے دیکھا نہیں تھا کتنا پراوڈلی بندہ تھا۔۔۔ مرش مسخ بناتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔ مرش بیٹا اب رہنے بھی دے۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ سرفراز صاحب اکتاتے ہوئے بولے۔۔۔

\*\*\*\*\*

امی؟؟

مرش حسرت بھری نظروں سے فایزہ بیگم کو پکاری -- لیکن فایزہ بیگم اس کو نظر انداز کرتی ٹیبل سے روٹی اٹھاتے باورچی خانے کی طرف قدم بڑھا دی --- مرش بھی ان کے پیچھے چلتی ہوئی باورچی خانے میں داخل ہوئی ---- امی ایم سوری مرش معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی -- امی مان جاے نا """""" مرش """"""

کہتی ہوئی ان کے گلے میں جھول گئی !!!۔ فایزہ بیگم جانتی تھی جب تک وہ اس سے بولیں گی نہیں وہ سر کھاتی رہے گی

اور ویسے بھی ماں اور اولاد میں کب تک خاموشی رہ سکتی تھی --- فایزہ بیگم نے اس کے ماتھے پر ممتا بھرا بوسا ثبت کیا --- مرش خوش ہوتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی ---

\*\*\*\*\*

بھابی آپ نے کھانا نہیں کھایا --- بریرہ آہل کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی --- نہیں بھوک نہیں ہے آہل اپنی انگلیوں کو بالوں میں پھیرتے ہوئے بولا ---

لیکن بھابی !! بریرہ نے ابھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا --- آہل پیچ میں بول پڑا ---

او کے بھائی گڈ نلیٹ -- بریرہ مسکراتی کمرے سے باہر نکل گئی -- آہل شاہ آفندی کے اوپر نیند کا غلبہ تھا -- آہل کب کا نیند کی وادیوں میں کھو چکا تھا -- اس کے !! خوبصورت چمکتے بال نم آلود پیشانی کو چھو رہے تھے

\*\*\*\*\*

صبح روشن ہو چکی تھی چڑیوں کی چہچہاہٹ پوری فضا میں گونج رہی تھی --- مرش  
جلدی جلدی بالوں کو پونی کی شکل دی --- بیگ اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر  
آئی --- چادر کو ارد گرد پھیلاتی فایزہ بیگم کی جانب - دوڑی ---  
سوری امی بہت لیٹ ہو رہا -- بس بھی نکل جائے گی ان کمبختوں نے گاڑی بھی  
نہیں بھیجی ---

مرش کی آنکھوں کے سامنے آہل اور فارس کا چہرا لہرایا۔۔ لیکن مرش بیٹا ناشتا فایزہ بیگم ناشتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔ بہت لیٹ ہو رہا ہے قسم سے امی۔۔ مرش فایزہ بیگم کو بوسا لیتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

یا اللہ بس مل جائے۔۔ مرش دعا کرتی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی تھی۔۔۔ اوپر والے نے اس کی دعا سن لی تھی۔۔۔ بس کو نکلنے میں ابھی دو منٹ اور رہے گے تھے۔۔۔۔ مرش کا اس بس پر چڑھنا خاصا مشکل ہو رہا تھا ہر قسم کے لوگ اس بس میں موجود تھے۔۔۔ وہ تو شکر ہے کونے کی ایک سیٹ خالی دیکھ کر جھٹ سے اس پر براجمان ہوگی۔۔۔

\*\*\*\*\*

بھائی؟؟ بریرہ نے آہل کو آواز دی۔۔ آہل نے نظریں بریرہ کی جانب مرکوز کی۔۔۔  
ہلکے سی گرین کلر کے سوٹ میں بریرہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ میچنگ  
اسٹال گلے میں مفطر کی طرح باندھے ہوئے تھی۔۔۔ کالی سیاہ آنکھ میں کاجل کی  
لکیر غضب کی دھار ہی تھی !! آہل شاہ آفندی جانتا تھا اس کی بہن بہت  
خوبصورت ہے۔۔۔

## بھائی میں ہی

comfotable

ہوں --- بربرہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ---

لیکن میں

uncomfortable

ہوں۔۔۔ آہل سیاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آتی ہوں --- "" "" بریرہ نے فوراً حکم کی تعمیل کی ---

\*\*\*\*\*



\*\*\*\*\*

تھینکس "بریرہ مسکراتی ہوئی آہل کو تھینکس بولتی لوگوں کی بھیڑ میں گم ہوگی  
--- آہل کو مسلسل فارس کی کال آرہی تھی لیکن نیٹورک ایشو ہونے کی وجہ سے  
کال سن نہیں پا رہا تھا۔۔ آہل گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر نکلا۔۔ اور فارس کو کال  
ملانے لگا۔۔۔۔

ہاں یار۔۔۔ پتا نہیں کون لیکن کیا اسمارٹ نیس ہے واو۔۔۔ ثمرہ آہل کو نظروں کے  
حصار میں لیتے ہوئے کمنٹ پاس کی۔۔۔ آبی تھنک یہ مرش آج نہیں آنے والی  
اریشہ مسخ بناتی ہوئی بولی۔۔۔

\*\*\*\*\*

مرش اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی سامنے سے آرہی تھی --- ہاں امی ضرور کھا  
 لونگی پلیز آپ پریشان نا ہو ---- ٹھیک ہے ناشتا بھی کر لونگی -- مرش فایزہ  
 بیگم کی نصیحت سننے میں مگن اپنی دھن میں چلی آرہی تھی ---

\*\*\*\*\*

آہل کو دیکھ کر لوگ تعریف کیے بنا نہیں رہ سکتے تھے -- کچھ لڑکیاں تو گروپ کی  
 ٹولی بنا کر آہل کی تعریف کے قصیدے پڑھنے میں مگن تھی --  
 ٹھیک ہے آ رہا ہوں -- آہل موبائل پر فارس سے بات کرتا ہوا بولا --  
 آہ --- مرش کی چیخ اتنی تیز تھی کی آتے جاتے لوگوں کی نظر اس پر پڑ رہی تھی

----

آہل کی نظروں کے سامنے وہی بھوری آنکھیں تھی --- جو وہ لمحے کے ہزاروں حصے  
 میں پہچان سکتا تھا ---

مرش ایک جھٹکے سے خود کو چھڑاتی پیچھے کی اور ہٹی۔۔۔

حد میں آپ رہے میڈم ورنہ میں ساری حدودیں پار کر دوں گا۔۔۔ آہل  
غصے میں مرث کا بازو ایک بار پھر سے دبوچتے ہوئے بولا۔۔۔

!! چپ رہو تم دونوں

اگر تم مجھے اس کالج میں کبھی نظر آے تو میں تمہارا قتل کر دوں گی۔۔۔

ابھی لوگوں کا هجوم ویسا کا ویسا ہی تھا۔

آہل نے کار آگے بڑھا کر "مرش" کے پاس روکی، شیشہ نیچے کرتے ہوئے طنزیہ مسکرا کر نظریں مرش پر مرکوز کی ،،،،، مرش کار کے اتنے قریب تھی کی آہل کی آواز بخوبی سن سکتی تھی۔

”نظروں سے قتل کرنے والے کا ہر قتل قبول ہے۔“

آہل نے کھتے ہوئے

sunglasses

آنکھوں پر لگایا اور شیشہ اوپر کرتے ہوئے تیز رفتاری سے آگے بڑھ گیا۔

،پاس رہکر بھی ہمیشہ وہ بھت دور ملا۔۔۔"

”اس کا انداز تغافل تمہا خدائوں جیسا۔“







فارس ٹکی باندھے آہل کو دیکھ رہا تھا۔۔

فارس تو کب آیا یا ر؟؟؟ --- آہل نے مسکرا کر بات سمجھالنی چاہی ---

کون میں؟؟؟ فارس شہادت کی انگلی اپنی طرف مرکوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ظاہر ہے تو ہی ۔۔ کیوں یہاں کوئی اور بھی ہے کیا؟؟

اہل اپنی بلیک کورٹ اتار کر چھیر پر ٹکاتا ہوا بولا ---

فارس ایم سوری --- ایک پرابلم میں پھنس گیا تھا۔۔

آہل معذرت خواہ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

آہل تو ایک بار مجھے بتا تو دیتا یار میں وہاں پر کھڑا تیرا انتظار کر رہا تھا تو ایک کال تو کر سکتا تھا۔۔

یار بتایا تو ہے پر ابلم میں پھنس گیا تھا۔۔ ایک بد تمیز لڑکی سے ٹکر ہوگی تھی۔۔ آہل  
نے ایک بار پھر سے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔

روک میں چائے منگواتا ہوں۔۔۔ پھر ٹھنڈا ہوگا تو۔۔۔ "آہل کال کرتا۔ پیون کو دو کپ چائے لانے کے لیے کہا۔۔۔ "اور ایک بار پھر سے فارس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔"

پتا نہیں ہے تو نہیں جانتا !!!!!۔۔ آہل ابھی اس بد تمیز لڑکی کے بارے میں کچھ بولتا۔۔ باہر سے دستک کی آواز آئی۔۔۔

یس کم ان -- اندر سے اجازت آپی ۔

پیون ٹرے میں چائے کا دوکپ لیے داخل ہوا۔۔

\_\_\_\_\_ پیوں کو آتا دیکھ ان دونوں کے بیچ مکمل خاموشی چھا چکی تھی

\*\*\*\*\*

دھیرے دھیرے لوگوں کا ہجوم ہٹا مرش اپنا بیگ اٹھاتی ثمرہ اور اریشہ کے ساتھ  
سیڈھیاں عبور کرتی کلاس میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔ کچھ سٹوڈنٹس نیچے ہو۔ نے والے  
تماشے کو دیکھ نہیں پائے کلاس مے ہونے کی وجہ سے۔۔۔۔۔ مرش نے شکر ادا  
کیا۔۔۔ وہ تینوں چلتی ہوئی اپنی جگہوں پر براجمان ہوئی۔۔۔۔۔ ویسے مرش تم نے  
اچھی خاصی انسلٹ کر دی بیچارے کی۔۔۔۔۔ اریشہ نے مہ بناتے ہوئے کہا  
۔۔۔۔۔ کیوں تمہیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے،، مرش نے جانچتی نظرو سے اریشہ کو  
دیکھا۔۔۔۔۔ یار ویسے ہی کہ رہی ہوں لیکن قسم سے سمارٹنئس کیا غضب کی  
تمھی۔۔۔۔۔ اریشہ اہل کا شفاف چہرہ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔۔،،،،، شٹ اپ اگر  
پتا نہیں کس ماں باپ کی "" میرے بس میں ہوتا تو اسکا منہ نوچ لیتی،،، "" بدتمیز

actually

""infact""

ہوئی نہیں تھی مجھے یہ ہی پلان لگ رہا ہے مرش نے سر جھٹکتے ہوئے  
بتایا۔۔۔ یار نہیں اچھے خاندان کا لگ رہا تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے غلطی سے ہوئی  
ہو،،، چھوڑو یار تم لوگ ایک ہی ٹوپک لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔۔ مرش چڑچڑاتے ہوئے  
بولی۔

بربرہ ان لڑکیوں کی باتیں سننے میں مگن تھی۔۔۔ اسے ان لڑکیوں کی باتیں سننے میں  
مزا آ رہا تھا۔۔۔ ہلکے سے مسکرائی اور پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔۔۔ تین لڑکیاں بات  
کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔ مرش کی نظر اچانک بربرہ کی طرف گئی ""یار وہ کون  
ہے"" مرش کے سوال پر سمر ا اور اریشہ نے بھی بربرہ کو آنکھوں کے حصار میں  
لیا۔۔۔ شاید نیو سٹوڈنٹ ہے۔۔۔ سمرہ نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔۔ چلو اسکے پاس  
چلتے ہیں اریشہ جلد از جلد بربرا کے پاس پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔ رکو مرش نے ہاتھ پکڑ  
کر رکنے کو کہا۔۔۔ کلاس ختم ہونے کے بعد چلیں گے۔۔۔

اریشہ برا سا مسخ بناتی بیٹھ گئی۔۔۔

گڈ مارنگ میم مس رشنا کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سارے سٹوڈنٹ ادب سے کھڑے ہوئے۔۔۔

\_\_گدُ مارنگ مس رشنا نے فریش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

"""sit down"""

مس رشنا نے بیٹھنے کو کہا اردو کی کتاب میں نظریں جمائے کچھ پڑھانے کے لئے جیسے ہی منہ کھولا انکی نظریں بالکل سامنے بیٹھی مرش پر گئی جو کی اس وقت کھسر پھسر کرنے میں مگن تھی چیونگم منہ میں چباتی کسی معصوم گریبا سے کم نہیں لگ رہی تھی --- مرش سرفراز احمد!، مرش کو اپنا نام بلاتا ہوا کوئی لگا،،، اس نے یہاں وہاں نظریں دوڑائی --- سبھی سٹوڈنٹ مرش کے چہرے پر ٹکی باندھے ایک ٹک دیکھ رہے تھے ---

"standup"

مس رشنا نے حکم کیا ""مرش چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی کھڑی ہوئی،، کیا کھا رہی ہیں آپ؟؟ مس رشنا نے مرش کے چلتے ہوئے منہ کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔آ۔۔آ۔۔وہ۔۔آ میں وہ۔ ایکچولی وہ میں کچھ بھی نہیں۔۔۔ مرش کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی سمرا ایشہ کتاب می۔ منہ گھسائے کھی کھی کرنے میں

مصرف تھی مرش ہواس باختہ کچھ با معنی لفظ بول کر رہ گی ---- مس رشناکی  
سوالیہ نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں

اگر آپ کو کلاس میں رہنا ہے تو پلز اپنی بچوں جیسی حرکتیں بند  
 کر دیں۔۔۔۔۔ مس رشنا شاید آج اچھی خاصی مرش کو سنانے کے موڈ میں  
 تھی۔۔۔۔۔ ایم سوری میم مرش رو دینے کو تھی

But next time u careful,ok\_\_\_\_\_ok

میم مرش اداس سی شکل بناتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ پوری کلاس میں ایک بار  
پھر سے خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

""MAY I come in Sir""

از قلم زاریہ

NOVEL BANK

سنگ جو تو ہے

مسز آفاق باہر کھڑی اجازت طلب نظروں سے آہل کو دیکھ رہی تھی  
یس "اہل نے ہلکے سے سرزنش کی --- السلام علیکم سران فائل پر آپ کی"

signature

چاہیے ہم وہ پروجیکٹ تیار کر چکے ہیں نیکسٹ ویک آپ کی حمدان صاحب کے  
ساتھ میٹنگ ہے ---

او کے اہل فائل پڑ

signature

کرتے ہوئے کچھ کاغزی سوالات بھی کئے جن کا جواب مسز آفاق بخوبی دے رہی  
تھیں

"WELDONE"



اہل نے مسکراتے ہوئے انکی تعریف دے لفظوں میں کی اہل کی مسکراہٹ ان کے لئے حیرت زدہ تھی بہت کم ہی آہل آفندی مسکراتا تھا۔۔۔ مسز آفاق فائل اٹھاتے کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔

\*\*\*\*\*

یہ لیں چائے فائزہ بیگم چائے کا کپ تھماتی بیڈ کے کچھ فاصلے پر بیٹھی سرفراز صاحب سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

مرش کے بارے میں کیا سوچا ہے اپنے پوری زندگی پڑھانا ہی ہے یا آگے بھی کچھ سوچا ہوا ہے۔۔۔۔ فائزہ بیگم کی بات سن سرفراز صاحب کچھ سوچتے ہوئے مسکراے اور پر سکون لہجے میں گویا



کلاس ختم ہوتے ہی سبھی سٹوڈنٹس اپنی اپنی باتو مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ کچھ سٹوڈنٹس کلاس سے باہر چلے گئے کچھ کلاس میں ہی بیٹھے کے گپ شپ میں مصروف تھے۔۔۔

ہاے،،، وہ تینوں بریرہ کے سر پر موجود تھیں  
ہیلو بریرہ مسکراتی ہوئی جواب دی۔۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا ""مرش بریرہ کو یوں مخاطب کی جیسے کوئی پرانی جان پہچان ""  
،،،،،۔۔۔۔۔ ""بریرہ جاوید شاہ آفندی "" بریرہ نے جھٹ سے اپنا نام بتایا

اور آپ لوگوں کا،،،،، ایشہ جیسے اسی موقع کی تلاش میں نے تھی۔۔۔۔۔ میں ایشہ  
عباد اور ے میری فرینڈ مرش سرفراز احمد

اور ثمرہ نعمان ہماری ایک اور فرینڈ ہے زارا عباس لیکن کل اسکا برتھڈے اسلئے وہ  
آج نہیں آئی۔۔۔۔۔

تمہارا نیا ایڈمیشن ہے کیا؟؟؟ ثمرہ کے سوال سے بریرہ کو ہنسی آگئی۔۔۔ جی میرا نیو ایڈمیشن ہے

بٹ وہاں سے پڑھائی کو میپلیٹ کر کے واپس آگئی۔۔۔ مجھے اردو پڑھنے کا بہت شوق تھا تو یہاں

لے لیا اردو کی کلاس کا۔۔ بریرہ نے اپنی بات ختم کی۔۔ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد ان تینوں کی بریرہ سے اچھی بورڈنگ ہو ہو چکی تھی۔۔ مرش ریٹ وائچ پر ڈیلے ہوئے بولی یار ٹائم کافی ہو گیا ہے اب چلنا چاہیے ثمرہ اور اریشہ نے ہاں میں ہاں ملائی۔ تم بھی کیوں نہیں آتی کل ایک چھوٹی سی پارٹی ہے۔ اریشہ نے بھی انوائٹ کرنے کی کوئی کثر نہ چھوڑی ہاں یار پلیز آنا۔۔ ارے نہیں پھر کبھی ابھی آپ لوگ

مسٹر شہروز مارکیٹ میں اپنا مرجن رکھنا کوئی خاص بات نہیں --- آہل کی اس وقت  
میٹنگ اس وقت کسی خاص معاملے پر ہو رہی تھی ---- فارس سامنے والی کرسی  
پر بیٹھا اپنے دوست کی صلاحیت کو نظر بھر کے دیکھا ----- خدا نے ہر چیز سے  
آہل کو نوازا تھا --- خوبصورت دل --- جو دنیا کے لیے تو نہیں ہاں لیکن فارس  
کے لیے ضرور تھا --- ہر آشائش سے بھرپور --- فارس کی صلاحیت بھی کسی  
سے کم نہیں تھی -- آہل کے بہت اسرار کرنے پر ہی فارس آہل کے آفس میں



\* \* \* \* \*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 63  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

OH

\*\*\*\*\*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 64  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



آہل پریشان سی حالت میں آفس سے باہر آتا ہے گاڑی کو انلاق کرتا دروازہ کھول کر  
!!! بیٹھا گاڑی کو تیز رفتاری سے بریرہ کے کالج کی طرف گامزن کر دی

\*\*\*\*\*

اللہ اللہ کر کے ان تینوں نے گفٹ لیا زارا کی برتھڈے کے لیے !!! مرش تو کل ہی گفٹ لینے کے لیے نکلی تھی !!! اس ایکسیڈینٹ کے بعد مرش کی ہمت نہیں تھی گفٹ لے کر گھر جاے !!! لہذا کل کی نسبت اس نے آج گفٹ لیا !!! ایک !!! دو سیلر مین سے تو مرش کی اچھی خاصی بحث ہوگی تھی

\*\*\*\*\*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 66  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a38822222222222222222)

نہی تھا !!!!! آہل بربرہ کا ہاتھ تھا مے گاڑی کے پاس لے گیا دروازہ کھولتا بیٹھنے کو  
!!!! اشارہ کیا

!!! آہل کو سامنے دیکھ کر بریرہ کی سانس بجاں ہوئی

آیس کریم کھانے چلے؟؟؟

!!! آہل اپنی غلطی کی تلافی کچھ اس طرح سے کرنا چاہا

!! نہی بھائی دل نہیں چاہ رہا

!!! بربرہ طمانیت سے مسکراتی ہوئی بولی

\*\*\*\*\*

**\* \* \* \* \***

ان تینوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی !!! مرش دے قدموں گھر میں داخل ہوئی  
 """""""" فایزہ بیگم کی نظر اس پڑی اور غصے سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

مرش یے وقت ہے تمہارے گھر آنے کا !! فایزہ بیگم دیوار گیر گھڑی کی طرف نظریں  
 !!! مرکوز کرتی ہوئی بولی !!! فایزہ بیگم زمانے سے خوف کھاتی تھی  
 ایم سوری امی --- اب کبھی لیٹ نہی ہوگا !!! مرش کو صہیج معنوں میں  
 !! شرمندگی ہو رہی تھی

فایزہ بیگم بلا وجہ زمانے سے نہی ڈرتی تھی !! زمانے ہی اتنا خراب ہے !!! ---  
 نہی اگر دیکھا جائے تو زمانے نہی زمانے میں رہنے والے لوگ خراب ہے !! ہم تو  
 !!! زمانے کو خواہ مخواہ ہی بدنام کر کے رکھے ہے

امی اب کبھی لیٹ نہی ہوگا اپنی پرامس یو !!! --- مرش آج یے آخری  
 مرتبہ معاف کر رہی ہوں آج سے ایسی گلقتی کبھی نہی کروگی ؟؟ ٹھیک ہے امی  
 کبھی نہی وادا کرتی ہوں آپ سے !! مرش معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی  
 چلو ہاتھ مسخہ دھو کر کھانا کھاو !!! فایزہ بیگم کہتی کھانے لگانے میں مصروف ہو !!!  
 اگی !!

کھانا کھانے کے بعد مرش اپنے کمرے میں آئی !! تھکن کی وجہ سے بدن میں کراہیت ہو رہی تھی ---- کل پارٹی میں اسے فریش دکھنا تھا -- مرش ابھی سونے کے لیے لیٹی ہی تھی !! آنکھیں بند کرتے ہی ----- سامنے آہل شاہ آفندی کا مسکراتا ہوا چہرہ سامنے آیا !! مرش جلدی سے اٹھ بیٹھی مرش کی نیندیں آنکھوں سے کوسوں دور تھی ---- کس وجہ سے وہ خود انجان تھی !!! اس نے اٹھ کر کھڑی سے پردے ہٹائے چمکتا چاند پوری آب و تاب سے روشنی دے رہا تھا !!! --- مرش اپنی ہی سوچوں میں محو تھی

نظروں سے قتل کرنے والے کا ہر قتل قبول ہے !!! "" بہت ہی انجان ""

!!! مسکراہٹ نے مرش کے ہونٹوں پر احاطا کیا

مرش خود کو سرزنش کرتی کھڑی بند کی !! بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس نے آہل شاہ

!! آفندی کو دو چار گالیوں سے نوازا



اپنا یہ گلاس اٹھائیں اور جلیں یہاں سے پلینز -----

\_\_\_\_\_ اہل نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

اہل میری جان! میں تمہاری ماں ہوں۔ مریم بیگم کی آنکھوں سے کچھ موتی ٹوٹ کر گرے۔۔۔

مائیں تو ایسی نہیں ہوتیں۔۔۔ میری ماں کو مجھ سے چھین کر آپ ماں ہونے کا حق جتا رہی ہے۔ اہل کے لہجے میں بدتمیزی نمایاں تھی \_\_\_\_\_ اہل تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو،،، میری بات تو سنو

مریم بیگم آگے بڑھتی اسے پہلے اہل نے جوس کا ٹرے ان کے ہاتھ میں تھما دیا

-----

،، وہ رہا باہر جانے کا راستہ،، اہل باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
مریم بیگم آنسوؤں پوچھتی ایک نظر اہل پر ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئیں  
ہارے ہوئے انسان کی طرح اہل بیڈ پر گر پڑا،، اور اپنی آنکھیں موند لی -----

مرش آج وقت سے پہلے اٹھ گئی تھی۔۔۔ اسکو خوشی کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

، - دس بجے کے قریب اسنے ناشتہ کیا اور تیار ہونے کے لئے کمرے میں آگئی

زارا کی برتھ ڈے کے لئے وہ بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔۔،

شاہور لینے کے بعد اسنے اپنے گیلے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا، اور بیج کلر کا ڈریس نکال کر اسنے زیب تن کیا کو مبنیشن اور بیج کے ساتھ ہلکی جیولری پہنی، جو کے بہت ہی نفیس قسم سے آراستہ تھی۔ اس نے کھلے بالوں سے ایک بار پھر سے برش کیا۔۔۔۔ گلابی گالوں پر ننھا سا ڈمپل جو اسکی خوب صورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔ ستواں ناک، آنکھیں بہوری ہونٹ شربت جیسے ہنسی ہو تو کی موسم ہنس پڑے ہوں، پتلی اور خوبصورت کلائی میں خوبصورت گولڈن بریسلیٹ ڈال کر کالی چادر کو ارد



مرش واپسی کس ٹائم ہوگی بیٹا؟؟ "سرفراز صاحب مرش کو دیکھتے ہوئے بولے

آپ پریشان نا ہو بابا -- ثمرہ مجھے ڈراپ کر دے گی -- مرش مسکراتی ہوئی بولتے ہوئے ہوئے گھر کی جانب قدم بڑھا دی ---

اندر زیادہ لوگ نہیں تھے -- پھر بھی مرش بہت نروس تھی -- مرش کا وہاں بہت اچھا استقبال ہوا --- کچھ لوگ تو مرش کی خوبصورتی دیکھ کر سرگوشیاں کرنے پر مجبور ہو گئے ----

""""!!! ہاے

--- مرش کو اپنے عقب سے آواز آئی ---

اس نے گردن موڑ کر دیکھا -- سامنے ایک نوجوان ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ پھنساے مرش کو نظروں کے حصار میں لیا --

--- مرش نے سرسری سی نظر اس شخص پر ڈالی جو مسلسل اسے گھورے جا رہا تھا مرش کو اسکی نظروں سے الجھن ہونے لگی تھی اور اسے نظر انداز کرتی ہوئی قدم

آگے کی طرف بڑھالی -- علی کو مرش کا یوں نظر انداز کرنا ایک آنکھ نہ بھایا،،، اسنے  
اپنا سرخ چہرہ لئے غصے کو ضبط کرتا وہیں کرسی پر براجمان ہوا

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد کیک کٹا -- اور خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا --- مرش کو  
اب گھر جانے کی جلدی تھی ---  
مش --- ثمرہ گھبراتی ہوئی مرش کے پاس آئی ---  
ہاں -- تم اتنی پریشان کیوں ہو -- مرش جانچتی ہوئی نظروں سے ثمرہ کو دیکھتے ہوئی  
بولی ---

یار -- ماما کی کال آئی تھی بابا کی طبیعت اچانک خراب ہوگی  
مجھے جانا ہوگا -- ایم ریلی سو سوری -- ثمرہ پریشان ہوتی ہوئی بولی ---



تمہارا کوئی بوائے فرینڈ ہے ؟ "" "" باتوں کا آغاز علی کی طرف سے ہوا ۔ ۔

نہیں مجھے بوائے فرینڈ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ ۔ مرش نے تحمل سے جواب دیا

[illegible]

چپ لوگ تو پسند ہیں نا۔۔ علی خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔  
گھٹیا انسان۔۔ منہ بند کرو اپنا۔۔ اسکی چپ باتوں سے وہ ڈر گئی۔۔۔ علی اس  
سے پہلے کچھ اور کرتا۔۔۔۔ مرش اپنے نکیلے دانت علی کی ہاتھوں میں گاڑ دی  
آہ۔۔۔ علی کی چینخ بہت دردناک تھی۔۔

مرش خود کو بچانے کے لیے دوڑتی ہوئی کچھ آگے آبی -- آچانک اس کی ٹکڑ کسی گاڑی سے ہوئی مرش اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی -- مرش ایک جھٹکے سے زمین پر گر گئی --

آہل شاہ آفندی گاڑی کا دروازہ کھول کر جلدی سے باہر آیا۔۔

اگر آپ کو اتنا ہی مرنے کا شوق ہے تو پلینز کسی چھت سے چھلانگ لے وہ موت زیادہ بہتر ہوگی۔۔ آہل غصے سے بولتا ہوا مرش کا بازو دونوں ہاتھوں سے دبوچ کر کھڑا کرتا ہوا بولا۔۔

سامنے وہی آنسوؤں سے بھری بھوری آنکھیں جو آہل کے ذہن پر نقش ہو چکی تھیں شام کے وقت سڑک تھوڑا سنسان تھی اس حالت میں دیکھ کر اسے شدید

حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں؟؟ اہل نے نرم لہجے میں پوچھا۔ مرش جو پہلے سے ہی گھبرائی تھی،،،، اس وقت اس کی سمجھ میں

کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔ کیوں کی وہ فایزہ بیگم کو سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔  
- مرش نے اپنی کالی سیاہ پلکیں اٹھائی سامنے اس شخص کو کھڑا پایا۔۔۔ جس کی امید نہیں تھی اس کو۔

- اسے اس وقت ناجانے کیوں محسوس ہو رہا تھا۔۔

جیسے وہ کسی محفوظ ہاتھوں میں آگی ہو۔۔ اب اسے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اسنے بنا کچھ سوچے سمجھے آہل کی شرٹ اپنی انگلی میں دبوچ لی بلا جھجک وہ آہل شاہ آفندی کے گلے لگ گئی۔۔ آہل ابھی اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھا۔۔ وہ حیرت زدہ مرش کو صرف دیکھنے لگا۔۔۔

چلو میں آپ کو ڈراپ کردوں۔۔ اہل کے کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آئی اور جلدی  
..... سے پیچھے ہوئی

اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر جا بیٹھی۔۔ ملگجا سا اندھیرا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ گاڑی  
کے اندر ہلکا سا اندھیرا تھا۔۔۔ مرش کو اندر گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس نے  
چہرے سے شال ہٹا دی۔۔

آہل کا ہاتھ ناچاہتے ہوئے بھی لائیٹ آن کی بٹن کی طرف بڑھ گیا پورے گاڑی  
میں روشنی کا چوکا چوند ہو گیا۔۔ لمحے کے ہزاروں حصے میں مرش سرفراز احمد  
۔۔۔ آہل شاہ آفندی کی نظریں ملی۔۔

آہل شاہ آفندی مرش کو اس طرح دیکھ رہا تھا گویا اس سے پہلے کبھی لڑکی دیکھی ہی  
نہیں۔۔

اتنے نزدیک سے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔



مرش شال کو اپنے ارد گرد اچھے سے لپیٹتی ہوئی بولی --  
شاید آپ مجھے اچھی لگ گئی ہے -- آہل کی زبان بے ساختہ پھسلی ---

کک --- کیا مطلب دیکھو مسٹر میں اکیلی ہوں تو اس کا لیے مطلب نہیں تم مجھ  
سے پ  
فری ہو گے -- کچھ بھی تھا --

ان سب کے دوران آہل کے خیال سے بالکل نکل گیا تھا اس نے بریرہ کو بھی  
پک کرنا ہے --

تبھی موبائل کی وائبریشن ہوئی -- آہل نے ایک ہاتھ کے سہارے سے اسٹیرنگ  
سمجھالتا دوسرے ہاتھ سے کال اٹینڈ کی --

"""""" بھائی آپ کہاں رہ گئے ہیں۔۔ میں آپ کا کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔

!! دوسری جانب سے بریرہ کی پریشانی سے ڈوبی حالت میں آواز آئی۔۔۔

اوہ۔۔ ایم سوری میری (جان)۔۔۔۔۔ ذہن سے بالکل نکل گیا تھا۔۔

جان """"""۔۔۔ اس الفاظ کو سنتے ہی مرش کے دونوں کان کھڑے ہو گئے۔۔

دراصل ایک مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔

۔ آہل شاہ آفندی "مصیبت" کا الفاظ دہراتے ہوئے مرش پر ایک اچٹتی سی نظر

ڈالی۔۔

لفنگا۔۔ نا جانے کتنی بے چاری معصوم لڑکیوں کو پھنسا کر رکھا ہے۔۔۔ مرش کے

ذہن تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔

—

کک کون سی حرکت ---- تمہیں کیا لگ رہا ہے میں تمہاری باتیں سن رہی ہوں --  
ایسا کچھ بھی نہیں - دراصل میں کسی کی باتیں سنتی ہی نہیں -- بے سب میری

— — — —

— — —

وہیے مجھے لگ نہیں رہا تھا۔

- آپ میری باتیں سن رہی ہے ---

مجھے یقین تھا۔۔۔

آپ میری باتیں سن رہی ہے ---

آہل شاہ آفندی کے سرخ ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ رہینگئی تھی

مرش نے خاموش ہی رہنے میں عافیت سمجھی۔۔۔۔

مرش کو لاجواب کرتا آہل فارس کو کال ملانے لگا۔۔۔۔

آہل نے فارس کو کال ملائی --- دوسری جانب سے کال ریسیو کر لی گی تھی --

اچھا ٹھیک ہے لیکن میں پہنچ گا کیسا۔۔۔ میرا مطلب کالج کا نیم کیا ہے؟؟۔۔۔  
 فارس الجھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ٹھیک ہے میں تجھے اور بریرہ کا کانٹیکٹ نمبر بھی دے  
 رہا ہوں۔۔۔ تو آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔۔۔ آہل اس کی الجھن کو دور کرتے ہوئے  
 بولا۔۔۔۔۔

او کے یار۔۔ کال کٹ ہو چکی تھی۔۔

بربرہ کا نمبر فارس کو مل چکا تھا۔۔ گاڑی کی چابھی اٹھاتا فارس ایک نظر آئے میں  
خود کو دیکھا۔۔ اچھا خاصا ہینڈسم دکھ رہا تھا۔۔ جس پر کسی بھی لڑکی کا دل آسکتا تھا  
۔۔۔ گاڑی کو اسٹارٹ کر کے فارس نے بربرہ کو کال ملائی۔۔  
ہیلو؟۔۔ بربرہ نے کال ریسیو کی۔۔

کیا آپ مجھے کالج کا نیم بتا سکتی ہے؟؟ - فارس جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔ پلیز جلدی آجائے۔۔ بریرہ کالج کا نیم بتاتی ہوئی بولی۔۔ اُس اوکے میں بس آ رہا ہوں۔۔ کال کٹ ہو چکی تھی۔۔

اگر میری مجبوری نہیں ہوتی تو میں تمہیں اور تمہاری اس گاڑی کو آگ لگا دیتی --  
مرش غصے سے آواز کو تھوڑا تیز کرتی ہوی بولی --

کیوں آپ کے بس میں نہیں ہے کیا -- آہل ہنستے ہوئے بولا --  
 جاہل انسان -- مرش آہل کو گالی سے نوازتی باہر کی طرف دیکھنے لگی ---

\*\*\*\*\*

فارس گاڑی کو پارک کرتا ہوا کالج کے اندر داخل ہوا -- یہاں وہاں نظریں دوڑاتے  
 ہوئے فارس کو ایک اچانک سے یاد آیا --- اوہ نو -- میں پہچانوگا کیسا -- فارس کالج  
 کے پیچھے والے گیٹ سے داخل ہوا تھا -- جبکی بریرہ پہلے والے گیٹ کے سامنے  
 کیفے میں بیٹھی ہوئی تھی -- جو کی فارس کو نظر آنا خاصا مشکل تھا ---  
 دو تین لڑکیاں فارس کو سامنے سے آتی ہوئی دکھی --  
 یکسکیز می -- فارس انہیں ہاتھ کے اشارے سے روکتا ہوا بولا --  
 آریو بریرہ؟؟





جولاء

آہل کو کال ملاے۔۔۔ فارس چڑتے ہوئے بولا۔۔۔

آہل جو اس وقت ڈرايو کرتے ہوئے کچھ گنگنا بھی رہا تھا۔۔ رنگ ٹون کی آواز پر اس نے ہاتھ بڑھا کر دیکھا بریرہ کی کال تھی۔۔ کال ریسپونڈ کرتے ہی دوسرے جانب سے فارس کی آواز آئی۔۔ ہار تمہاری بہن مجھے کوئی گلی کا آوارہ لڑکا سمجھ رہی ہے۔۔ فارس بریرہ کے چہرے پر نظریں مرکوز کرتا ہوا بولا۔۔ ہا ہا۔۔ تو لگتا ہی ایسا ہے۔۔ آہل کی ہنسی بے ساختا تھی۔۔ اچھا یار سوری۔۔ بریرہ کو فون دو۔۔ آہل ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ یے لیں آپ کے محترم بھائی جان کا فون۔۔۔۔۔ فارس ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔۔۔



آہل مسکرا کر کہتا گاڑی آگے بڑھا دیا۔۔

مرش نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا -- سامنے فایزہ بیگم سوئے پر بیٹھی نظر آئی --  
یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا -- میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا مرش گھر

جلدی آجانا --

کیا ہو گیا فایزہ پارٹی میں گئی تھی دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے --

جب جوان اولاد اس وقت گھر سے باہر رہے تو ماں باپ کی عزت سولی پر لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔۔ فایزہ بیگم مرش کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

مرش آپ اپنے کمرے میں جاے۔۔ سرفراز صاحب مرش کو حکم دیا۔۔

جی بابا۔۔ مرش اسی موقع کی تلاش میں تھی۔۔ دوڑتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی

-- کپڑا چلیج کرنے کے باد میک اپ کو خود سے آزاد کرتے ہوئے اس نظر اپنے

ہاتھوں پرگی۔۔ اف میرا بریسلٹ کہاں گیا۔۔ امی نے کتنے چاو بنوایا تھا۔۔

مرش پریشان سی ہوتی ہوئی خود سے بولی ----

گاڑی کو پورچ میں داخل کر کے آہل جیسے ہی گاڑی سے نیچے اترا۔۔ اچانک اس کی نظر سامنے کسی چمکتی شے پر پڑی۔۔ آہل نے ہاتھ بڑھا کر اس کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔ خوبصورت نفیس سا بریسلیٹ جس پر سفید موتی چار چاند لگا رہے تھے۔۔

یہ ہو کس کا سکتا ہے۔۔ آہل کی آنکھوں کے سامنے مرش کا سراپا لہرایا۔۔ تو محترما کا ہیں۔۔ آہل مسکراتے ہوئے پیٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔ چابھی ہاتھ میں لیے آہل سرٹھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کمرے میں آگیا۔۔ نیند کا غلبا اس کے اوپر طاری تھا۔۔ کپڑے چینج کرنے کے بعد آہل نے جینس سے بریسلیٹ نکال کر تکیے کے نیچے رکھ دیا۔۔

چاند کے روپ میں تم آے ہی نہیں ورنا  
غم کی راتوں میں عجب جشن بہاراں ہوتا



رکھ چکا ہو۔ - آہل جواب دیتا ہوا لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔۔۔







گڈ مارنگ سر -- سر جواد کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سبھی اسٹوڈینٹس ادب سے کھڑے ہو گئے -- سوائے مرش کے -- جو اس وقت نیچے گرمی کتاب اٹھانے کے لیے جھکی تھی -- سر جواد کی شان میں گستیابی کرنا کسی کی جرات نہیں تھی -- ناک پر چشمائے سر پر سفید بالوں کی تعداد اچھی خاصی تھی -- مرش جیسے ہی کتاب لے کر اوپر اٹھی --- سامنے ہی جواد سر کا خوفناک چہرہ اس کو نظر آیا ----

ہیلو -- اگر آپ کو انویٹیشن کارڈ چاہیے تو وہ بھی بتا دے --- ہا - ہا - ہا -- اریشا کا قہقہہ بے ساختہ تھا -- شٹ اپ -- جواد صاحب تیز آواز میں دھاڑے -- سوری سر بک گرگی تھی --- بک گرگی تھی تو مطلب آپ مجھے سلام نہیں کریں گی --

سوری سر -- مرش نے ایک بار پھر سے صفائی پیش کی ---

سوری آج کل کی نسل کو ناجانے کیا ہو گیا ہے -- استاد کی کوئی عزت ہی نہیں --  
جواد صاحب برا بھلا کہتے مڑ گئے --

تمہیں تو میں کلاس ختم ہونے کے بعد بتاؤں گی -- مرش اپنا لمبا ناخن اربشا کو  
دکھاتے ہوئے بولی --

ٹک --- سر جواد کو اپنے سر پر لگنے کی آواز آئی --- پہلی بار تو انہوں نے نظر انداز  
کیا --

ٹک --- ایک بار پھر سے حمل کیا گیا -- اس بار تو بم کا پھوٹنا لازمی تھا --

سر جواد کھونکھار نظروں سے باری باری سب کو دیکھا --

ثمرہ جس دانت اندر جانے کا بام نہیں لے رہا تھا ---

اسٹینڈ اپ --- جواد صاحب ثمرہ کو ہاتھ کے اشارے سے کھڑا ہونے کے لیے کہا

-- ثمرہ بیچاری نظروں سے اٹھتے ہوئے بولی --

جی سر --

بدتمیز -- جواد صاحب غصے سے بولے --

نو سر یے میں نے نہیں کیا -- یے تو --- ثمرہ گردن مرش کی طرف موڑتے ہوئے  
ابھی کچھ بولتی -- مرش کے لمبے ناخن نے اسے چپ رہنے پر مجبور کر دیا --  
کس نے یے گھٹیا حرکت کی ہے؟؟ جواد صاحب پوری کلاس میں نظریں دوڑاتے  
ہوئے چلائے --

عین نظروں کے سامنے مرش کا چہرہ نظر آیا -- جو اپنی ہنسی دبانے کے لیے با  
مشکل محنت کر رہی تھی --

اسٹینڈ اپ -- جواد صاحب نے ایک بار پھر سے حکم صادر کیا --

جی سر -- مرش کی معصومیت بلا کی تھی --

آپ نے یے حرکت کی ہے -- جواد صاحب چشمے کی نوک آنکھ پر کرتے ہوئے  
بولے



کچھ دیر باد ثمرہ ایشا بریرہ اور مرش کالج کی گھاس پر بیٹھی باتوں کرنے میں مصروف تھی --

لیسین ٹومی -

- بریرہ کی آواز پر سب کی زبان کو بریک لگ گیا --

پرسوں میری پرنٹس کی انیورسری ہے -- میں چاہتی ہوں تم سب لوگ آؤ مجھے

بہت خوشی ہوگی -- بریرہ ایک ایک کو کارڈ پکڑاتی ہوئی بولی --

اچھا واقعی واو بہت مزا آنے والا ہے -- ایشا کی خوشی دیکھنے لایق تھی ---

اسی بہانے تمہارے خرّوس بھابی سے بھی ملاقات ہو جائے گی جبکی انہیں معلوم

ہوتا وہ اس خرّوس بندے سے پہلے ہی مل چکی ہے -- لیکن بریرہ کے بھابی کے

حوالے سے نہیں مرش کے دشمن کے حوالے سے -- ثمرہ بریرہ کو آنکھ مارتی ہوئی

بولی --

کیوں ہم اس کے بھابی سے ہی ملنے جائے گے کیا -- مرش چڑھتے ہوئے بولی --









تجھی موبایل کو رنگ ہوئی -- اسکرین پر فارس کا نیم چمک رہا تھا --

ہیلو -- آہل بولا --

یار آہل مجھے سخت بوریت ہو رہی ہے -- ہم کل شاپنگ پر چلیں -- فارس چمکتے

ہوے بولا ---

نہیں میرا موڈ نہیں ہے تجھے جانا ہے تو تو جا -- آہل نے دو بدو جواب دیا --

پلیز آہل اس ہماری تھوڑی مستی بھی ہو جائے گی اور میں انکل اور آنٹی کے گفٹ

بھی لے لوں گا -- !فارس نے شاپنگ کرنے کا اپنا اصل مقصد بتایا --

کتنا بے عزت ہے تو -- میں تجھے انویٹ تو نہیں کیا ہے -- پھر بھی منہ اٹھا کر

آجائے گا ہے نا -- آہل افسوس سے لہجے میں بولا --

ہا ہا ہا --- تجھے معلوم ہونا چاہیے تو مجھے کبھی انویٹ نہیں کرتا لیکن میں سب سے

پہلے موجود ہوتا ہوں -- فارس ڈھٹائی سے بولا --

بے عزت جو ہے --- آہل مسکرا کر بولا --









میسیج پڑھ کر بریرہ کو ایک کے بعد ایک جھٹکے لگ رہے تھے -- مم  
موبائل آف کر کے بریرہ سونے کی سعی کرنے لگی --

صبح معمول کے مطابق آہل ناشتا کر کے بریرہ کو کالج ڈراپ کیا اور گاڑی فارس  
کے گھر کے راستے پر گامزن کر دی -- تھوڑی دیر بعد آہل فارس کے بیڈ روم میں  
موجود تھا -- یہاں وہاں کی گفتگو کرنے میں دونوں مگن تھے -- فارس کو دو مرحلے  
کا گھر بہت ہی خوبصورت تھا -- اس گھر میں صرف دو نفوس رہتے تھے وہ اور اس  
کی ماں بچپن میں ہی فارس کے ابو کا انتقال ہو گیا تھا جس اس کی ماں ڈپریشن کر  
مریضا ہو گئی تھی -- وقت کے ساتھ ساتھ فارس کو اپنی زمے داریوں کا بھی احساس  
ہو گیا تھا --



—

جان تھا۔۔

کمر لیجیے۔۔۔ آہل بناوٹی مسکراہٹ مسکراتے ہوئے بولا۔

مسلسل بولے جا رہی تھی۔۔

سوال ہے -- """"مرش کی باتوں پر سب نے اپنے کان دھرے --

ہاں یار یے تو ہم بھول ہی گے تھے -- زارا نے بھی اپنی راے دینی ضروری سمجھی --

زارا جو کی بریرہ سے آج اس کی پہلی ملاقات تھی -- پھر میں دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا -- جیسے ایک دوسرے کو برسوں سے جانتی ہو ----

ارے نہیں نہیں اس کو بی ضرورت نہیں ہے تم سب میں لوگ آ جاو بس میرے لیے وہی کافی ہے -- بریرہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بولی --

ایسے کیسے -- ہماری عزت کا سوال ہے -- مرش کو جلدی سے اپنی عزت کا خیال آیا --

ہاں چلو۔۔ ثمرہ کو بھی جانے کی جلدی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

کچھ سمجھ میں آیا کیا کہہ رہا ہوں میں -- آہل کو جواب ناملنے پر ایک بار پھر سے فارس کو مخاطب کیا --



رکویے تو پسند کر لیں پھر چلتے ہے -- ایشا سرسری سے انداز میں بولتے ہوئے  
ایک بار پھر سے رنگس دیکھنے میں مصروف ہوگی -  
میں تو جا رہی ہوں تم لوگ کا دل ہو تو آ جانا -- "" "" "" "" مرش کہتی آگے بڑھ گی -

---

مرش اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی آرہی تھی -- آہل شاہ آفندی موبایل کان سے  
لگائے باتوں مصروف سامنے سے آ رہا تھا --  
مرش کو اپنے سامنے وہی شخص کھڑا ملا مرش بے خیالیمیں ایک ٹک آہل کو دیکھے جا  
رہی تھی --

نظر لگاؤ گی کیا -- آہل مرش کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہراتا ہوا بولا --  
کیوں تم بہت خوبصورت ہو کیا -- مرش نظریں چراتی ہوئی بولی --  
یے تو آپ بتائیں گی -

کک کیا مطلب؟؟ -- مرش غصے سے بولی --

مطلب بہت پوچھتی ہے آپ -- آہل ہونٹوں پر بہت ہی گرمی مسکراہٹ تھی --  
 تم میرا پیچھا!! -- -- مرش اس سے پہلے آگے کچھ بولتی آہل موبائل کو جینس کی  
 جیب میں ڈال کر ادھر -- ادھر دیکھا اور مرش کا دونوں بازو سختی سے دبوچتا ہوا  
 کونے کی سائیڈ لے گیا جہاں سے لوگوں کا دکھنا خاصا مشکل تھا --  
 ت -- تم کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے گھٹیا انسان -- مرش آواز اونچی کرتے ہوئے  
 بولی

اگر میں تمہارا پیچھا کرتا -- -- --

تو تم یہاں پر نہیں میرے بیڈ روم میں ہوتی -- آہل نے آج سارا عزت کا چولا  
 اتار دور پھینکا -- آہل مرش کے تھوڑا اور قریب ہوتے ہوئے بولا -

مرش کے تن بدن میں آگ لگ گئی --

اس کے بعد جب ہم ملیں گے تم یے الفاظ نہیں دہراؤ گی ورنہ اس کی زمیندار تم  
 خود ہوگی --

کیوں ہم پھر کیوں ملیں گے؟؟

مرش بے چینی سے بولی --

وجہ تو وقت بتائے گا --

آہل کا ہاتھ ابھی بھی مرش دونوں بازوؤں پر تھے --

چھوڑے مجھے -- گھٹیا انسان -- مرش چلاتی ہوئی بولی

آہل مرش کا بازو چھوڑتا اپنے قدم واپس موڑ لیا --

ذلیل انسان چھوڑوں گی نہیں تمہیں میں -- آہل مرش کا الفاظوں کو نظر انداز کرتا چلا گیا --

یار اب صرف انکل کے لیے گفٹ لینا ہے چلو چلتے ہے - ثمرہ کہتی ہوئی آگے

بڑھی -- بریرہ ان لوگوں سے کچھ فاصلے پر تھی -- زارا ثمرہ اور ایشا دوسری جانب

چلی گی --



بریرہ دونوں آنکھوں کو سختی سے بند کرتی ہوئی پیچھے مڑ گئی۔۔

آپ یہاں ؟ فارس کی مسکراہٹ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی ۔۔  
پلیز آپ بھابی سے مت کہیے گا پلیز ۔۔

او کے ٹھیک ہے ٹھیک ہے نہیں کہوں گا۔۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟؟ بریرہ فارس کی مسکراہٹ بغور دیکھتے پوچھ بیٹھی۔۔

مسکرا ناگناہ ہے کیا -- فارس کی مسکراہٹ اور گہری ہوگی --

ٹھیک ہے مسکرائیں لیکن بھائی سے ناکیے گا --

بریرہ --- ثمرہ کی عقب سے آواز آئی -

آتی ہوں -- بریرہ ایک نظر فارس پر ڈال کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوگی --

مرش تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟؟

ثمرہ مرش کی حالت دیکھتے ہوئے بولی --

ن۔ نہیں تو۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں -- ""مرش بناوٹی مسکراہٹ ہونٹوں پر

سجا کر بولی --

اچھا شاپنگ تو ہوگی اب چلیں ""مرش جلد از جلد یہاں سے غلب ہونا چاہتی تھی

--

ہاں چلو کافی لیٹ ہو رہا ہے -- ""بریرہ کو اپنی ہی جلدی تھی -



گئیٹ کے قریب گاڑی جا کر رکی بریرہ پہلے ہی سے وہاں موجود تھی۔۔۔ فارس کی عجیب و غریب تھی جس کو آہل بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

بریرہ ایک نظر فارس پر ڈال کر دروازہ کھول کر اندر بیٹھی۔۔۔

راستہ خاموشی سے طے ہوا گاڑی کو پورچ میں کھڑا کر کے آہل باہر آیا دوسری جانب سے فارس بھی باہر آیا۔۔۔ بریرہ ایک بھی لمحہ زایا کیے بغیر اندر چلی گئی۔۔۔

اندر چلو؟؟ فارس کا سوال بے معنی تھا۔۔۔

مناکروں کا تو نہیں چاہیے گا۔۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔

آہل کے ساتھ قدم سے قدم ملاتا فارس گھر میں داخل ہوا۔۔ نظریں اب بھی دشمن جاں کو تلاش کر رہی تھی۔۔ لیکن افسوس فارس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔۔ آہل کے بیڈ روم داخل ہوتے ہی فارس تھکے انداز میں بیڈ پر گر گیا۔۔ آہل نے اس کی اس حرکت کرتا کوٹ اتار کر سایڈ میں رکھا۔۔

آہل تیرا روم ناکسی بادشاہ سے کم نہیں ہے۔ فارس آہل کے روم کو سراہتے ہوئے بولا۔۔

آہل نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔۔

فارس نے ہاتھ بڑھا کر تکیا لینا چاہا اچانک اس نظر اسی خوبصورت بریس لیٹ پر پڑی۔۔

آہل فارس کو دیکھ چکا تھا وہ کیا دیکھ رہا ہے اس وقت۔۔

فارس ہاتھ بڑھا کر بریسلیٹ کو ہاتھ میں لیا۔ اور بے یقینی کی نظر آہل پر ڈالی۔۔

ارے واہ !!! مطلب میرا یار عاشق نکلا۔ فارس ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا

--

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں یار یے۔۔۔ یے تو۔ آہل کو سمجھ نہیں آ رہا فارس کو کیا جواب دے۔

نانا۔۔۔ تو بتا کس کا ہے میں سن رہا ہوں۔۔۔ مطلب میری بھابھی پہلے سے ہی ڈسائیڈ ہو چکی ہے مجھے کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔ فارس اپنے آگے کچھ بھی سننے کے لیے راضی نہیں تھا۔

یار یے بریرہ کا ہے۔۔۔ آں۔۔۔ میں بس اسے دینے ہی والا تھا۔۔۔ آہل کو بات بن چکی ہے۔

میں دے دیتا ہوں مسلا ہی کوئی نہیں ہے۔۔۔ فارس بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔  
نہیں۔۔۔ نہیں میں دے دوں گا نا۔۔۔ تو کیوں پریشان ہو رہا ہے۔۔۔ آہل پریشان سا مسکراتا ہوا بولا۔۔۔

میرے دینے میں کوئی حرج ہے کیا۔۔۔ فارس آنکھ مارتا ہوا بولا۔

اس دن بتایا تھا نا میں کسی کام میں پھنس گیا ہوں ایک لڑکی تھی اسی کو ڈراپ کرنا

تمہا۔۔ شاید اسی کا ہے۔۔ آہل ہار مانتے ہوئے بولا۔۔

تو کب سے لڑکیوں کو ڈراپ کرنے لگا۔۔ فارس کا بات ختم کرنے کا من ابھی بھی

نہیں تھا۔۔

نہیں وہ گاڑی کے سامنے آگئی تھی تو بس ہیلپ مانگ رہی تھی تو میں نے ہیلپ

## !! کر دی اور بس

اسی طرح تو مہبت کا آغاز ہوتا ہے میرے یار ہیرو گاڑی چلاتا ہے ہیروین سامنے آ

جاتی ہے اور۔۔ فارس پلزیار اب چپ ہو جا۔۔ آہل ہار مانتے ہوئے بولا۔۔ اسی

دوران چائے پانی کی ٹرالی بھی آچکی تھی ۔ - فارس چائے کا آخری گھونٹ بھرتے

ہوے اٹھا۔۔ میں جا تو رہا ہوں لیکن میری باتوں کا جواب ابھی مکمل نہیں ملا ہے

-- فارس گھورتی نظروں سے آہل کو دیکھ کر بولا --

جواب ہوگا تو ملے گا نا - - آہل غصے سے مصنوعی شکل بناتے ہوئے بولا - - -

خدا حافظ - - فارس بریسلٹ آہل کے ہاتھ میں پکڑاتا ہوا کمرے سے باہر آیا - - -

ہاے - - فارس پر قسمت مہربان تھی اس وقت سرڑھیوں پر ہی دشمن جاں کا دیدار ہو گیا - -

کچھ وقت پہلے آگی ہوتی تو اور بھی اچھا ہو جاتا - - فارس بریرہ کو مسکرا کر بدیکھتے ہوئے بولا - -

جی؟؟ بریرہ نا سمجھی کے عالم میں فارس کو دیکھتے ہوئے بولی - -

جی نہیں ہاں - - فارس بریرہ کی پلکوں کو بغور دیکھتے ہوئے بولا -

آپ میرے خیال سے جارہے تھے - - بریرہ ایک اچلتی نگاہ فارس پر ڈالتی ہوئی بولی - -



منزل کا نہیں پتا کس راستے جاؤں -- عشق کے یا گھر کے -- فارس آنکھ بند کیے  
اپنی دلی کیفیات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ کر رہا تھا --  
ج۔۔۔۔۔ ج۔۔۔۔۔ جی -- کیا کہہ رہے یے آپ -- بریرہ گھبراتی ہوئی بولی --

چھپانا راز اس دل کا  
اگر تم چھوڑ دو جاناں  
مجھے تم سے مہبت ہے  
اگر تم بول دو جاناں  
تو جیون کے سفر میں  
راستے آسان ہو جائے  
ہمارے پاس بھی جینے کا کچھ سامان ہو جائے  
ورنہ ہم تمہارے دل کے دروازے کے باہر

اس آس میں بیٹھے رہیں گے  
تم کبھی بند دروازے کو کھولوگی  
میرے شانے پر سر رکھ کر  
کبھی دھیرے سے بولوگی  
مجھے تم سے محبت ہے

خدا حافظ -- فارس اسی مسکراہٹ کے ساتھ چلا گیا --  
بریرہ اس کو جاتا دیکھتی رہی ایک لمبی سانس بھر کر بریرہ آہل کے کمرے میں آئی  
- جو اس وقت پوری توجہ کے ساتھ لیپ ٹاپ میں بزی تھا -  
بھابی -- ؟ بریرہ آہل کو پکارتی ہوئی صوفے کے قریب آئی -  
آو بیٹھو -- آہل لیپٹاپ بند کر کے بریرہ سے بولا --

آپ کل پارٹی میں رہے گے نا؟؟ بریرہ کی آنکھوں میں ایک آس تھی شاید اس کا بھائی ہاں کہہ دے۔

نہیں کل ایک ضروری میٹنگ ہے مجھے کراچی جانا ہوگا میری جان آہل بہت ہی صفائی سے جھوٹ بول گیا تھا۔۔

بھائی مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے پلیز لیکن کل آپ کہیں نہیں جائیں گے پلیز۔۔ بریرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے نم تر تھی۔۔

میں ضرور آتا میری جان لیکن میٹنگ۔۔ آہل اس پہلے کچھ اور بولتا بریرہ بیچ میں بول پڑی۔۔

پلیز بھائی میں پہلی بار آپ سے کچھ مانگ رہی ہو آپ انکار نا کرے بھائی پلیز میں چاہتی ہوں آپ مام کو تھوڑی عزت دے وہ بہت اچھی ہے بھائی۔۔ بریرہ روتے ہوئے بولی۔۔

\* \* \* \* \*

ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اسکرین پر چمکتے مسیج کو پڑھ کر بریرہ کو جھرجھری سی آگی

کس سے؟؟ برہمہ کو سمجھ میں نہیں آیا وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔

یاد کرو مال میں آج تم نے کس شخص سے باتیں کی تھی --  
کسی سے بھی کروں تم سے مطلب -- بریرہ نے غصے سے میسج ٹایپ کر کے سینڈ  
کیا --

دیکھو مجھے بالکل برداشت نہیں تم کسی غیر سے بات کرو -- دوسری جانب سے  
تھوڑا روب جھاڑا گیا --

تو کیا تم میرے اپنے ہو کیا؟؟ بریرہ نے سوال کیا -  
مہبت کرنے والے اپنے ہی ہوتے ہے -- جواب دو ٹوک تھا --  
میں تو تم سے مہبت نہیں کرتی --

میں تو کرتا ہوں مہبت وہ بھی بہت شدت سے --  
تم میرا پیچھا کر رہے تھے -- بریرہ کی سوچی اب وہیں اٹکی تھی --  
مہبت کا کرتا ہو تم سے تو احتیاط تو کروں گا نا مہبت میں کوٹاہی مجھے بالکل بر  
داشت نہیں ہے --

ایسے جواب کی توقع نہیں تھی بربرہ کو۔

نام کیا ہے تمہارا؟؟ بریرہ کو اب اس کا نام جاننے کی بے چینی تھی۔۔

نام کیا رکھا ہے بریرہ میڈم پہلے مہبت کا آغاز تو جاے پھر نام بھی بتا دیں گے۔۔

تمہاری باتوں سے لگتا ہے تم بہت چھپ ہو؟؟ بریرہ کو نا جانے کیوں اس سے

بات کرتے ہوئے تھوڑا تھوڑا اچھا لگنے لگا تھا۔۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔۔ ہر انسان شریف ہوتا ہے لیکن یہ مہبت اس کی شرافت کو چھین کر

چھپ بنا دیتی ہے ۔۔ جواب دوسری جانب سے آیا ۔

سونا نہیں ہے کیا ہے تمہیں؟؟ بریرہ جمایا لیتے ہوے پوچھی۔۔

ہاتھ بالوں میں وہ پھیرے تو میں سو جاؤں گا

کوئی قصہ وہ سناے تو میں سو جاؤں گا

اسے کہنا مجھے نیند نہیں آتی

اپنی باہوں میں وہ سلاے تو میں سو جاؤں گا  
میری پلکوں پر سچے ہے کی راتوں کے دیے  
کوئی پلکوں سے بھجائے تو میں سو جاؤں گا  
آخری سانس مجھے موقع تو دے لے ذرا  
میرا وعدہ ہے وہ آئے تو میں سو جاؤں گا  
بعد کی بعد میں دیکھیں گے ابھی اس سے کہو  
آج کی رات وہ نا جائے تو میں سو جاؤں گا

تم شاعر ہو کیا۔؟؟ بریرہ شاعری پڑھ کر پوچھ بیٹھی۔۔

ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔ نہیں شاعر تو نہیں ہوں ہاں کوشش ضرور کر رہا ہوں۔۔

چلو گڈ نائٹ تمہیں نیند آرہی ہوگی۔۔



گڈ نلیٹ -- بریرہ گڈ نلیٹ کا جواب دے کر موبائل بند کی -- نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی --- کون ہو سکتا ہے یے میں ہنس کیوں رہی ہوں بریرہ خود پر حیران ہو رہی تھی -- انہیں سب سوچوں میں نیند اس کے اوپر کب کی طاری ہو چکی تھی --

\*\*\*\*\*

مرش کا ڈریس آخر کار ڈیسیڈ ہو ہی گیا تھا کل کے لیے -- مرش کو صرف فایزہ بیگم کا ڈر تھا ہو سکتا ہے وہ نا جانے دے لیکن سرفراز صاحب فایزہ بیگم کو منانے میں کامیاب ہی ہو گے تھے ---

لائیٹ آف کر کے مرش سونے کے لیے لیٹی دونوں آنکھ بند کر کے وہ سونے کی سعی کر رہی تھی -- لیکن اس کی سوچوں کا مرکز آہل شاہ آفندی پر اٹکا ہوا تھا --

وہ ہمیشہ مجھ سے ہی کیوں ٹکراتا ہے -- کیا چاہتا ہے کون ہو سکتا ہے وہ -- یا اللہ  
وہ - مرش کی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی -- مجھے کیا - مرش فضول سوچوں کو  
خود سے دور جھٹکتی سوگی --

\*\*\*\*\*

پورے گھر میں لایٹ کی چوکا چوند بہت ہی خوبصورت رونق بخش رہی تھی -- سفید  
لبے فانوس ہر شے ایک سے ایک بڑھ کر رونق لگائی ہوئی تھی -- ایسی پارٹیز میں  
ہر کوئی آنے کا خواہش مند ہوتا ہے -- مہمانوں کی تعداد زیادہ تھی رنگ برنگے آنچل  
لہرا رہے تھے ہنسی کلکایاں گونج رہی تھی -- جتنی مہمانوں کی تعداد تھی اس سے  
زیادہ بڑھ کر ویٹرز کی تعداد تھی --

آہل کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اس پارٹی میں شرکت کرے -- لیکن بریرہ سے پورا کیا گیا وعدہ بھی تو پورا کرنا تھا --

آہل کے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا --

آہل نے آنکھ کھولی تو سامنے فارس کو کھڑا پایا --

تم -- تم کب آے؟ -- آہل فارس کو دیکھ کر پوچھا --

آہل ماں باپ زندگی میں ہمیشہ نہیں ملتے ہے تجھے ان کی قیمت کا اندازہ تب ہوگا جب یے تیرے پاس نہیں ہونگے -- فارس غصے سے بولتا آہل کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا --

\*\*\*\*\*

مرش اگر تمہاری تیاری مکمل ہوگی ہو تو چلیں -- ثمرہ دروازہ کو کھٹکھٹاتی ہوئی بولی -

بس پانچ منٹ -- مرش ایک بار پھر سے پانچ منٹ مانگی --  
 بالکل بھی نہیں ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے ہمیں آے ہوے اور تمہارا پانچ  
 منٹ ختم ہی نہیں ہو رہا -- زارا نے بھی بولنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی --  
 اچھا ٹھیک ہے آرہی ہوں -- مرش دروازہ کھول کر باہر آئی ---  
 واؤ --- سب لوگ کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہے گیا --  
 کیسی لگ رہی ہوں میں -- مرش کو ابھی مزید تعریف کروانی تھی ---  
 بہت -- بہت زیادہ پیاری -- جواب اریشا کی طرف سے آیا --  
 تھنکس -- مرش اتراتے ہوے بولی -- فایزہ بیگم دل ہی دل میں مرش کی بلائیں لی  
 --  
 خیریت سے جانا بیٹا -- فایزہ بیگم دروازہ بند کرتی ہوئی بولی --

\*\*\*\*\*

فارس کا لیکچر سن کر آہل مجبور ہو گیا۔۔ ٹھیک ہے آ رہا ہوں تو نیچے جا آہل فارس سے کہتے ہوئے صوفے سے اٹھا۔۔ تیاری مکمل کرنے بعد پرفیوم اپنے اوپر اسپرے کیا۔۔ آہل اس وقت غضب کا ڈھا رہا تھا۔۔ پارٹی میں زیادہ تر لوگ اسی کو دیکھنے کے لیے بے چین تھے۔۔ سرڑھیوں پر قدم رکھتے ہی اس کی نظر نیچے جمی محفل پر گی جہاں پر ہر کسی کی نگاہ اسی پر ٹکی تھی۔۔ آہل کو دیکھ کر مریم بیگم کو یقین نہیں آ رہا تھا آہل بھی آسکتا ہے وہ حیرانگی سے آہل کو دیکھے جا رہی تھی۔۔ ایک دو لوگوں سے سلام دعا کرنے کے بعد فارس کے پاس گیا جو اس وقت اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

شہزادہ لگ رہا ہے۔۔ آہل کو پہلے سے ہی خبر تھی فارس کن لفظوں میں اس کک تعریف کرے گا۔۔

اور تو شہزادی۔۔ آہل دھیرے سے کہتا ہسنے لگا۔۔ بعد میں اس کا حساب لوں گا۔۔ فارس بھی چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔

\* \* \* \* \*

گاڑی بریرہ کے بنگلے کے سامنے جا کر کی جہاں پر ہزاروں گاڑیاں پہلے سے ہی موجود تھیں۔۔۔ بریرہ نے ان لوگ کو ایڈریس دے دیا تھا تا کی آنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔ گاڑی سے اترنے کے بعد ان پانچوں نے اس خوبصورت بنگلے کو دیکھا۔۔۔ جس کو دیکھ کر ان لوگ کے اچھے خاصے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔

دو گاڈز اندر جانے کا راستہ بتانے کے لیے موجود تھے۔۔

وہ سب اندر کی جانب قدم رکھی

اتنا بڑا عالیشان گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ بے قول اریشا کا تھا۔۔۔

بریرہ کی نظر ان لوگوں پر پڑی وہ تیزی سے ان لوگوں کی طرف لپکی --

بریرہ کی خوشی دیکھنے لایق تھی ایک دوسرے کے گلے لگ کر سلام دعا ہوا۔۔

مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تم لوگ آگے -- مجھے بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہے ۔

بریرہ کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی -- اب کر لو یقین ہم آگے ہیں --  
 زارا ہنستے ہوئے بولی -- کچھ دیر کی گفتگو کے بعد ویٹرز جوس کا ٹرے لیے حاضر  
 ہوا -- سب نے ایک ایک گلاس اٹھایا -- مرش نے جیسے ہی گلاس لینے کے لیے  
 ہاتھ بڑھایا اس کے بازوؤں سے کسی سے ٹکر ہوئی جوس کی بوندیں چھلک کر مرش  
 کے خوبصورت کپڑوں پر گر گئی --

سوری میم -- ویٹرز ڈری نظروں سے مرش کا چہرہ تکتا ہوا بولا --  
 اٹس اوکے -- مرش بات کو درگزر کرتی ہوئی بولی --  
 ایک منٹ مرش میں کسی کو بھیجتی ہوں تمہاری ڈریس صاف کرنے کے لیے --  
 بریرہ کہتی ادھر ادھر نظریں دوڑائی ---  
 نہیں رہنے دو تم مجھے اپنا روم بتا دو میں وہی پر جا کر صاف کر لوں گی -- مرش بریرہ  
 کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی --  
 میرا روم تو اوپر ہے - بریرہ بولی -

چلو میں ساتھ چلتی ہوں -- بریرہ مرش کو اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتی تھی --  
 ارے نہیں تم صرف مجھے بتا دو میں خود چلی جاؤں گی تم خواہ مخواہ تکلیف کروگی --  
 بریرہ مرش کو اپنا روم بتاتے ہوئے آگے بڑھ گئی کسی نے اس کو آواز دی تھی  
 -- مرش سرھیاں عبور کرتی اوپر والے منزلے پر آئی -  
 - دایں بایں جانب گردن موڑ کر دیکھی -- اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا -  
 - اس حویلی ناگھر میں -- دایں جانب ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا -

مرش بغیر کچھ سوچے سمجھے اس کمرے کی جانب اپنے قدم بڑھا دیے ---  
 کمرے میں داخل ہوتے ہی مرش کو یے محسوس ہو رہا تھا -- گویا وہ کسی جنت  
 میں آگئی ہیں --- پورے کمرے کا ڈیکوریٹ اس طرح کیا گیا تھا دیکھنا والا سہرا ہے  
 بغیر نارہ سکے -- دیوار گیر میں لگی کانچ کی گھڑی کی سوئی پورے کمرے میں ایک  
 اکیلی تنہا آواز بخش رہی تھی -- ایک خوبصورت بلیک ڈائری ٹیبل کی وسط پر رکھی



تھی -- دوسری جانب اکیلا تن تنہا لیٹا رکھا تھا -- اس کمرے ہر ایک چیز اس طرح سجائی گئی تھی -- کمرے میں رہنے والے انسان کی خوبی بیان کر رہی تھی -- مرش سوچوں کو جھٹکتی واشروم کی جانب قدم بڑھائی -- کندھے سے سلکی دوپٹا اتار کر ہینگ کیا -- اس قدر ساز و سامان کو دیکھ کر مرش کو اکتاہٹ محسوس ہو رہی تھی --

ایک سکینڈ میں اپنا سیل فون روم میں بھول آیا ہوں تو ویٹ کر میں بس لے کر آیا ---

آہل فارس سے کہتا سیڑھی کی جانب قدم بڑھا دیا ---

- کمرے میں داخل ہوتے ہی آہل نے اپنا سیل فون ہاتھ میں لیا -- تیز پانی کا شور واشروم کی جانب سے آ رہا تھا -- جس پر آہل تھوڑا مشکوک ہوتا ہوا آگے بڑھا --

مرش پانی کانل بند کر کے ایک نظر آینے میں اپنے عکس کو دیکھا  
-- دوپٹا سمجھالتی جیسے ہی وہ باہر آئی اس کی ٹکر بہت ہی مضبوط شے سے ہوئی  
-- مرش کو گرنے سے بچانے کے لیے آہل شاہ آفندی کا ہاتھ بے ساختہ مرش کی  
کمر میں حایل ہوا --

مرش اپنی پیشانی کو سہلاتے ہوئے ڈری ڈری نظروں سے پلکیں اوپر کی جانب  
اٹھائی --

- سامنے اس شخص کو دیکھ کر اسے چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا -- آہل مرش  
کا چہرہ لمحے کے ہزارویں حصے میں بھی پہچان سکتا تھا ---  
ت تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

- مرش خود کو چھوڑانے کی کوشش کرتی دُ سے سرخ پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی ---

بکواس بند کرو۔۔۔ پیچھا۔۔۔ پیچھا۔۔۔ پیچھا۔۔۔

نفرت ہے مجھے تمہارے اس الفاظ سے۔۔۔ آہل غصے سے کہتا ہوا مرش کے تھوڑا  
 قریب آیا۔۔۔ تم اس وقت میرے گھر کے میرے بیڈروم سوری واشروم میں کھڑی  
 ہو اور آج کے بعد اگر تم نے پیچھا۔۔۔ لفظ اپنی زبان سے دہرایا تو زبان کاٹ کر  
 رکھ دوگا

یہ سنتے ہی مرش کانپ گئی اور اسکی آنکھوں میں خوف کی لکیریں صاف  
 نمایاں تھیں،،،، یہ۔ یہ۔ ت۔۔۔ تم تمہارا بیڈروم ہے؟؟ مرش نے ہکلاتے ہوئے  
 پوچھا۔۔۔۔۔ آہل مرش کو بغور دیکھتے اور اس کے خوف سے محفوظ ہوتے ہوئے  
 طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔۔۔

آہل شاہ آفندی مرش کے اب اتنا قریب تھا کی اس گرم سانسیں مرش کے  
چہرے کو چھو رہی تھی ---- اس سب کے دوران مرش کا دوپٹے لڑھک کر  
زمین پر گر چکا تھا۔

!!! آہل کا ہاتھ ایک ایک بار پھر سے گستاخی کر بیٹھا۔۔۔  
- مرش کی کمر میں ہاتھ ڈال کر آہل جھٹکے سے مرش کو خود سے اتنا قریب کر لیا  
کی مرش سانس لینا بھول گئی۔۔

جو چیز مجھے اچھی لگتی ہے وہ میری بن جاتی ہے چاہے اس کی مرضی ہو یا نا ہو  
-----

آہل اپنے سرخ ہونٹوں کو مرش کی کان کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔۔  
- مرش اس کی باتوں کا مفہوم سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

چٹاخ

مرش کا ہاتھ آہل شاہ آفندی کے گالوں پر پڑا۔  
- آہل ایک نظر مرش کو اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھا۔۔۔ بہت ہی تحمل کے  
ساتھ آگے بڑھتے ہوئے مرش کے قریب آکر اس کے دائیں اور بائیں جانب دیوار  
پر ہاتھ جما کر مرش کو اپنے گھیر لے میں لے لیا۔

اس " " " " " " " "

## تمہیڑ کا حساب بہت مہنگا چکانا پڑیگا۔۔۔۔۔

آہل مرش کے کان میں شرگوں شیاں کرتا جھٹکے سے مرش کو پیچھے کی اور ڈھکیلا --  
دروازے کو تیز آواز میں کھولتا کمرے سے باہر چلا گیا --

\*\*\*\*\*

Hii

فارس بریرہ کے قریب پہنچ کر بولا --  
ہیلو !! بریرہ نے جواب دیا -  
- کیسی ہے آپ "" "" فارس بریرہ کو جی بھر کر دیکھتا ہوا بولا --  
بلکل ٹھیک -- بریرہ نے صرف مسکرا نے پر ہی اکتفا کیا ---  
کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فارس نے بات کا آغاز کرنا چاہا --

بہت پیاری لگ رہی ہے آپ --  
شکریا -- بریرہ مسکرا کر شکریا بولی ---

مرش کو نیچے اترتا دیکھ کر بریرہ فارس سے اکسکیوز کرتی اس کی طرف لپکی --  
صاف ہو گیا مرش؟؟ بریرہ اس کی ڈیس کو دیکھتی ہوئی بولی --  
ہاں صاف ہو گیا ہے -- مرش مسکراتی ہوئی بولی --

چلو میں تمہیں اپنی مام ڈیڈ سے ملواؤں -- بریرہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لے گی  
--

مام؟ بریرہ مریم بیگم کو بلاتی --

ہاں بیٹا -- مریم بیگم مڑتے ہوئے بولی --

انسے ملیے یے سب میری فرینڈز ہے -- یے اریشا ثمرہ زارا -- اور یے مرش -- بریرہ  
مرش کی طرف انگلی سے اشارہ کی --



ہیلو -- بیٹا -- کیسی ہے آپ سب -- مریم بیگم بہت ہی تپاک سے ان لوگوں سے ملی -- مریم بیگم کو یے لڑکیاں کافی پسند آتی تھی --

اب چلو میں تمہیں اپنے ہینڈسم سے بھائی سے ملواتی ہوں -- بریرہ ان لوگوں کو آہل کے پاس لے گی --

آہل کی نشت پیچھے کی اور تھی --

بھائی -- بریرہ نے آہل کو پکارا --

ہاں -- آہل جیسے ہی پیچھے مڑا -- مرش کی آنکھ پھٹی کی پھٹی رہ گئی --

مجھے کسی سے ملوانا ہے آپ کو --

کس سے ؟

آہل مرش کے چہرے پر نظریں جماتا ہوا بولا --

اپنی فرینڈز سے -- بریرہ چمکتی ہوئی بولی

ہاں تو ملواؤں -- آہل مسکراہٹ معنی خیز تھی --

باری باری بریرہ نے سب کا تعارف کروایا۔۔ آہل نے صرف ان لوگوں سے ہیلو پر  
ہی کام چلایا۔۔

یہ ہے مرث --- مرث یے ہیں میرے پیارے سے بھائی آہل -- آہل شاہ  
آفندی --

Hii

آہل نے اپنا ہاتھ مرش کی طرف بڑھایا۔۔  
مرش ایک بار آہل کا چہرہ ایک بار اسکے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔  
ناچاہتے ہوئے بھی مرش کو آہل کا ہاتھ تھامنا پڑا۔۔



مرش کی اٹکی سانس بجال ہوئی -- اور دل ہی دل میں شکر کیا --  
 پوری پارٹی میں آہل کی گھرتی نظریں مرش کو چہرے کو ڈھونڈ رہی تھی --  
 مرش آہل کی نظروں سے بچنے کے لیے کارنر کی سایڈ میں چھپنے کی کوشش کرنے  
 لگی --

تمہیں کیا لگتا ہے اس طرح چھپنے سے تم بچ جاو گی -- آہل نا جانے مرش کے  
 پاس آدھمکا --

تم - ایک گھٹیا انسان ہو -- چلے جاو یہاں سے مرش دانت پر دانت سختی سے  
 جماتی ہوئی بولی --

تعریف کا شکریا -- مرش میڈم --- "آہل غصے سے مرش پر ایک نظر ڈالتا ہوا  
 ہٹ گیا --

مرش کو سانس لینا مشکل ہو رہا تھا وہ تو اس وقت کوس رہی تھی جب اس نے  
 یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا --

اللہ اللہ کر کے پارٹی ختم ہوئی -- بریرہ اب ہم چلتے ہے ٹایم بھی کافی ہو گیا ہے --  
 ثمرہ ریسٹ واپس پر نظریں ڈالتے ہوئے بولی -- ہاں ٹایم کافی ہو گیا ہے اب ہمیں  
 چلنا چاہیے -- مرش کی الگ بے چینی تھی گھر جانے کی --  
 اچھا ٹھیک ہے میں ڈرائیور سے کہتی ہوں تم لوگوں کو ڈراپ کر دیں -- بریرہ مرش کا  
 چہرہ دیکھتے ہوئے بولی --

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ہماری گاڑی باہر آگئی ہے ہم لوگ چلیں جائیں گے۔۔ ایشا باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔

چلو ٹھیک ہے خدا حافظ پہنچ کے مجھے کال کرنا بریرہ ایک ایک کر کے سب سے گلے ملتے ہوئے بولی۔۔

خدا حافظ -- مرش خدا حافظ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے باہر آئی -- اسے گھر پہنچنے کی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی -- زارا ثمرہ اور اریشا ابھی باہر نہیں آئی تھی ابھی ان کی سلام دعا کی رسم ہو رہی تھی --

مرش یہاں وہاں نظریں دوڑا رہی تھی گاڑی کی تلاش میں -- یوہی بے خیالی میں اس کی نظر اوپر کی جانب اٹھی -- آہل دونوں کے ہاتھوں کے سہارے ریلینگ پر جھکا ہوا تھا -- حالانکہ آہل خاص طور سے کا ہی انتظار کر رہا تھا --

اپنی دو انگلیوں کو آنکھ کے پاس لے جا کر مرش کی طرف کی -- گویا وہ اس کو یقین دلانا چاہ رہا ہو وہ اب مرش کی نظروں کی قید میں ہیں -- اتنے گاڑی مرش کے قریب آ چکی تھی مرش ایک لمہ زایا کیے بغیر گاڑی میں بیٹھ گئی -- تب تک وہ تینوں بھی باہر آ چکی تھی -- ایک ایک کر سب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی -- گاڑی اب اپنی منزل کے راستے پر چل چکی تھی --

آہل اب وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔ بیڈ پر تھکے ہوئے انداز میں گرا اور آنکھیں بند کر کے الجھی ہوئی گتھی کو سلجھانے لگا۔۔ اس نے مجھے تمھیں مارا زندگی میں پہلی بار کسی نے میرے اوپر ہاتھ اٹھایا وہ بھی دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔۔۔ تمہاری بربادی کے دن شروع ہو چکے ہیں مرش۔۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا گھٹیا انسان ہوتا کیسا ہے۔۔ آہل کی سوچوں کا مرکز مسلسل مرش ہی تھی۔

\* \* \* \* \*

مرش کل تو کالج فنکشن یے تمہاری تیاری ہوگی -- اریشہ مرش کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی ..

ہاں بس ہو ہی گئی ہے -- مرش آنکھ بند کیے جواب دی --

چلو اچھا ہے -- اریشہ خوش ہوتے ہوئے بولی --

گاڑی مرش کے دروازے پر آکر رکی --

خدا حافظ -- مرش ان لوگوں کو خدا حافظ بولتی اندر چلی گئی --

\*\*\*\*\*

اما میں بہت تھک چکی ہو گڈ نائٹ -- بریرہ مریم بیگم سے گڈ نلیٹ بولتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی --

موبائل ہاتھ میں لئے نا جانے اسے کس چیز کا انتظار تھا --

آج تو کوئی میسج نہیں آیا -- بریرہ بار بار میسج ان باکس کھول کر چیک کر رہی تھی --



نہیں تو -- میں نے یو ہی کہہ دیا -- تم خوش فہمیاں کم پالا کرو -- "'''''' - بریرہ  
مزاق اڑاتے ہوے مسیج سینڈ کی --

میرے خیال سے تم اپنے بھائی سے کہنے والی تھی مجھے -- ""تو کیا بنا اس  
مسئلے کا؟؟ - فارس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی --

شکر کرو تم میں نے نہیں کہا -- دیکھو میں تمہاری بھالائی کے بارے میں سوچ  
رہی ہوں -- میرے بھائی کو پتہ چل گیا نا تو وہ تمہاری جان لے لیں گے -- بریرہ  
کو اس کی پرواہ تھی -- اس لیے وہ خود آہل سے نہیں کہہ پا رہی تھی --

کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگی -- جو میری بھالائی کے بارے میں سوچا جانے  
لگا --

ایسا کچھ بھی نہیں ہے -- بریرہ اس سوال پر صاف مکرگی --  
میں تمہاری آواز سننا چاہتی ہوں -- بریرہ کو اب اس کی آواز سننے کی بچیہنی تھی --  
اگر تم میری آواز کے سر میں گم ہو گئی تو -- فارس کا ارادہ ابھی بھی بریرہ کو تنگ  
کرنا تھا --

ہوا فون کال ڈیسکنیٹ کر دیا۔۔

\* \* \* \* \*

بربرہ ایک منٹ زایا کیے بغیر باہر آئی آہل پہلے سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھا تھا

خدا حافظ بھائی -- بریرہ خدا حافظ کہتی ہوئی بھھیڑ میں غلیب ہوگی -- آہل کے پاس  
اتنا وقت نہیں تھا وہ ایک نظر کالج پر ڈالتا --



ہیلو؟؟ آہل اپنی روبیلی آواز کے ساتھ بولا۔۔

ج۔۔۔ جی۔۔ سر۔۔ مسٹر شاکر گھبراتے ہوئے بولے۔۔

آہل شاہ آفندی بات کر رہا ہوں۔۔ آہل نے اپنا تعارف کروایا۔۔

ج۔۔ ج۔۔ جی۔۔ سر بولے۔۔ مسٹر شاکر کا گھبراہٹ سے برا حال تھا۔۔

مرش۔۔ نام تو سنا ہوگا آپ نے۔۔ "آہل نے اپنے مقصد کا بیان کچھ اس طرح کیا۔۔

مرش نامی لڑکی کا بایو ڈیٹا مجھے۔۔۔۔۔

. چاہیے A to Zz

سر میں ابھی دس منٹ کے اندر آپ کو ایمیل کرتا ہوں۔۔

مسٹر شاکر کی سمجھ سے باہر تھا آخر مرش کا بایو ڈیٹا کیوں چاہیے۔۔ لیکن یہاں

سوال کرنے کی کس کی ہمت تھی۔۔

دس؟؟ دس منٹ نہیں پانچ منٹ کے اندر بھیجیو۔

کالج کیسا جا رہا ہے؟؟ آہل نا جانے کیوں آج کالج کے بارے میں پوچھ بیٹھا تھا

---

سر کالج تو بہت اچھا جا رہا ہے اور آج فنکشن بھی ہے۔۔ لیکن آپ تو آئیں گے  
نہیں اس لیے آپ کو علم نہیں ہوگا۔۔ مسٹر شاکر ایک ہی سانس میں اپنی بات  
ختم کر کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔۔

فنکشن؟؟

جی آج فنکشن ہے۔۔ مسٹر شاکر نے ایک بار اپنی بات پھر سے دہرائی۔۔  
کیوں نہیں میں ضرور آؤں گا۔۔ آہل ہونٹوں پر ایک ایسی مسکراہٹ تھی جیسے شکار  
اپنے شکاری کو قید کر چکا ہو۔۔

- آہل اپنی بات ختم کر کے کال ڈیسک نیٹ کر دیا۔۔

فارس آج ہمیں فنکشن میں جانا ہے تو ساتھ چلے گا؟؟ آہل آفس کا دروازہ کھول کر اندر آتے ہوئے پوچھا --

واٹ --- تو فنکشن میں جاے گا -- مطلب کی آہل شاہ آفندی فنکشن میں جاے گا -- سچ کہہ رہا تو؟؟ فارس کو آہل کی کہی ہوئی بات یقین نہیں آیا تھا --

ہاں جا رہا ہوں اس میں کوئی حیران ہونے والی بات نہیں ہے -- ابھی کچھ دیر مے میں نکل رہا ہوں -- اتنے میں آہل کے موبائل پر مرش کا پورا بابو ڈیٹا چمک رہا تھا -- لیکن ابھی اسکے لئے سب سے ضروری کالج پہنچنا تھا -- تاکی جان مرش کا دیدار ہو سکے --

مرش واو بہت ہی زیادہ پیاری لگ رہی ہوں -- ایشہ مرش کی خوبصورت چہرے کو سراہتے ہوئے بولی --



پورا اسٹاف تیار تھا آہل شاہ آفندی کا استقبال کرنے کے لیے -- لڑکوں اور لڑکیوں کا ہجوم ایک ایک گروپ کی ٹولی میں اکٹھا تھا --

\*\*\*

فارس ٹایم ہو گیا ہے اب چلو -- آہل چیر سے اٹھتے ہوئے بولا ---  
کیا تو سیریس ہے -- فارس اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا --  
تو جانتا ہے میں اتنا گھٹیا مزاق نہیں کرتا چلنا ہے تو چل ورنہ میں اکیلے بھی جا سکتا ہوں -- آہل چڑے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے شرٹ کی آستین فولڈ کرتا ہوا اٹھا --  
چلتا ہوں غصہ تو نا کر -- فارس اب آہل کت ساتھ قدم سے قدم ملاتا ہوا چلنے لگا --  
آہل گاڑی کو گیٹ کے سامنے روکتے ہوئے اترا --

لوگوں کا ہجوم کافی تھا۔۔ آہل نے پہلے سے ہی دو گاڑز کا بندوبس کیا تھا جو پہلے سے ہی وہاں پر موجود تھے۔۔ آہل اور فارس کو دیکھتے ہی وہ ان کی پیچھے آکھڑے ہوئے۔۔

یہ تو آہل شاہ آفندی ہے میں تو اس کی بہت بڑی فین ہوں۔۔ قریب سے ایک لڑکی کی آواز آئی۔۔ ایسے کمینٹس ہزاروں لوگوں نے کیا۔۔ لیکن آہل شاہ آفندی کا مقصد ہی کچھ اور تھا۔۔ اس کے دماغ میں جو اس وقت چل رہا تھا اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی۔۔

فنکشن اپنے زور و شور پر تھا۔۔ آہل اور فارس ہر کوئی آگے آگے لائن میں لگا ہوا تھا۔۔

آہل یہاں پر جب سے آیا تھا مسلسل موبائل میں بزی تھا اس کا تو مقصد ہی کچھ اور تھا۔۔ آہل کی نگاہیں مسلسل مرش کی تلاش کر رہی تھی۔ جیسے مرش اس کے آس پاس ہی ہو۔۔

\* \* \* \* \*

مرش نے کچھ خاص نہیں لیا تھا۔۔۔ ابھی وہ اندر اپنی لائینز تیار کر رہی تھی۔۔  
اور وہ پانچوں بھی مرش کو تسلی دینے میں لگن تھی۔۔  
مرش ہمارے لیے یہ موقع بہت اہم ہے تمہیں ڈرنا بالکل نہیں ہے۔۔ ثمرہ نے  
بھی تسلی دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔

\*\*\*\*\*

آہل اگر تجھے یہی کام کرنا تھا تو تو کس خوشی میں آیا ہے --- فارس موبایل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا --

میرا یہاں آنے کا مقصد دوسرا ہے تھوڑا انتظار کر - پتہ چل جائے گا ----

مرش کا نام پکارا جا چکا تھا۔۔ آہل مسلسل چلتی انگلیوں کو بریک لگ گیا۔۔  
میرا کام تو اور آسان ہو گیا ایک ایسا اتفاق تھا جس کو نا تو مرش نے سوچا تھا اور نا  
ہی آہل شاہ آفندی نے۔۔

مرش بہت ہی کانفیڈینس سے ہولے ہولے قدم بڑھاتی ہوئی اسٹیج پر تشریف لائی  
۔۔ مرش کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اپنی پلکوں کو اٹھا سامنے دیکھے سامنے بیٹھا  
شخص کون ہے۔۔۔۔

آہل کی ایک ٹک مرش کو دیکھا جا رہا تھا گویا اس کو بی خزانہ مل گیا ہو۔۔  
شاید اسے ہی اتفاق کہتے ہیں جس شخص کی ہم شکل نہیں دیکھنا چاہتے وہی شخص  
ہماری نظروں میں بار بار کیوں آتا ہے۔۔

مرش کو بہت دیر سے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔۔  
مرش نے جیسے ہی پلکیں اٹھائی اسے لگ رہا تھا جیسے ابھی زمین میں دھنس جائے  
گی۔۔

آہل کی مسکراہٹ اور گرمی ہوگی تھی --- آہل مرش کو آنکھ مارتا ہوا پھر سے موبائل میں بڑی ہو گیا -- حالانکہ اس کا پورا دھیان مرش کی طرف تھا --

مرش کی خاموشی سب کو پریشان کر رہی تھی --- مرش اپنے آگے کا سارا الفاظ بھول چکی تھی --

مرش کمان !! امان مرش --- نیچے کھڑے لوگوں کا شور مرش کے کانوں تک پہنچ تو رہا تھا -- لیکن مرش اس وقت سب سے غافل آہل کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی -- کاش اس وقت زمین پھٹتی اور میں اس میں دفن ہو جاتی -- مرش نے دل سے دعا کر رہی تھی ---

کیا یہاں پر ڈراما چل رہا ہے -- آہل چیر سے اٹھتے ہوئے مرش کے قریب آیا -- اگر آپ الفاظوں کا چناؤ نہیں کر پا رہی ہے تو اسٹیج پر آنے کی ضرورت کیا تھی --

مرش خاموشی سے آہل کے الفاظ کو سن رہی تھی --- جب حد ہوگی تو آہل کو ایک اور موقع مل گیا جس کی تلاش اسے بہت شدت سے تھی --

--- کیا بکواس ہے -- اگر آپ فالتو ہے تو ضروری نہیں یہاں پر بیٹھا ہر شخص فارغ ہے ---

منہ میں زبان ہے؟؟ آہل اپنی سرخ آنکھیں مرش کے چہرے پر جماتے ہوئے بولا ---

میں پوچھ رہا ہوں زبان ہے یا نہیں؟؟؟ -- آہل آج پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا حساب چکانے --

ہا -- ہاں --- مرش ہکلاتے ہوئے ہاں میں گردن ہلایا --  
مطلب کان نہیں ہے جبھی لوگوں کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے --

آخر اس جیسی لڑکیوں کو سلیکٹ کیوں کیا جاتا --- جب ہمت ہی نہیں اور ساری  
لڑکیاں مرگی ہے --- آہل کا غصے سے پورا اسٹاف تھر تھر کانپ رہا تھا ---  
حالانکہ یے کوئی اتنا غصہ کرنے والی بات نہیں تھی ---

فارس حیرت زدہ آہل کو دیکھ رہا تھا -- ہو گیا اسے؟؟ فارس منہ ہی منہ بڑبڑایا ---  
ایسا ہی حال نیچے کھڑے نفوس کا تھا -- بریرہ کو یقین نہیں آ رہا تھا بھابی یے سب  
بول رہے ہیں ---

سر مرش بہت اچھی لڑکی --- سر عباد ابھی کچھ بولتے آہل نے پیچ میں ہی انہیں  
ٹوک دیا --

اچھی -- کس لہاز سے یے اچھی ہے -- جب ہمت نہیں ہے تو اسٹیج پر خود کی  
نمایش کرنے سے بہتر ہے اپنے کلاس تک ہی محدود رہے --

آہل کے الفاظ مرش کی دل میں تیر کی طرح چبھ رہے تھے ---

اس کے موٹے موٹے آنسوؤں گالوں پر گر رہے تھے ---

آج کے بعد کسی بھی فنکشن میں اس جیسی لڑکی کو اگر کسی نے سلیکٹ کیا تو ایک ایک کر کے سب کو فارغ کر دوں گا۔۔ آہل ایک ایک کو وارن کرتا ہوا نیچے اترا لوگ آنکھ پھاڑے آہل شاہ آفندی کو دیکھ رہے تھے۔۔ لیکن وہ سب کو اگنور کرتا ہوا باہر کی جانب آیا۔۔

مرش اپنے آنسوؤں پوچھتے ہوئے اسٹیج سے نیچے اتری اسے آہل شاہ آفندی سے بات کرنی تھی۔۔ مرش دوڑتے ہوئے باہر کی جانب بھاگ کر آپی جہاں پر آہل ابھی گاڑی کو انداک کر رہا تھا۔۔

تمہاری دشمنی کیا ہے مجھ سے۔۔ میں نے تمہارا ک۔۔ کیا بگاڑا ہے۔۔  
رونے کی وجہ سے مرش کی آواز نکلتی مشکل ہو رہی تھی۔۔



آہل مرش کی کلاہی پکڑ کر کارنر کر سائیڈ لے گیا۔۔

میں میں۔۔ نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔۔ تمہارا لیے غرور صرف پیسے کے بل بوتے پر ہے نا۔۔۔ تم بہت پچھتاو گے۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔

آہل مرش کا ایک ایک الفاظ کو بہت غور سے سننے کے بعد مرش کی کمر میں اپنا بازو حایل کیا مرش آہل کے اتنے قریب تھی آہل شاہ آفندی اس کے دل کی دھڑکن کو بظاہر سن سکتا تھا۔۔۔

-----ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا  
-----آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

آہل مرش کے آنسوؤں کو چٹکیوں میں اڑاتے ہوئے لیے شعر پڑھا۔۔۔

مرش بھوری آنکھیں رونے کی وجہ سے سو ج گی تھی -- مرش کے آنسو آہل شاہ  
 آفندی کو کمزور کر رہے تھے -- آہل نظریں چراتے ہوئے مرش کے کو ایک جھٹکے  
 سے چھوڑ دیا --- دونوں ہاتھوں کو جینس کی جیب میں ڈالے وہ مرش کو ایک ٹک  
 دیکھے جا رہا تھا -- مرش ہچکیاں اس کے دل میں اتر رہی تھی --- خود پر قابو رکھتے  
 ہوئے آہل گاڑی میں آکر بیٹھ چکا تھا -- اتنی ہی دیر میں فارس بھی آچکا تھا ---  
 فارس تو آفس سے گاڑی منگوا لے -- اور بریرہ کو لے کر گھر پہنچ -- آہل گاڑی  
 اسٹارٹ کر چکا تھا -- لیکن بیک مرر سے مرش کو ہی دیکھے جا رہا تھا -- مرش ابھی  
 بھی اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی -- آہل کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا -- جیسے وہ  
 پچھتا رہا ہو --- لیکن اب سب بیکار تھا ---

\*\*\*\*\*

مرش اٹھو یہاں سے چلو "" "" زارا ثمرہ اور اریشہ مرش کی حاکت دیکھتے ہوئے بولی --  
بریرہ کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ مرش کا سامنہ کر سکے -- کچھ بھی تھا -- آہل  
شاہ آفندی اسی کا بھابی تھا ---

پلیز چلی جاو یہاں سے تم لوگ مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو -- مرش روتے  
ہوئے بولی --

اس وقت مرش کو اکیلا چھوڑنا ہی بہتر تھا -- زارا نے آنکھ کے اشارے سے سب  
کو جانے کے لیے کہا اور خود بھی وہاں سے ہٹ گئی --

\*\*\*\*\*

فارس بریرہ کو لے کر گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔ وہ دونوں آہل کے کمرے میں داخل ہوئے  
اس کو اچھی خاصی سنانے کے لیے۔۔۔

آہل کو اتنا پرسکون دیکھ کر بریرہ کو حیرت ہوئی۔۔۔

بھابی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ کیوں کیا آپ نے مرث نے آپ کا کیا بگاڑا تھا  
بریرہ آہل سے سخت غصہ تھی۔۔۔ ""

اس ٹاپک پر ہم پھر کبھی بات کریں گے۔۔۔ ابھی میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔  
آہل ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

فارس آہل کو صرف دیکھے جا رہا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے۔۔۔  
بھابی اگر کوئی میرے ساتھ اس طرح کرتا تو آپ کیا کرتے۔۔۔ بریرہ کا موڈ ابھی آہل  
کو ایک دو سنانے کا تھا۔۔۔

زندہ زمین میں گاڑ دیتا۔۔۔ آہل ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔

آہل کی باتیں سن کر فارس کا ہلک تک خشک ہو گئی -- ایک لمحے کو لگا آہل واقعی اس شخص زمین میں گاڑ ہی دیتا --  
وہ بھی کسی کی بیٹی ہی ہے -- بریرہ بیٹی الفاظ پر زور دیتے ہوئے کمرے سے نکل گی....

آہل اس بچاری کے ساتھ تیری کیا دشمنی تھی -- اگر تیری اتنی ہی خواہش تھی اس کی انسلٹ کرنے کی تو ایکلا بلا کر دیتا -- مجھے تو ترس آ رہا ہے اس لڑکی پر --  
فارس آہل کو تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے بولا ---

ہو گیا -- اب میں جاؤں سونے -- آہل فارس کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے فارس اتنی دیر سے کوئی جوک سنا رہا ہو --

آہل تجھ سے تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے -- فارس کو اس وقت سخت چڑ رہی ہو رہی  
تھی آہل کو اتنا پرسکون دیکھ کر --- جا رہا ہوں میں لیکن سوچنا ضرور جو تو نے کیا  
ہے پھر تجھے احساس ہوگا کسی کی عزت نفس کو مجروح کرنا کیا ہوتا ہے -- فارس  
دندنا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا ----

فارس؟؟؟ بریرہ کافی کا لگ لیے اس کو آواز دیتے ہوے پاس آئی ---- فارس کا  
نام آج بریرہ نے پہلی بار لیا تھا ---- اپنا نام دشمن جاں کی منہ سے سن کر فارس  
کو اندر ہی اندر بے تحاشا خوشی ہوئی --

جی!! فارس کو تو موقع مل گیا تھا بات کرنے کا جس کی شدید خواہش اس کے دل  
میں تھی --

آں وہ کیا بھائی نے آپ کو کچھ بتایا؟؟ بریرہ فارس سے کچھ سن گن لینا چاہتی تھی

--

نہیں -- کچھ بھی نہیں بتایا اس نے -- فارس افسوس سے بولا --

اچھا -- کافی پیسے آپ میں بہت مزے کی کافی بناتی ہوں --- بریرہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ خود کافی پی رہی ہے اور گھر آئے مہمانوں کو پوچھا تک نہیں -- حالانکہ فارس اس گھر کا مہمان کبھی تھا ہی نہیں جاوید شاہ آفندی مریم شاہ آفندی نے ہمیشہ اسے ایک اپنے بیٹا کی طرح ہی سمجھا ہے ---

بلکل پیوں گا --- فارس نے کافی کی آفر جلدی سے ایکسیپٹ کر لیا تھا --

اس پہلے کی بریرہ کا ارادہ بدل جائے --

بس پانچ منٹ میں ابھی بنا کر لے لڑ آتی ہوں -- بریرہ کہتی ہوئی کچن کی جانب اپنے قدم بڑھا دیے --

آپ کی فیملی میں کون کون ہے -- بریرہ کافی کا سیپ لیتے ہوئے بولی --  
میں اور میری مام --- فارس بریرہ کو جواب دے کر کافی کی طرف متوجہ ہو گیا --  
چند باتوں کے دوران کافی کا لگ خالی ہو چکا تھا ---  
اب مجھے چلنا چاہیے -- فارس کا دل تو نہیں کر رہا تھا جانے کا لیکن مجبوری بھی  
کسی چیز کا نام ہے --

اچھا خدا حافظ -- بریرہ الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے کمرے میں آگئی --- فارس  
بھی جا چکا تھا اس کے دل کی مراد آج رات تک پہنچ ہی گی تھی دشمن جاں کا  
صرف دیدار ہی نہیں گپ شپ بھی تھوڑی ہوگی تھی ---

\*\*\*\*\*



کیوں کر رہا ہے وہ ایسا میں نے کیا بگاڑا ہے اس کا کیا چاہتا ہے وہ مجھ سے --  
مرش دیوار سے ٹیک لگائے ابک ہی پولینٹ پر سوچے جا رہی تھی -- میں اب اس  
کے سامنے کبھی نہیں جاؤں گی یا اللہ میری مدد کر مرش آنکھ بند کر کے دل ہی دل  
میں اپنے رب سے دعا گو تھی ---

\*\*\*\*\*

آہل ناشتہ کی ٹیبل پر پہنچ کر سرسری سے انداز میں ٹیبل پر بیٹھے نفوس کو سلام کیا

--

مریم بیگم نے ہمیشہ کی طرح خوش دلی سے جواب دیا لیکن جاوید شاہ آفندی نے  
سلام کا جواب دھیرے سے دیا --

بریرہ کہاں پر ہے؟؟ -- بریرہ ٹیبل پر غیر موجود تھی آہل نے خیال آتے ہی پوچھا

--

**\* \* \* \* \***

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 186  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کیوں لوگ میری کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہے لیکن اب میں کمزور نہیں ہے --  
مرش اونچی آواز میں بولی --

مرش ایم ریلی سو سوری -- میں بہت شرمندہ ہوں اپنے بھائی کی طرف سے میں  
تم معافی مانگتی ہوں -- بریرہ کو واقعی شرمندگی محسوس ہو پئی تھی -  
تمہاری کوئی گلہ نہیں ہے بریرہ اُس اوکے -- مرش بہت ہی تحمل کے ساتھ بولی

--  
ان سب کو چھوڑو میں تم لوگ کو ایک جوک سناتی ہوں -- ثمرہ ماحول کی غمگینی کم  
کرنا چاہ رہی تھی --

\*\*\*\*\*

جاوید شاہ آفندی اخبار سایڈ میں رکھ کر آہل کی طرف متوجہ ہوے۔۔

بولو؟ -- جاوید شاہ آفندی سوالیہ نظروں سے آہل کو دیکھتے ہوئے بولے --  
!!! میں شادی کرنا چاہتا ہوں -

- آہل اس وقت ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس وقت سے زیادہ اور کوئی وقت پرسکون ہو نہیں سکتا۔۔

یہ تو اچھی بات ہے میں نے تمہارے لیے نبیل کی بیٹی --- جاوید شاہ آفندی کی  
بات ادھوری ہی رہ گئی کی آہل بیچ میں سے ہی ان کی بات کاٹ دیا --

یہ رہا لڑکی کا ایڈریس --- نام مرش ہے --- آج ہی رشتہ لے کر جائے اس کے  
گھر یہ کام تو میں خود کر سکتا تھا - - لیکن شاید آپ جائیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا  
-- آہل اپنی بات ختم کر چکا تھا --

تم ہم سے اجازت لینے آئے ہو یا ہمیں اپنا فیصلہ سنانے -- جاوید شاہ آفندی  
غیر راتے ہوئے بولے -- مریم بیگم خاموشی سے سب دیکھے جا رہی تھی --  
فیصلہ سنانے -- یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیے -- آہل اپنی بات مکمل کر کے  
کمرے سے باہر نکل گیا --

بیچھے جاوید شاہ آفندی اور مریم شاہ آفندی آہل کی نشست دیکھتے رہ گئے --

اس لڑکے کو دیکھ رہی ہو کتنا بد تمیز ہو گیا ہے -- جاوید شاہ آفندہ آہل سے سخت ناراض تھے --

رہنے دے نہ آہل نے پہلی بار کچھ مانگا ہے وہ اپنی زندگی کے بارے میں ہم سے اچھا سوچ سکتا ہے -- غصہ چھوڑے --- چلے اٹھے ہمیں جانا بھی تو ہے --  
مریم بیگم ہر طریقے سے آہل کی سائیڈ ہی بولے جا رہی تھی -- جاوید شاہ آفندی مجبور تھے کیوں کی فیصلہ ان کے بیٹا کا تھا ---

\*\*\*\*\*

رات میں مسیح نہیں کر سکا اس کے لیے دل سے معافی -- مسیح کی رنگ نے بریرہ کو اپنی جانب متوجہ کیا --  
تم تو یو معافی مانگ رہے ہو جیسے میں پاگل ہو رہی تھی تمہارے مسیح کے لیے ---  
بریرہ حساب پورا کرنے میں ماہر تھی --

میں سوچتا ہوں تمہیں کب مجھ سے محبت ہوگی --- فارس آج واقعی بہت اداس تھا

--

محبت خود بخود ہو جاتی ہے اور اگر تمہیں مجھ سے محبت ہونی ہوتی کب کی ہو چکی ہوتی -- بریرہ کا جواب فارس کو شک میں مبتلا کر رہا تھا --

تم کسی اور سے محبت کرتی ہو کیا کون ہے وہ خوش نصیب؟؟ --

پاگل مت بنو -- میں کیوں کسی سے محبت کروں گی اور اس وقت میں کالج ہوں رات کو بات کروں گی خدا حافظ --

بریرہ کا میسج پڑھ کر فارس کو بے انتہا خوشی ہو رہی تھی -- مطلب اسے مجھ سے بات کرنا اچھا لگتا ہے --

انتظار رہے گا جان بریرہ -- فارس نے آخری الفاظ بہت سوچ سمجھ کر لکھا تھا --

\*\*\*\*\*

السلام علیکم -- جاوید شاہ آفندی گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے سلام کیا  
انہوں نے ---

فایزہ بیگم کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی ۔۔ سرفراز صاحب کچھ حیران ہوتے ہوئے ان کے پاس آئے ۔۔

وعلیکم اسلام !! تشریف رکھیے -- جاوید شاہ آفندی اور مریم شاہ آفندی مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے --

معاف کر یے گا میں نے آپ لوگوں کو پہچانا نہیں ۔۔ سرفراز تھوڑا مشکوک ہوتے ہوئے بولے ۔۔

ہم پہلی بار مل رہے ہیں بھائی صاحب اس لیے آپ ہمیں پہچاننے سے قاصر ہے

-- جواب مریم بیگم نے دیا -- کچھ دیر کی گفتگو کے بعد جاوید شاہ آفندی اپنے

پولیسٹ پر آئے -- دراصل ہم سے کچھ مانگنے آئے ہیں -- امید ہے آپ ہمیں



خالی ہاتھ نہیں لوٹا لے گے -- جاوید شاہ آفندی بہت پر امید تھے جیسے آج ہی وہ کوئی فیصلہ کر لیں گے --

اسی اثنا میں فائزہ بیگم ہاتھ میں چائے کا کپ لیے حاضر ہوئی -- بے ایک ایسی گھڑی تھی جس کو جاوید شاہ آفندی اپنے خوابوں خیالوں میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے --

فائزہ !!! -- جاوید شاہ آفندی اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا -- بے تو فائزہ ہے ان کے دل نے دہائی دی ایسی ہی کچھ حالت مریم شاہ آفندی کی بھی تھی -- بے تو وہی آنکھیں ہے بے تو نورا کی بہن ہے بے چہرہ اتنا شناسا ہے میں اس کو ہزاروں سال بعد بھی دیکھ کر پہچان سکتا ہوں --

تم تھوڑا پریشان ہو لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے -- اس وقت مرث اور بریرہ کلاس میں تنہا تھی کیوں کی وہ تینوں لائبریری میں گی ہوئی تھی --

مرش کوینی انجان شخص آپ کو مسیح کرے آپ سے محبت کا دعوا کرے اور وہ ہمارے بارے میں ساری خبر رکھتا ہو مطلب وہ سب کچھ جانتا ہم کیا کر رہے ہیں اس وقت کس کے ساتھ ہے؟؟ بریرہ اس جواب چاہیے تھا چاہے کسی سے بھی۔

آفلورس وہ ہمارا کوینی بہت قریبی ہوگا کوینی جان پہچان کا ہوگا۔۔ کیوں تمہیں کوینی مسیح کر رہا ہے کیا۔۔ مرش کو تھوڑا عجیب لگ رہا تھا بریرہ کا لیے سوال۔۔

ارے نہیں نہیں میں تو بس یونہی پوچھ رہی تھی۔۔۔ بریرہ مرش کسی شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے جلدی سے بات بناگی۔۔۔ کالج آف ہوچکا تھا۔۔۔ بریرہ جا چکی تھی لیکن آہل کے ساتھ نہیں ڈرایور کے ساتھ مرش کی بھی وین آچکی تھی۔۔ گھر پہنچنے میں اسے بس تھوڑا سا وقت اور لگنا تھا۔۔

سلام جواب کی رسم کے بعد کچھ دیگر لوازمات کے ساتھ فایزہ بیگم دوبارہ سے آئی۔۔

دراصل ہم اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی مرث کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔ مریم بیگم خوش نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن ان کے دل میں ڈر بھی تھا اگر جواب انکار میں ملا تو آہل کا کیا ریکشن ہوگا۔۔۔

ارے بہین آپ نے کچھ لیا ہی نہیں لے نا۔۔ فایزہ بیگم مہمان کی خاطر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔

دیکھے بھائی صاحب آپ ہماری طرف سے بالکل مطمئن رہیے -- ہمیں یقین ہے آپ ہمیں خالی ہاتھ واپس نہیں جانے دیں گے -- امید کی کرن بہت دور تھی ایسا جاوید شاہ آفندی کو لگ رہا ہو -- کیوں وہ بہت خوش تھے آہل کی پسند سے انجانے میں ہی لیکن اس نے ایک ایسی لڑکی کو پسند کیا تھا جس کی تلاش سے جاوید شاہ آفندی ہار چکے تھے --- وہ کسی بھی طرح سے اس گھر سے رشتہ جوڑنا چاہتے تھے --- شاید رب ایک اور موقع دیا تھا انہیں --

آپ ہمیں شرمندہ کر رہے ہے جاوید صاحب -- ہماری بیٹی کا جو فیصلہ ہوگا وہی ہمارا بھی ہوگا -- سرفراز صاحب مرش کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے تھے --

آئی انکل آپ السلام علیکم -- مرش جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے بیٹھے مہمانوں کو پہچاننے میں اسے ذرا بھی دیر نہیں لگی --  
مرش تم جانتی ہو انہیں -- فایزہ بیگم نے مرش کو دیکھتے ہوئے کہا --  
جی یے بریرہ کی والیدین ہے -- مرش نے فایزہ کو جواب دیا --  
یے یہاں پر کیوں آئے ہے کیا وجہ ہو سکتی ہے ان کے آنے کی مرش سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی -- کہیں اس گھٹیا شخص کا ہی تو کوئی پلان نہیں ہے --  
مرش کا مارے خوف سے لرز اٹھا --

بیٹا ہم آپ کو اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہے -- جاوید صاحب اتنے یقین سے مرش کو بتا رہے جیسے مرش اسی رشتے کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی --

مطلب؟؟ مرش کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا جاوید شاہ آفندی کیا بول رہے ہے --  
مرش یے لوگ آپ کا ہاتھ مانگنے آے ہیں اپنے بیٹے آہل شاہ آفندی کے لیے ---  
سرفراز صاحب ساری بات مرش کے سامنے صاف صاف رکھ دیے -- وہ بات کو گھما پھرا کر کرنے کر قابل نہیں تھے ---

رشتہ -- مرش کو ایسا محسوس ہو رہا تھا ابھی وہ غش کھا کر زمین بوس ہو جائے گی --  
میں اس رشتے کے لیے انکار کرتی ہوں ایم سوری آنٹی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی -- مرش کا جواب سن کر وہاں پر کھڑے نفوس سکتے کے عالم میں آگے --  
اتنے صاف انکار کی توقع نہیں تھی ان کو مرش سے --

اکسکیوز می ۔۔ مرش وہاں سے اکسکیوز کر کے کمرے میں آگئی ۔۔

کوئی بات نہیں مرش ابھی چھوٹی ہے اسے سمجھ میں نہیں آ رہا ہوگا۔۔ اگر وہ مان جائے تو ہمیں ضرور بتائیے گا۔۔ مریم بیگم ابھی آس لگائے بیٹھی تھی ہو سکتا ہے مرش کا فیصلہ بدل جائے۔۔ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد جاوید شاہ آفندی الوداعی کلمات ادا کرنے کے بعد گھر آ گئے۔۔۔

آہل صوفی پر بیٹھ کر اپنی دونوں ٹانگیں سانے رکھے میز پر رکھا تھا۔۔۔ یہ بھی ایک اسٹائل تھا اس کے بیٹھنے کا۔۔۔

جاوید شاہ آفندی غصے سے آہل کے سامنے آکھڑے ہوئے --

جواب کیا ملا؟؟ آہل کا سوال سن کر ان کا غصہ مزید بڑھنے لگا --

جواب !! کیا ملنا تھا انکار میں ملا ہیں جواب وہ بھی لڑکی نے خود انکار کیا ہے --

جانتا تھا میں چلیں آپ لوگ کا فرض پورا ہوا -- میں اس کیے شکر گزار ہوں آپ

لوگ کا -- آہل پرسکون ہوتا ہوا جواب دیا ---

شرم آنی چاہیے آہل تمہیں ایک لڑکی کا انکار سن کر تم اتنے خوش ہو --

اس نے آج انکار کیا ہے دو دن کے اندر اس کا انکار اقرار میں بدل جائے گا آپ

بے فکر رہے -- آہل صوفے سے اٹھ کر جاوید شاہ آفندی کے سامنے آیا --

کیا کرنے والے ہو تم دیکھو آہل کچھ غلط مت کرنا -- میں باپ ہونے کے ناتے

تمہیں سمجھا رہا ہوں ---

بابا آپ کو لگتا ہے آپ کا لیے لاڈلا بیٹا کبھی کچھ غلط کر سکتا ہے -- آہل کی  
مسکراہٹ جاوید شاہ آفندی کو بہت سارے خدشو میں مبتلا کر رہی تھی ---

\*\*\*\*\*۱۱

مجھے تو ڈر ہے کہیں یے لڑکا کچھ غلط نہ کر بیٹھے -- جاوید شاہ آفندی آہل کے  
حوالے سے بہت فکر مند ہو رہے تھے --

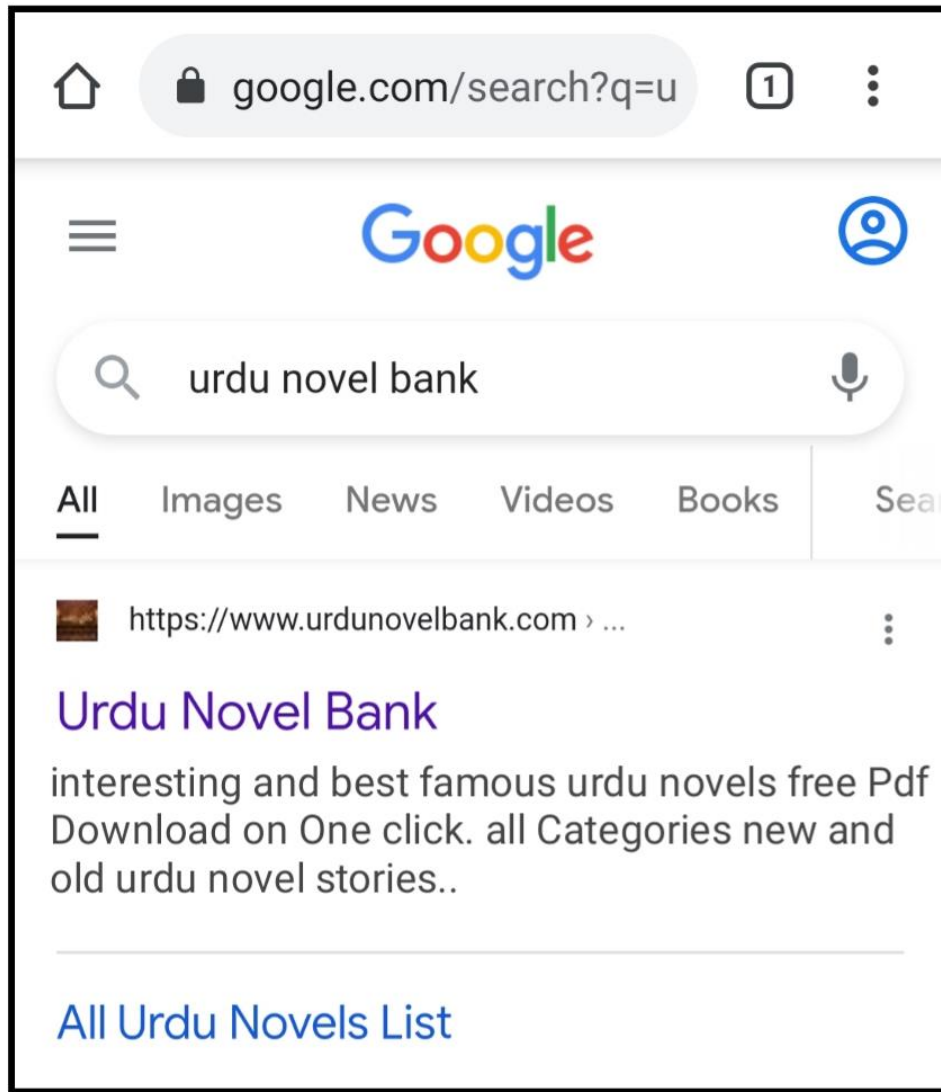
اب وہ بڑا ہو گیا ہے کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے جو کچھ غلط کریں گا -- مریم بیگم نے  
جاوید شاہ آفندی کو تسلی دی --

\*\*\*\*



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

فارس !!۔۔ کہیں فارس تو نہیں ۔۔ بربرہ کی زبان پر ایک لخت فارس کا نام آیا ۔  
نہیں نہیں فارس کیوں ہوگا ۔۔ لیکن پتہ لگانے میں کیا حرج ہے ۔۔ بربرہ اب  
طے کر چکی تھی آگے اسے کیا کرنا ہے ۔۔

بریرہ کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی سانس نیچے ہی اٹکی رہ گی۔۔

ک۔ ک۔ کیوں بھائی۔۔ اگر اس انجان شخص کا مسئلہ نا ہوتا تو بریرہ اپنا فون دینے میں ذرا بھی دیر نا کرتی۔۔

—

**\* \* \* \* \***

کچھ غلط تو نہیں کیا تھا میں نے مجھے شادی نہیں کرنی تھی ابھی بس مجھے جو سہی  
لگا میں نے کر دیا۔۔۔

چپ رہو بہت زبان چلتی ہے تمہاری گھر آئے مہمانوں سے کوئی اس طرح پیش آتا ہے -- فایزہ مرش سے سخت ناراض تھی --

امی چھوڑے بھی بتائے کھانے میں کیا بنا ہے مجھے شدید بھوک لگی ہے۔ کالج سے آنے کے بعد بھی کچھ نہیں کھایا تھا میں نے -- مرش منہ بناتے ہوئے بولی

--

\*\*\*\*\*

جیسے -- جیسے سمجھایا ہے سب ویسا ہی ہونا چاہیے اگر کچھ بھی گڑبڑ ہوئی تو اپنے پیدا ہونے پر تم لوگ کو پچتاؤ ہوگا -- کچھ سمجھ آئی -- آہل ایک گھنٹے سے انہیں کل کے لیے درس دے رہا تھا --

یس سر -- جو آپ کا حکم -- سبھی گاڈز نے ایک ایک کر کے ہاں میں سر ہلایا --

\* \* \* \* \*

آج کالج سے میرا جلدی آنے کا ارادہ ہے آج نلیبہ کی مہندی ہے اس نے خاص طور پر انولیٹ کیا ہے اس لیے جلدی جاوے گی تو جلدی آوے گی --

مرش نے آج سرفراز صاحب کو جلدی اٹھنے کا ریزن بتایا --  
بابا اب چلتی ہوں خدا حافظ -- مرش سرفراز کے خدا حافظ کہہ کر باہر آگئی - آج  
اس نے بس کا سفر کرنا تھا کیوں کی وین اپنے ہی وقت پر آتی تھی --

\*\*\*\*\*

کالج نہیں جاوگی کیا تم ؟؟ آہل بریرہ کا حولیہ دیکھ کر بولا --  
نہیں آج موڈ نہیں ہے جانے کا -- بریرہ نے آہل کو جواب دیا --  
جب موڈ نہیں ہے تو کوئی ضرورت نہیں جانے کی -- آہل کرخت لہجے میں بولتا ہوا  
گاڑی کی طرف آیا -  
اس کا کام تو اور آسان ہو گیا تھا بریرہ کی طرف سے وہ تھوڑا ہریشان تھا لیکن اب  
سہی ہو گیا تھا --

میرے سارے اسامینٹس تیار ہو گے اور آج مجھے گھر جلدی جانا ہے -- بریرہ اور زارا بھی نہیں ہے -- تم لوگ ساتھ کیوں نہیں چلتی -- مرش نے انہیں ساتھ چلنے کی آفر دی --

نہیں ہمیں تو ابھی تھوڑا ٹائم لگے گا -- تم جاو ویسے بھی تمہیں مہندی کے فنکشن میں جانا ہے -- جواب ایشہ نے دیا --

اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا خدا حافظ -- مرش ان لوگوں سے خدا حافظ کر کے کالج گیٹ باہر آئی --

سر مس مرش ابھی ابھی کالج سے باہر نکلی ہے -- کان میں بلوتوت لگائے آہل کچھ فائیلز میں روز کی طرح بزی تھا --

\* \* \* \* \*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 208  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



سر دو ہے ! گاڈ نے جواب دیا۔۔

کون کون سی ہے؟ آہل دُرايو کترتا ہوا ساتھ ساتھ سوال بھی کر رہا تھا۔۔

سر۔۔ آپی تھنک ۔ ایک ثمرہ ہے ایک اریشہ ہے ۔ گاڈز کو اچھے سے نہیں پتہ تھا  
کس والی کا کون سا نام ہے ۔۔

انہیں باحفاظت کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔۔ اور میری اجازت کے بغیر کوئی کمرے میں  
اپنی پرچھائی تک نہیں دیکھائے گا۔۔ آہل تھوڑا سختی سے بولا۔۔ آہل کو پہنچنے میں  
ابھی تھوڑا وقت لگنا تھا۔ کیوں وہ علاقہ شہر سے بہت دور تھا بہت پوشیدہ تھا۔۔

او کے سر -- آہل کے حکم کی فورن تعمیل کی گئی --

دوا کا اثر ختم ہو چکا تھا آہستہ آہستہ ایشہ نے آنکھ کھولی اسے کچھ سمجھ نہیں میں نہیں آ رہا تھا وہ کہاں پر ہے -- ثمرہ اب بھی نیم بے ہوش تھیں ایشہ نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا --

ثمرہ یے ہم کہاں ہے -- ایشہ نے آہستہ سے ثمرہ سے پوچھا --  
یے تو ہمارا گھر نہیں ہے ہم تو کالج تو تھے -- ثمرہ کا دماغ گھوم گیا تھا --  
آئی تھنک ہمیں کیڈنیپ کیا گیا -- ایشہ کچھ سوچتے ہوئے بولی --

گڈ آفٹرنون -- ایک ادھیڑ عمر کی عورت مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی -  
ہم -- اس وقت ہم کہاں پر ہے -- ثمرہ نے یے سوال کرنا ضروری سمجھا --  
آپ کے کیے کیا کھانے کو لے کر آؤں؟؟ - اس عورت نے ان کیے گے سوال کو  
نظر انداز کر کے اپنی بات جاری کی --

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 211  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

مقصد کون سا مقصد؟؟ اریشہ اب آہل کا مقصد جاننا چاہتی تھی۔۔





\*\*\*\*\*

مرش تیار ہو گئی تم -- فایزہ بیگم کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھی --  
 ہاں امی بس جا رہی ہوں -- مرش نے بالوں میں برش کرتے ہوئے کہا --  
 اچھا احتیاط سے جانا -- میں ذرا جا رہی ہوں آرام کرنے اپنے کمرے میں --  
 آپ جائے آرام کمرے میں بس نکل رہی ہوں -- مرش نے گرے کلر کا شوز  
 پہنتے ہوئے کہا -- اس کی تیاری مکمل ہو چکی تھی -- روز کی طرح آج بھی اس کا  
 حسن چار چاند لگا رہا تھا --  
 فایزہ بیگم جا چکی تھی --  
 تبھی مرش کے موبائل کی میسج رنگ نے تیزی سے آواز کرنی شروع کی --  
 ارے بھی کون پے میسج پر میسج کیے جا رہا ہے --  
 مرش نے میسج انباکس اوپین کیا --  
 اسکرین پر جو تصویر چمک رہی تھی - مرش کا ہوش کچھ پل کے لیے آڑا لے گئی --

اریشہ ثمرہ؟؟ -- یے کیسی تصویر ہے -- مرش اس سے پہلے کی کچھ اور سوچتی --  
کسی انجان نمبر سے کال آنی شروع ہو گئی -

ہیلو !! مرش پہلی ہی فرصت میں کال پک کی --  
کیسی ہو میری ڈال؟؟ -- آہل نہایت بے فکری سے بولا --  
کون ہو تم؟ مرش ابھی آہل کی آواز نہیں پہچان پائی تھی --  
مطلب تعارف کی ضرورت ہے اتنی جلدی مجھے بھول گئی -- تھوڑا دماغ پر زور ڈالو  
-- ابھی یاد آئے گا کون ہوں میں -  
- آہل شاہ آفندی کے اندر بدلے کی آگ اتنی بڑھ چکی تھی اسے کسی بھی طرح سے  
اس دو ٹکے کی لڑکی کو اس کی حیثیت نہ یاد دلا دیتا چین سے نہیں بیٹھنے والا تھا --  
مرش کو ایک لمحہ لگا تھا اس کی آواز پہچاننے مے ---



تم -- تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا --- مرش بے انتہا غصے میں آچکی تھی --  
مجھے تو تم خود مل سکتی ہوں -- یہ نمبر تو بہت معمولی سی چیز ہے میری جان --  
پھوٹو تو تم دیکھ چکی ہو تمہاری دونوں کارڈس اس وقت میرے قید مے ہے --  
کیا؟؟؟؟؟ -- مرش نے چلاتے ہوئے کہا --  
اس کی زمیندار تم خود ہو -- اب بھی سب کچھ تمہارے اوپر ہے -- آہل اب مین  
مقصد پر آیا --  
تم کیا بول رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے -- مرش پریشان سی حالت مے  
بولی --  
سب سمجھ مے آ جائے گا - ڈونٹ وری میں ہوں نہ آہل نے مرش کی حالت سے  
محفوظ ہوتے ہوئے کہا --  
دروازے سے باہر آؤ -- آہل مرش کو حکم دیا --  
مرش باہر آچکی تھی --





ہمارے گھر والے پریشان ہو رہے ہونگے پلینز ہمیں جانے دو۔۔ ثمرہ اداس سے  
لہجے میں بولی۔۔

ابھی تمہاری ہیڈ پیمنج رہی ہے۔۔ پھر کچھ سوچتے ہے۔۔

ایک منٹ اپنا فون دو؟؟ آہل اربشہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔۔  
وہ بیگ میے ہیں بیگ تو تمہارے گاڈز کے پاس ہے ثمرہ نے جواب دیا۔۔

ان لڑکیاں کے بیگز کہاں ہے؟؟ آہل گاڈز کے چہرے پر نظریں جما کر کہا۔۔  
سر یے رہا بیگ۔۔ تبھی زہرہ بی بی نے بیگ آہل کی طرف بڑھایا۔۔  
آہل ان دونوں کا سیل فون لے کر دوبارہ سے کمرے مے داخل ہوا۔۔  
اپنا اپنا فون اٹھاو!!۔۔ آہل نے فون کی طرف اشارہ کیا۔۔

کوئی چالاکی نہیں۔ ورنہ ہمیشہ کے لیے دنیا بھول جانا آہل آنکھوں میں شرارت  
صاف نمایاں تھی اس بہت مزا آ رہا تھا ان دو بیوکوفوں کے ساتھ۔ اربشہ اور ثمرہ

ہیلو !! ماما میں ایشہ کے گھر پر ہوں ہم اسامینٹس تیار کر رہے ہے آپ بالکل پریشان نا ہوئے گا۔۔ ثمرہ کی آنکھ سے آنسو جاری تھے کچھ بھی تھا وہ لوگ واقعی کیڈ نیپ کی گی تھی۔۔۔

اب تمہاری باری -- آہل اب اریشہ کو حکم دے رہا تھا --

بابا میں اس وقت ثمرہ کے گھر پر ہوں ہم اسامینٹس بنا رہے ہے آپ پریشان نہ ہوئے گا۔۔۔ ایشہ نے سیم وہی لائن دہرائی جو ثمرہ نے دہرائی تھی۔۔۔



مرش کی نظر جیسے ہی آہل پر پڑی وہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئی -- اس کا  
کالر اپنی مٹھیوں مے بھینچ کر تیز آواز مے چلائی -- کہاں ہے میری دوستیں --  
بولو کمنے انسان --

آرام سے اس طرح پکڑو گی تو سب ہمارے اوپر شک کر کریں گے۔۔۔ آہل کی  
سکراہٹ مرش کا دل جلا کر خاک کر رہی تھی۔۔!

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔ تم ایک۔۔ مرش اس سے پہلے دو چار گالیوں سے  
آہل کو نوازتی آہل نے انتہائی سختی سے اس کی کلاپی اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لی

اور کھینچتا ہوا ایک کمرے میں لے گیا۔۔۔ !! مرش اسٹیج پر آہل کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ آہل نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا۔۔۔  
یہ۔۔۔ تم دروازہ کیوں بند کر رہے ہو۔۔۔ مرش بہت ہمت کے ساتھ بولی۔۔۔

اتنا تیار ہو کر آؤ گی مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔ ورنہ یہ جگہ کبھی نہ بک کرتا۔۔۔ آہل کا ارادہ تھا ابھی مرش کو تھوڑا ڈرانے کا۔۔۔

میں تمہارے لیے نہیں تیار ہو کر آئی ہوں زیادہ خوشفہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ درازہ کھولو مجھے باہر جانا ہے۔ مرش بے خوفی سے بولی وہ آہل کو یہ باور کرانا چاہ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے ڈرتی نہیں ہے۔۔۔

باہر بھی چلیں گے پہلے یہاں پر تھوڑا سا وقت تو گزار لے۔۔۔



گھٹیا انسان دور رہنا مجھ سے --

ابھی نکلے اٹھانے کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں میں سوچ چپ چاپ میرے قریب آ جاو۔۔ مرش کا چہرے کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔۔ آہل اس کے اس خوف سے حظ اٹھا رہا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے مجھے عورتیں بہت پسند ہے اور جب تم جیسی ہو تو میں اپنے آپ  
مے نہیں ہوتا۔۔ آہل کے الفاظ مرش کو ڈرا رہے تھے۔۔

دیکھو میرے قریب مت آنا۔۔ مرش ایک قدم پیچھے کرتے ہوئے بولی۔۔  
میری جان!! ہماری منزل ایک ہی ہے تو پھر سفر تنہا کرنے کا کیا فائدہ۔۔  
میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔ پلیز مجھے اور میری دوستوں کو یہاں سے  
جانے دو۔۔۔ مرش اب التجا پر اتر آئی تھی۔۔

دل کا کنکیشن جوڑ لو۔۔ ہاتھ جوڑنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔ آہل نے  
مرث کا اپنے ہاتھوں مے لے کر کہا۔۔

تمہاری مجھ سے دشمنی ہے نا آخر تم مجھ سے چاہتے کیا ہو؟؟؟ مرش نے غصے اسکی شرٹ کے کالر کو پکڑ کر بے خوف سی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے

بولی ---

تم سے "تمسخرانا مسکراہٹ کے ساتھ آہل اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آہل کی مسکراہٹ اسکا مرش کا دل جلا رہی تھی  
بتاؤ کہاں ہیں میری فرینڈس مرش چلیختے ہوئے اسکا کالر چھوڑا دھرا دھرا پاگلوں کی  
طرح دوڑتے ہوئے پوچھنے لگی

مرش کے ماتھے پر گرے خوبصورت بال اسکی کی پیشانی کو چھو رہے تھے ۔۔

گالوں پر رقص کرتی زلفوں کو آہل مرش کے کان کے پیچھے کرتا ہوا چہرہ اس کے اور

قرب لے گیا ۔۔

تم سے تو بہت کچھ چاہتا ہوں جان من! آہل مرث کو خود سے قریب کرتے ہوئے  
اسکے کان میں سرگوشی کی ----

کبھی فرصت مے ملو تو بتاؤنگایوں خونخوار شیرینی بن کر پوچھوگی تو یہ معصوم بچہ کیا خاک بتائے گا۔۔۔ آہل اپنی نگاہیں مرش کے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ویسے اب تم پوچھ ہی رہی تو اس معصوم بچے کی ایک اور خواہش ہے --  
 وہ کون سا شعر ہے !! آہل اپنی پیشانی پر انگلی سہلاتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش  
 کر رہا تھا --

ہاں یاد آیا --

آہل مرش کے کان کے پاس اپنے ہونٹوں کو قریب لے گیا --

----- کوئی رات میرے آشنا مجھے یو بھی تو نصیب ہو -----

----- نہ رہے خیال لباس کا وہ اتنا میرے قریب ہو -----

مرش کو بالکل توقع نہیں تھی آہل سے ایسے شعر کی ---

تمہاری طرح تمہارا شعر بھی گھٹیا ہے -- - مرش آہل سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

--

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 229  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



جب کوئی مرد بھوکا ہو اور اس کے سامنے کچھ بھی پیش کیا جائے تو اسے جھپٹنے  
مے ذرا بھی دیر نہیں لگاتا۔۔ اسی طرح یہاں پر بہت سے لوگ بھوکے ہیں۔۔  
میرے خیال سے اب تمہیں میری بات سمجھ مے آگئی ہوگی۔۔

نہیں پلیز ت - کچھ ان کے ساتھ کچھ مت کرنا۔۔ یے ہمارا مسئلہ ہے نہ تو تم  
ان لوگ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔۔ مرش آہل کی بات کا مفہوم سمجھ چکی تھی  
اس کے رونگٹے تک کانپ گے تھے۔۔

کیا چاہتے ہو مجھسے۔۔۔ مرش کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی زندگی نے اسے ایسے  
موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا تھا جہاں سے اب واپسی کا راستہ نا ممکن تھا۔۔

اگر تمہیں اپنی دوستوں کی ذرا سی بھی فکر ہے -- تو میرے کہے گئے الفاظ پر غور ضرور کرنا۔

شادی تو تمہیں مجھ سے ہی کرنی ہے -- تم خود اس انکار کو اقرار مے بدلو گی۔  
تمہیں اس رشتے کے لیے ہاں کہنا پڑے گا وہ بھی آج رات کے اندر مجھے صبح تک خوش خبری مل جانی چاہیے -- ورنہ میں تمہاری دوستوں کا وہ حشر کروں گا پوری زندگی پاتھ مسلتی رہ جاو گی تم -- آہل شاہ آفندی نے اپنا مقصد مکمل طور پر واضح کر دیا تھا --

کیوں کر رہے ہو تم ایسا نہ کرو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں -- میری زندگی مت کرو برباد --- مرش بے بسی اس کے قدم چوم رہی تھی -- مرش روتی روتے زمین پر بیٹھ گی --



تم نے لیے راستہ خود چنا ہے میری جان -- اور جب مسافر اپنا راستہ چن لے پھر اسے اسی راستے پر چلنا پڑتا ہے --

آہل نے مرش کا ہاتھ کھینچ کر کھڑا کیا --

اس کی بھوری آنکھیں جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں آہل کو کچھ پل کے لیے شرمندگی مے مبتلا کر رہی تھیں -- مرش کو احساس ہو رہا تھا اس کا جسم سن ہو چکا ہے ---

یہ آنسوؤں آئینا کے لیے بچا کر رکھو -- کام آئے گے -- آہل مرش کے گرتے آنسوؤں کو دیکھ کر کہا --

تم انسان ہو ہی نہیں سکتے تمہارے سینے مے دل نہیں ہے تم ظالم ہو بہت بڑے ظالم ہو تم اس کا حساب تم سے میرا رب لے گا -- مرش کو آج اپنی قسمت پر افسوس ہو رہا تھا -- اسے موت قبول تھی لیکن آہل شاہ آفندی کا ساتھ نہیں --

تو کیا سوچا تم نے -- آہل مرث کی باتوں کو نظر انداز کر چکا تھا --

تم مجھ سے بدلہ لے رہے ہو نہ میں نے تمہیں جو تھپڑ مارا تھا تو ٹھیک ہے تم مجھے اس کے بدلے دو تھپڑ مار لو تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا -- اس کے بعد تم ""میرے لیے اور میں تمہارے لیے ہمیشہ کے لیے اجنبی بن جائے گا --

مرث نے آہل کی آنکھوں مے آنکھیں ڈال کر بات کی -- وہ ہمیشہ کے لیے اس عذاب سے جان چھڑانا چاہتی تھی -- رونے کے باعث مرث ٹھیک سے نہیں بول پارہی تھی ---

تھپڑ؟؟ --- چی چی چی --- سچ کہتے ہے لوگ خوبصورت لڑکیاں معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ بیوقوف بھی ہوتی ہے -- آہل نے مرش کی بیوقوفی بھری باتوں کا مذاق اڑایا --

تم نے مجھے تھپڑ نہیں مارا تھا۔۔ میری انہ کو چیلینج کیا تھا اور جب مجھے کوئی چیلینج کرتا ہے نا مرش میڈم۔۔ تو میں اپنی پوری طاقت لگا دیتا ہوں اس چیلینج کو جتنے کے لیے۔۔

تم یے مت بھولو تمہاری دوستوں کی زندگی ان کی عزت سب کچھ میرے ہاتھ میں ہیں۔۔ آہل نے ایک بار پھر سے مرش کو اس کے حوالے سے اسے باور کرایا۔۔

ہاں یا نہ؟؟؟۔۔ بس ایک لفظ کا منتظر ہوں میں تمہارے منہ سے سننے کے لیے۔۔ آہل نے دانت پر دانت جما کر درشت لہجے میں کہا۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔آہل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔میری جان واقعی تم بہت معصوم  
ہو۔۔۔جب تک تم دنیا کو چیخ چیخ کر بتاؤ گی نہ تب تک تمہاری دوستوں کی چیلنجیں  
یہی دب کر رہ جائے گی۔۔۔آہل کی آنکھوں میں سنجیدگی صاف نمایاں تھی۔۔۔  
ہٹو میرے سامنے سے مرش آہل کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑا کر دروازہ کھولی  
۔۔۔مرش کے لیے سب کچھ بہت مشکل تھا۔۔۔اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔  
ثمرہ ایشہ۔۔۔مرش چیخ کر انہیں پکار رہی تھی۔۔۔اتنے کمرے دیکھ کر اس کا سر  
چکر خا رہا تھا۔۔۔

رلیٹ سائیڈ -- فرسٹ روم -- پیچھے سے آہل کی آواز آئی --

مرش دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی -- سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے آنسوؤں خود بخود جاری ہو گئے ---

دونوں کے سر پر سوار ایک ایک گاڑی اپنی بلیک ریوالورتانے کھڑے تھے --  
ان کی آہ تک مرش نہیں سن پا رہی تھی کیوں کی ان کے لبوں کو قدرے سختی سے  
باندھا گیا تھا ---

ث - ث - ثمرہ اریشہ تم -- تم لوگ بالکل پریشان نہ ہونا میں آگے ہوں نہ سب  
ٹھیک ہو جائے گا -- مرش دوڑ کر ان لوگوں کے پاس آئی -- اس کے کہنے کے  
لیے کچھ بھی نہیں تھا --

ثمرہ اور اریشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل جاری تھے -- لیکن وہ صرف مرش کو  
دیکھ سکتی تھی --

مجھے معاف کر دو میں ان سب کی زمیڈار۔۔ میں یہاں سے تم لوگ کو بہت جلد آزاد کرا دوں گی میرا وعدہ ہے تم لوگوں سے۔۔۔ مرش کی آواز دم توڑ چکی تھی وہ ہار چکی تھی اس کے الفاظ مدہم پڑ چکے تھے۔۔

آہل کی مسکراہٹ فاتحانہ قسم کی تھی آخر جیت جو اس کی ہوئی تھی۔۔ آج تک آہل شاہ آفندی نے ایسا کوئی خیل نہیں تھا جس اس کی ہار ہوئی ہو تو بھلا اس کھیل مے کیسے اس کی ہار ہو سکتی تھی۔۔

ہو گیا۔۔ آہل نے مرش کو پکار کہا۔۔

میں تیار ہوں تم جیسا کہو گے مے ویسا کروں گی میں۔۔ میں۔۔۔ نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مرش نے آخری الفاظ بغیر کسی تہمید کے ادا کیے۔۔ آخر مرش

سرفراز احمد کی ہار ہو چکی تھی -- اس نے آہل شاہ آفندی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے تھے ---

ثمرہ ایشہ صرف مرث کے الفاظ سن رہی تھی --- انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کس کا نکاح کون سا نکاح ---

اسے کہتے ہیں گڈ گرل -- اتنی چھوٹی سی بات تھی اور تمہارا نکلہرا ہی نہیں ختم نہیں ہو رہا تھا --

لیکن تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا تم انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے -- مرث بے بسی سے آہل کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ---

جب تک میرا کام مکمل نہیں ہو جاتا میں وعدہ نہیں کر سکتا -- آہل نے مرث کے کان میں شرگوشی کی ---

میں نے کہا نہ میں تیار ہوں -- مرش نے اپنے آنسوؤں کو رگڑ کر کہا --  
اپنے گھر جا کر یہ بات کرنی ہے تم نے -- اور ہاں کل میری صبح خوش گوار ہونی  
چاہیے -- ورنہ -- !! تمہیں سمجھ آگی ہوگی ورنہ آگے کیا ہوگا --  
اب گھر جاؤ اور جلد از جلد مجھے خوش خبری سناؤ -- آہل مرش کی ناک دبا کر کہا --  
مرش بھگی بھگی پلکیں ایک بار پھر سے اٹھائی ثمرہ اور اریشہ کو دیکھنے کے لیے ---  
تم دنیا سب بڑے ظالم انسان ہو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی -- مرش  
اتنا ہی الفاظ بول کر باہر کی اور جانب دوڑ کر بھاگی --  
مرش جا چکی تھی -- ثمرہ اور اریشہ کے ہاتھ پیر کھول دیے گئے تھے ---







ہاں مطلب آج نہیں تھی لیکن اس کی تیاری تو چل رہی ہے نہ -- آہل نے بے فکری سے کہا --

اچھا مے اب چلتا ہوں کافی دیر ہو گئی ہے مجھے آئے ہوئے فارس آہل سے بغل غیر ہوتا ہوا کمرے سے باہر آیا -- اسی وقت اس کے موبائل پر آفاق صاحب کی کال آئی -- فارس کال موصول کر کے بات کرنے کے ساتھ ساتھ سرٹھیاں بھی اتر رہا تھا --

بریرہ براون پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی وہ فارس کی جاسوسی کر رہی تھی -- میں نے تو میسج کیا ہے لیکن یہ تو پہلے سے ہی موبائل پر بزی ہے رپلائی تو نہیں دے رہا ہے --

فارس چلتا ہوا لان مے آچکا تھا -- بریرہ اب اپنے کمرے کی کھڑی کے اوٹ مے سے فارس کو دیکھ رہی تھی -- بریرہ نے اس انجان شخص کو کال ملائی --



مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو ---؟؟ بریرہ کا سوال سن کر فارس کو اور خوشی محسوس ہو رہی تھی ---

اپنی جان سے بھی زیادہ -- فارس نے بالوں مے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا -  
بریرہ فارس کے پیچھے ہی کھڑی تھی --

ذرا پیچھے ایک نظریں کرم کرنا -- بریرہ اب بھی سماتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا --  
اسی اثناء میں فارس نے پیچھے کی طرف گردن گھمائی --

بریرہ پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی --  
بریرہ -- فارس کی زبان سے یہ مشکل اتنے ہی الفاظ ادا ہو پائے --

\*\*\*\*\*

فارس تم؟؟ بریرہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ---

آ۔۔ وہ۔۔ فارس کے منہ سے سارے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے۔۔  
بریرہ نے فارس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔۔

جان بریرہ۔۔!!!!۔ اسکرین پر چمکتا اپنا نام دیکھ کر بریرہ کی سدھ بدھ کھو گئی تھی  
۔۔

میں جانتا ہوں بریرہ مجھ سے غلطی ہوگی لیکن میرا یقین کرو میں تم سے بے پناہ  
محبت کرتا ہوں۔۔ میں خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔۔ فارس نے آج اپنی محبت کا اقرار  
زبانی کر ہی دیا۔۔

فارس تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔ بریرہ کے اوپر آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔۔

جانتا ہوں میں نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے ایسا میں نے جو طریقہ اختیار کیا تھا وہ غلط تھا۔۔ کیوں کی میں دڑتا تھا آہل میرا دوست ہے وہ مجھ خود سے بھی زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔۔۔

لیکن میں اس کا بھروسہ نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔ فارس کی آواز افسردگی سے بھرپور تھی۔۔

لیکن تم نے وہ بھروسہ توڑ دیا۔۔ بریرہ نے دل شکستہ نظروں سے فارس کو دیکھ کر کہا۔۔

میری بات سنو بریرہ میں تم سے واقعی محبت کرتا ہوں بہت بے بس ہو گیا تھا میں تم مجھے پہلی ہی نظر میں بہت اچھی لگنے لگی تھی۔۔ لیکن میں معافی چاہتا ہوں میں اب کبھی میسج نہیں کروں گا۔۔۔ فارس کی آنکھوں میں اداسی صاف نمایاں تھی۔۔ اس نے دل تھام کر ایک ایک لفظ کہا۔۔

تم -- بریرہ کی سمجھ مے نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے -- اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اند بھاگ گئی -- فارس خالی خالی آنکھوں سے بریرہ کی پشت ہی دیکھتا رہ گیا --

جسارت دل دکھانے کی کہاں سے سیکھ لی تم نے

----- روایت آزمانے کی کہاں سے سیکھ لی تم نے

\* \* \* \* \*

مرش گھر پہنچ چکی تھی اس کے اندر کسی کا سامنہ کرنے کی ہمت نہیں تھی  
 دوڑتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی - دروازے کو اندر سے تیز آواز میں بند  
 کر لیا اس کی سسکیاں سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی۔۔۔ مرش کے جیسے





بہت اچھا۔۔ میں نے خوب انجوائے بھی کیا۔۔ مرش نے یکدم صاف جھوٹ بولا

بابا میں شادی کے لیے تیار ہوں میں نے بہت سوچا اور آخر کار میں نے فیصلہ کر ہی لیا مجھے شادی کر لینا چاہیے امی سہی کہتی ہے بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کو

رخصت ہو جائے اچھا ہوتا ہے --- مرش کا دل ہی جانتا تھا وہ کسی اذیت سے گزر رہی تھی ---

یے تو اچھی بات ہے -- فایزہ بیگم نے خوش ہو کر کہا --  
مجھے خوشی ہوئی مرش آپ کا یے فیصلہ سن کر -- سرفراز صاحب کو بھی مرش کا  
کیا گیا فیصلہ پسند آیا تھا --

کل جس رشتے کے لیے میں نے انکار کیا تھا مجھے اب احساس ہو رہا میں نے غلط  
کیا تھا -- ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے -- مرش کی آنکھوں سے آنسوؤں بس گرنے  
ہی والا تھا -- لیکن اسے یے قربانی دینی تھی اسے اپنی معصوم دوستیں بہت  
عزیز تھیں --



ہاں کر لیں نہ انہوں نے کہا بھی تھا وہ مرث کے فیصلے کے منتظر رہے گے --  
فائزہ بیگم نے بھی ہاں میں ہاں ملائی --

\*\*\*\*\*

صاحب جی کھانا لگ گیا ہے نیچے سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں -- کسی ملازم  
نے آکر کھانا لگنے کی آہل کو اطلاع دی --  
آتا ہوں -- آہل نے آستین فولڈ کرتے ہوئے کہا --  
جی -- ملازم واپس جا چک تھا --

السلام علیکم -- آہل نے نہایت دھیرے سے سلام کر کے چیر پر بیٹھ گیا -- پوری  
ٹیبل خانے پینے کے چیزیں بہت ہی نفاست سے لگی تھی --

کیسے ہو۔۔ جاوید صاحب نے آہل سے پوچھا۔۔

فاین -- ! آہل نے جواب دیا --

اب بھی ناراض ہو۔۔ آہل نے بریرہ سے پوچھا کیوں کی اس واقعے کے بعد بریرہ نے آہل سے بول چال بند کی تھی۔۔

نہیں۔۔ کب تک ناراض رہ سکتی ہوں آپ سے۔۔ بریرہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔  
خانے کے دوران ہی جاوید شاہ آفندی کے موبائل پر رنگ ہوئی۔۔

ایک پل کے لیے آہل بھی ان کی آپی ہوی کال پر اپنا دھیان خود متوجہ کیا۔۔

اسلام علیکم جاوید صاحب کیسے ہیں آپ؟؟ سرفراز نے سلام کرنے بعد ان کی خیریت دریافت کی۔۔

وعلیکم السلام -- جاوید صاحب کو ایک انجانی سی خوشی ہو رہی تھی --

سلام دعا کے بعد سرفراز صاحب اپنے مقصد پر آئے۔۔

آہل کی آنکھوں میں غرور صاف دکھ رہا تھا اس کی شاطر مسکراہٹ معنی خیز تھی۔۔۔  
 دراصل مرث شادی کے لیے تیار ہو گئی ہے اس کی مرضی مکمل طور پر ہے۔۔۔  
 اس لیے میں نے آپ کو کال کی ہے میرے خیال سے آپ لوگ انتظار کر رہے  
 تھے۔۔۔ سرفراز صاحب نے نپے تلے انداز میں بات کی۔۔۔

ہاں -- ہاں ہماری مکمل مرضی ہمیں بہت خوشی ہوئی آپ کے اس فیصلے سے -- جاوید صاحب کی خوشی انگ انگ سے چھلک رہی تھی -- ہم کل ہی مل کر کوئی فیصلہ کرتے ہے --- جاوید صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا -- تو ٹھیک ہے پھر کل بات ہوتی ہے -- کال ڈیسکنیٹ ہو چکی تھی --

کس کی کال تھی -- آہل بخوبی جانتا تھا کال کس کی ہے -- لیکن پھر بھی انجان بننا اس کا فرض تھا --

سرفراز صاحب کی بتا رہے تھے مرش تیار ہو گئی ہے شادی کے لیے -- جاوید شاہ آفندی خوب جانتے تھے مرش کیوں تیار ہوئی ہے ضرور ان سب مے آہل کا ہاتھ ضرور شامل ہے -- لیکن کچھ بھی تھا -- انہیں مرش کا فیصلہ بہت پسند آیا تھا --

بریرہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا -- مرش شادی کے لیے تیار ہو گئی ہے -- بابا یہاں پر مرش کا کیا ذکر -- ؟؟ --

تمہارا بھائی تمہاری فرینڈ مرش سے شادی کرنا چاہتا ہے -- اسی کے رشتے کی بات ہو رہی ہے -- جاوید نے بریرہ کو دیکھتے ہوئے کہا --



کیا؟؟؟؟؟ بھائی مرش سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ مجھے تو اس بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں۔۔

ابھی کل ہی تو ہمیں خود بتایا ہے اس نے۔۔ جاوید شاہ آفندی نے آہل کر طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ دوبارہ سے کال کرے انہیں۔۔ آہل نے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جاوید شاہ آفندی سے کہا۔۔

کیوں؟؟؟ جاوید شاہ آفندی نے تھوڑا حیرت سے آہل کو دیکھا۔۔  
میں نکاح کرنا چاہتا ہوں کل!! آہل نے بے فکری سے کہا۔۔  
نکاح؟؟؟

اتنی جلدی تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔ جاوید صاحب کو آہل کا اس طرح سے فیصلہ کرنا سخت زہر لگتا تھا۔۔

میں کہہ رہا ہوں نہ آپ کال کرے نکاح میں جلد از جلد کرنا چاہتا ہوں -- آہل کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مقابل کا کیا ریسکشن ہے --

ہر فیصلہ تمہاری مرضی سے نہیں ہوگا آہل -- جاوید شاہ آفندی نے آواز میں سختی لاتے ہوئے کہا --

آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں -- آپ کال کر رہے ہیں یہ میں کرو --

کریں نہ ہو سکتا ہے وہ تیار ہی ہو جائے -- مریم شاہ آفندی نے جاوید شاہ آفندی کو سمجھاتے ہوئے کہا --

جاوید شاہ آفندی مجبور تھے انہیں ڈر تھا کی کہیں آہل کچھ اور نہ غلط کر دیں --

کرتا ہوں -- جاوید شاہ آفندی نے غرراتے ہوئے کہا --

سرفراز صاحب اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو کیا ہم کل نکاح کی رسم ادا کر لیں

دراصل میں میں کچھ دنوں کے لیے بیرونی ملک جا رہا ہوں -- اس لیے میں چاہتا

ہوں کیوں نہ اس فرض کو کل ہی ادا کر دیا جائے -- جاوید شاہ آفندی نے بہت  
تحمّل سے بات کی --

کل ؟؟ -- ہم لڑکی والے ہے کل ساری تیاریاں کیسے ہو سکتی ہے اور اتنی بھی کیا جلدی ہے میرے خیال سے ہمیں آرام سے فیصلہ کرنا چاہیے --

بابا میں تیار ہوں -- آج نہیں تو کل آپ نے کرنا ہی میں تیار ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -- نکاح ہی تو کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں --- مرش دھڑکن بہت دھیمی ہوگی تھی -- نہ چاہتے ہوئے بھی اسے وہ سب کرنا پڑ رہا تھا جس مے اس کی مرضی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا --

ہم بہت سادگی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔ اور رخصتی ایک ہفتے بعد کر لیں گے۔۔۔ جاوید شاہ آفندی کسی بھی طرح سے سرفراز صاحب کو قایل کرنا چاہتے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے ہم تیار ہیں -- سرفراز صاحب نے آخر ہاں کر ہی دی تھی -- جب سب کی مرضی شامل تھی تو انہیں سب کچھ مناسب لگ رہا تھا --  
مرش کے رخسار سے دو دو موتی ٹوٹ کر گالوں کو بھگو دیے تھے --

\*\*\*\*\*

پوری رات مرش کے آنسوؤں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے -- اس کی سسکیاں اسی کمرے مے گونج کر دفن ہو جاتی تھی -- آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں یہ اللہ کیوں ملوایا مجھے اس شخص سے نفرت ہے مجھے -- کیوں !! رونے کی وجہ سے مرش کی آواز بیٹھ گئی تھی وہ مسلسل رب سے شکوہ کیے جا رہی تھی -- کیا قصور تھا اس کا جو اس کو اتنی بڑی سزا مل رہی ہے --

**\* \* \* \* \***

پہنچ گئی تم لوگ کوئی پرالیم تو نہیں ہوئی -- آہل ثمرہ اور اریشہ کی خیریت سے پہنچنے  
!! کی خبر لے رہا تھا -

!!! ہاں کوئی پر اہلم نہیں ہوئی ۔۔ ثمرہ نے جواب دیا

شکریہ میرا ساتھ دینے کے لیے !! آہل نے مسکراتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔  
شکریہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اپنی دوست کو بچانے کے لیے کچھ بھی  
کر سکتے ہیں !! اسپیکر آن ہونے کی وجہ سے اریشہ نے جواب دیا۔۔۔ لیکن ہمیں  
بہت برا لگ رہا ہے ہماری فرسٹ فرینڈ کی شادی ہے اور ہم رہے گے ہی نہیں  
! ثمرہ نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔ !!

ولیمے پر تم دونوں کو اسپیشلی انویٹ کروں گا یار!! آہل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔  
ہم انتظار کریں گے۔۔ ثمرہ نے مسخ بناتے ہوئے کہا۔۔

!! بہت جلد تم لوگ کا انتظار بھی ختم ہو جائے گا۔ اب فون رکھتا ہوں خدا حافظ  
آہل انہیں خدا حافظ بول کر کال ڈیسکنیٹ کر دیا تھا۔۔

آہل اپنی پوری زندگی مے کبھی ایسا قدم نہ اٹھاتا جو آج اس نے مرش کے لیے اٹھایا  
تھا۔۔ وہ لڑکی میرے لیے اتنی خاص کیوں بنتی جا رہی ہے۔۔۔ میں اس کی زندگی  
بچا رہا ہوں لیکن کیوں بھاڑ مے جانے دیتا مجھے اس سے کیا غرض؟ آہل کی  
سوچوں کا مرکز مرش بنی تھی۔۔ وہ مرش کا بریسلٹ لے کر مسلسل اسی کو سوچے  
جا رہا تھا۔۔

فارس کل نکاح ہونے جا رہا ہے!! آہل فارس کو کال کر کے نکاح کی خوشخبری سنا  
رہا تھا۔۔

کیا؟ وہ مان گئی۔۔ فارس کو حیرت ہو رہی تھی۔۔

لیکن کیسے یار؟؟ وہ لڑکی مان گئی مجھے تو یقین نہیں آ رہا ضرور تو نے کچھ کیا ہوگا۔۔

فارس اب آہل کی تفتیش کر رہا تھا۔۔

کچھ خاص نہیں بس اس کی دو دوستوں کو کیڈنیپ کیا تھا!! آہل نے پرسکون ہوتے ہوئے کہا۔۔

کیڈنیپ؟؟ فارس نے کیڈنیپ لفظ پھر سے دہرایا  
ہاں کیڈنیپ۔۔ آہل نے سامنے رکھے بریسلیٹ پر ایک نظر ڈال کر کہا۔  
لیکن تو نے مجھ سے کیڈنیپ کا ذکر تو نہیں کیا تھا۔۔ فارس نے ناراض ہوتے  
ہوے کہا۔۔

وہ کیا ہے نہ میں تیرا لیکچر بلکل بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے تجھے  
نہیں بتایا!! آہل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

بہت ہی برا لیے تو!! فارس نے چڑتے ہوئے کہا۔۔

معاف کریار۔۔ آہل نے معافی مانگی۔۔

مطلب کل تو دلہا بنے گا۔۔ فارس اب شرارت پر اتر آیا تھا۔۔

بکواس بند کر خدا حافظ! آہل فارس کا مذاق سننے کے بلکل بھی موڈ میں نہیں تھا

--

\*\*\*\*\*

بندہ ایک میسج ہی کر لیتا ہے۔۔ بریرہ ایک۔ ایک منٹ پر موبائل پر میسج انباکس  
کھول کر چیک کر رہی تھی۔۔ لیکن نہ تو کوئی میسج اور نہ ہی کوئی کال۔۔



غلطی تو اسی کی تھی جھوٹ بولا تھا اس نے کم از کم میں تو معافی نہیں مانگ رہی  
-- بریرہ ایک لگاتار کمرے کا چکر کاٹ رہی تھی -- اس کی پیچینی حد سے زیادہ  
تھی -- بے صبری سے اسے فارس کے مسیج کا انتظار تھا -- بریرہ شاہ آفندی بھی  
محبت مے پوری طرح شرابور ہو چکی تھی اس کے دل مے فارس کے لیے جو بھی  
فیلینگز تھی کم از کم وہ نفرت نہیں تھی -- ایک عجیب سی پیچینی تھی -- اس کے  
دل کے ایک گوشے فارس کا نام چھپا ہوا تھا -- رات کافی ہو چکی تھی اب اور  
انتظار کرنا بیوقوفی تھی -- نہ چاہتے ہوئے بھی بریرہ کو آنکھ بند کرنا پڑا لیکن نیند  
آنکھوں سے کوسوں دور تھی --

\*\*\*\*\*

امی یہ سب کیا ہے نکاح سادگی سے ہوگا یہ شادی کا جوڑا کس لیے -- مرش کو بے انتہا کوفت ہو رہی تھی سامنے لال رنگ کا جوڑا دیکھ کر جس پر بے حد نفیس کڑھائی اراستہ تھی --

مرش کیا ہو گیا ہے شادی کے دن ہر لڑکی کو یہ جوڑا پہننا ہوتا ہے وہ تو شکر ہے میں نے یہ پہلے سے خرید کر رکھا تھا -- فایزہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے کہا -- امی آپ بھی نہ اور یہ سب مٹھائی وغیرہ کیا ضرورت تھی ان سب کی -- مرش کا بس نہیں چل رہا تھا ایک ایک چیز کو آگ لگا دے --

یہ سب رسم ہوتی ہے میری جان یہ دیکھو تمہارا ہاتھ کتنا سونہ لگ رہا ہے دلہنوں کے ہاتھ یوں خالی نہیں رہتے -- پالر جا کر اچھے سے تیار ہو کر آؤ -- امی پلیز میں ایسے ہی سہی ہوں اور رہی مہندی کی بات نمہ سے لگوا لیتی ہوں لیکن !! -- پالر نہیں جاؤ گی میں -- مرش ان سب سے جلد از جلد پیچھا چھڑوانا چاہا

مجھے صرف آپ کی دعائیں چاہیے امی۔۔ مرش کے آنسوؤں پلکوں کو بھگو رہے تھے

\* \* \* \* \*

یار قسم سے کیا غضب کا دُھا رہا ہے آج نہ جانے کتنی بیچاری لڑکیوں کا دل توڑے گا تو !!! فارس ایک لگاتار دل کھول کر آہل کی تعریف کیے جا رہا تھا۔۔۔

فارس صبح صبح ہی آہل کے کمرے مے آدھمکا تھا۔۔۔

ویسے ایک بات تو ہے تو مرث کے سامنے تو دل ہار بیٹھا تھا لیے نہ؟؟ فارس کے سوالات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے!! آہل نے صاف انکار کیا۔۔

چلنا ہے یہ نہیں آہل ریسٹ واچ ہاتھ مے ڈالتے ہوئے کہا۔۔

وہ دونوں نیچے آچکے تھے جہاں پر جاوید شاہ آفندی مریم اور بریرہ پہلے سے ہی منتظر تھے۔۔

ایک لمحے کے لیے فارس کی گستاخ نظر بریرہ کی جانب اٹھی جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔ فارس نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا۔۔

آہل میری دعا ہے تم اپنی زندگی مے ہمیشہ شاد آباد رہو بیٹا۔۔ مریم بیگم نم آنکھوں سے آہل ڈھیر ساری دعاؤں سے نواز رہی تھی۔۔

تھینکس!! آہل نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے تھینکس لفظ ادا کیا۔۔

میری جان آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ آہل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

\*\*\*\*\*

مرش آپ کی طبعیت خراب ہو جائے گی بیٹا۔۔ اتنا کیوں رو رہی ہے۔۔ سرفراز صاحب نے مرش کے بال کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔

مرش ایک گھنٹے سے مسلسل روے جا رہی تھی۔۔ اس کے دل مے لاوے اٹھ رہے تھے لیکن بے مجبوری بھی نہ انسان سے کیا کیا کرواتا ہے۔۔

بابا۔۔ مرش اور پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔

مرش روتے نہیں ہے بیٹا ایک نہ ایک دن ہر لڑکی کو جانا ہوتا ہے۔



نکاح کا وقت ہو چکا تھا۔۔ قاضی صاحب تشریف لائے۔۔

آہل کے دل مے ایک عجیب سی خواہش پیدا ہو رہی تھی جان مرش کے دیدار کے لیے --

مرش نکاح کا وقت ہو گیا ہے۔۔ فایزہ بیگم نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔ مرش کا دل بیٹھ سا گیا تھا اس کے دل پر قیامت گزر رہی تھی۔۔ کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئی تھی۔۔ آخر وہ گھڑی آہی چکی تھی۔۔ دو تین لڑکیاں مرش کو لے کر کمرے سے باہر آپی۔۔ آہل کی نظریکا یک سامنے کی جانب اٹھی آہل شاہ آفندی نظریں پھیرنا بھول گیا تھا۔۔ مرش کو لے جا کر آہل کے قریب بیٹھا دیا گیا تھا؟۔ چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی ان دونوں کی ہر کسی کی نظروں مے ستائش تھی۔۔

مرش نظریں مسلسل زمین پر ٹکی ہوئی تھی یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ کیوں صرف میرے ساتھ ہی کیوں؟؟ مرش کا دل دوہیاں مانگ رہا تھا۔

اب قاضی صاحب سب کچھ بولنے کے بعد مرش کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

کیا آپ کو آہل شاہ آفندی اپنے نکاح مے قبول ہے؟؟

کیا آپ کو یے نکاح قبول ہے؟؟

مرش کی خاموشی وہاں کھڑے نفوس کو پریشان کر رہی تھی۔۔

قبول ہے !!!!!!!۔۔ یے تھا قدرت کا فیصلہ شاید اسے ہی قسمت کہتے ہیں۔۔

چند ہی لمحے مے مرش سرفراز احمد سے مرش آہل شاہ آفندی بن چکی تھی۔۔۔

اب قاضی صاحب مکمل طور پر آہل کی جانب متوجہ ہوئے۔

۔ مرش ولد سرفراز احمد کیا آپ کو اپنے نکاح مے قبول ہے؟

قبول ہے !! آہل نے مکمل طور پر ہاں کہہ دیا تھا۔



Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 273  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a38822222222222222222)

آہل کا تو دل کر رہا تھا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا دے اپنی دشمن جاں کو لیکن مرش موقع پاتے ہی وہاں سے غلب ہو گئی ۔۔

سدرہ مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلے چھوڑ دو پلیز "" ""مرش نے روتے ہوئے سدرہ سے کہا۔۔۔ وہ اکیلے مے دل کھول کر رونا چاہتی تھی۔۔ آہل شاہ آفندی کو دل کھول کر بددعائیں دینا چاہتی تھی۔۔

او کے !! سدہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر جا چکی تھی --



ہاں ضرور ایک منٹ میں پوچھ کر آتی ہوں -- بریرہ نے فایزہ بیگم سے پوچھنا ضروری سمجھا --

ہاں کیوں نہیں بیٹا بھلا مجھ سے اجازت کی ضرورت اب دونوں ایک دوسرے کے لیے غیر تھوڑی ہے -- فایزہ بیگم بھلا کیسے انکار کر سکتی تھی -

- اجازت ملتے ہی بریرہ آہل کے پاس آئی --

مبارک ہو بھائی اجازت مل ہی گئی چلے -- آہل وہاں سے اکسکیوز کرتا ہوا اٹھ گیا --

زینہ طے کر کے دونوں اوپر آئے -- وہ رہا مرش کا کمرہ اب آپ جاے لیکن میری

دوست کو زیادہ تنگ مت کیجیے گا -- بریرہ کا موڈ ابھی شرارت کا تھا -- مم

پہلے مجھے جانے تو دو -- آہل نے بریرہ کے سر پر ایک چپت دیتے ہوئے کہا --

ٹھیک ہے آپ جاے میں چلتی ہوں -- بریرہ جا چکی تھی --

آہل کو ساری صورت حال پتہ تھی اندر کیا ہو رہا ہوگا --

آہل قدم بڑا ہتا کمرے کے اندر آیا دروازہ کو اندر سے لاک کر دیا گیا تھا کمرے کا حشر دیکھ کر آہل نے ایک ٹھنڈی سانس بھری --

مرش کی نشت آہل کی اور تھی --

مرش اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو بغور دیکھ رہی تھی آنسو اس کی ہتھیلی کو پوری طرح سے بھگو رہے تھے - جیسے سارا قصور ان لکیروں کا ہی ہے ---- کسی کی

آہٹ پا کر مرش نے گردن موڑی سامنے ہی اس کا مجازی خدا اس کا شریک حیات ہاتھ باندھے اسی کو دیکھ رہا تھا --

مرش کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے گلے تھے اسے ان سب سوالوں کا جواب چاہیے تھا جو آہل شاہ آفندی نے اس کے ساتھ کیا تھا ---

مرش اپنی جگہ سے اٹھ کر ہولے ہولے قدم بڑھا کر وہ آہل کے مقابل آکھڑی ہوئی  
-- کالی سیاہ گھنی زلف مرش کے گالوں پر رقص کر رہی تھی آنکھوں سے آنسوؤں کی  
لڑی مسلسل جاری تھی --- دوپٹہ زمین بوس تھا --

مرش کو اس طرح بغیر دوپٹہ کے دیکھ کر آہل اپنے جذبات کو قابو کیے ہوئے تھا  
--- حالانکہ اب کچھ اس کے بس مے تھا وہ جو چاہے کر سکتا تھا -

بہت غلط کیا تم نے ! بہت غلط !! کیوں آہل کیوں کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا کیا  
!!

کیا بگاڑا تھا -- مرش روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی اس مے تاب نہیں تھی وہ  
کھڑی ہو سکے -- اس کا سارا جسم بے جان ہو چکا تھا --



اب میں تمہارا شوہر ہوں اس لیے اب جیسا میں چاہوں گا ویسا ہی تمہیں کرنا ہوگا سویت ہارٹ -- میری بات سمجھ مے آپی؟ نہیں نہیں اتنی جلدی کیسے آئے گی تمہیں سمجھ گولڈین نلیٹ کے دن سمجھا دوں گا --

تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑ چکا جتنی جلدی سمجھ جاوگی بہتر ہوگا تمہارے حق مے -

آہل مرش کو پیچھے کی اور دھکا دے کر کمرے سے باہر جا چکا تھا --

\*\*\*\*\*

بریرہ کو ایک آس تھی ایک امید تھی شاید فارس ایک بار ہی مخاطب کر لے --

فارس اپنے آپ کو مسلسل بڑی شوکر رہا تھا --

مجھے نظر انداز کر رہا ہے خود کو سمجھتا کیا ہے؟؟ بریرہ کو سخت غصہ آ رہا تھا اپنا ہوں نظر انداز ہونا --



آخر تھک ہار کر بریرہ نے ہی میسج کیا --

اگنور کر رہے ہو مجھے ؟

فارس نے میسج پڑھ کر سامنے کی اور دیکھا -- جہاں بریرہ حسرت بھری نظروں سے

فارس کو دیکھ رہی تھی --

میں کون ہوتا ہوں تمہیں اگنور کرنے والا !! فارس نے ناراض نظروں سے بریرہ کو

دیکھا --

تو پھر ایک بھی میسج کیوں نہیں کیے ؟ بریرہ نے مسخ پھلاتے ہوئے میسج سینڈ کیا

--

ایک عجیب سا ڈر تھا میرے دل میں شاید تمہیں خود دینے کا ڈر !! فارس کو واقعی ڈر

تھا کہیں بریرہ کو وہ خونہ دے --

----- کبھی شام آ میرے محرم -----

----- سبھی راز ہستی بیاں کروں -----

----- میری روح کا جو قرب ہے -----

----- تیری روح پر میں عیاں کرو -----

----- میری خانہء دل کی وحشتیں -----

----- تیرے دل پہ ساری نہاں کروں -----

----- کبھی خود کو تسبیح سا پھیر دوں ---

--- کبھی تجھ کو ورد زباں کروں -----

شاعری پڑھ کر فارس کے دل مے ایک عجیب سی خوشی پیدا ہو گئی تھی مطلب  
بریرہ اسی کی ہے وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے ---

میں نے پوری رات انتظار کیا تھا شاید تم کوئی میسج کرو !! بریرہ اداس ہو گئی تھی

--

میری جان ایم ریلی سو سوری مجھے لگا اب تم مجھ سے کبھی بات نہیں کرو گی --  
فارس بریرہ کی حالت سے محفوظ ہوتا ہوا میسج کیا --

کیا تمہیں نہیں لگتا غلطی تم نے کی تھی س  
معافی تمہیں مانگنی چاہیے تھی -- بریرہ نے بناوٹی غصے سے میسج کا جواب دیا --  
بہت اچھا طریقہ تم نے اپنایا تھا -- فارس بریرہ کے پلان پر حیرت زدہ ہو کر رہ گیا  
تھا --

شکر کرو تمہاری قسمت اچھی تھی کی میں نے ایک دو تمہیڑ رسید نہیں کیا --- بریرہ  
نے اتراتے ہوئے فارس کے چہرے کو دیکھا --

\* \* \* \* \*

اپنا بہت خیال رکھنا بیٹا۔۔۔ فایزہ بیگم نے آہل کو دعا دیتے ہوئے کہا۔۔۔



فارس بھائی دیکھ لیں گے پلیز --

اچھا یار چھوڑ دیا -- فارس بریرہ کی پکڑی ہوئی کلانی چھوڑ چکا تھا --  
کال کروں گا --

میں انتظار کروں گی -- بریرہ ہنستی ہوئی اندر چلی گئی --

آہل آج میں بہت خوش ہوں تمہارا کیا گیا فیصلہ مجھے بہت پسند آیا بھلے تم نے اپنی  
مرضی سے بے فیصلہ کیا تھا لیکن میں بہت خوش ہوں میرے بیٹے -- جاوید  
صاحب آج ضرورت سے زیادہ ہی خوش تھے --

آخر بابا کو اتنی خوشی کیوں ہو رہی ہے -- آہل کے دل مے بے اختیار خیال آیا --  
اب تم جاو آرام کرو -- جاوید صاحب نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا --

ٹھیک ہے جیسے آپ راضی مرش میڈم ویسے ہم بھی راضی -- آہل شاطرانہ  
مسکراہٹ کے ساتھ بولا --

\*\*\*\*\*

فارس کیا تمہیں نہیں لگتا ہمیں آہل بھائی کو بتا دینا چاہیے -- بریرہ کو ڈر رہی تھی  
 آہل سے کیوں لیے بات بہت چھوٹی نہیں تھی --  
 کیوں میری معصوم سی جان لینے پر تلی ہو -- فارس نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا  
 --

مجھے ڈر لگ رہا ہے پتہ نہیں آہل بھائی کا کیا ریکشن ہوگا --  
 اسی لیے میں پیچھے ہٹ گیا تھا آہل میرے لیے بہت عزیز ہے میں اسے کسی بھی  
 دھوکے مے نہیں رکھنا چاہتا تھا -- فارس کو تھوڑی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی --  
 فارس مجھے تمہاری امی سے ملنا ہے -- بریرہ بیچین تھی فارس کی امی سے ملنے کے  
 لیے --

یار کیا ہے ایک کے بعد ایک خواہش بتاتی جا رہی ہوں --  
 فارس پلیز نہ مجھے ملنا ہے -- بریرہ اب ضد باندھ چکی تھی --



\* \* \* \* \*

سویٹ ہارٹ میرے خیال نہیں تمہیں ایک ہی بات بار بار بتانے کی ضرورت ہے  
-- آہل نے صاف صاف لفظوں میں اسے باور کرایا --

میں کالج جاؤں گی تمہیں جو کرنا ہے کر لو -- مرش نے کہتے ہوئے غصے سے  
موبائل آف کر دیا تھا

امی میں کالج جا رہی ہوں -- !! مرش نے شال سمجھالتے ہوئے کہا --

مرش تمہارا کل نکاح ہوا ہے ایک ہفتے بعد رخصتی ہے تمہاری کالج جانے کی کیا  
ضرورت ہے -- فائزہ بیگم مرش کا کالج جانا اب اچھا نہیں لگ رہا تھا --

میرے نکاح کا میرے کالج سے کیا تعلق اور امی پلیز رخصتی ابھی ایک ہفتے بعد  
ہے کم از کم مجھے ایک ہفتے تو کالج جانے دے --

اچھا ٹھیک ہے جاو لیکن دھیان سے جانا -- فائزہ بیگم نے آخر مرش کو جانے کی  
اجازت دے ہی دی --

کالج پہنچتے ہی اسے کینٹین مے ٹمرہ اور ایشہ موموز سے انصاف کرتی ہوئی دکھی --  
کیسی ہو ٹمرہ -- مرش نے دوڑتے ہوئے ان کے گلے لگ کر کہا --

ہم تو بالکل ٹھیک ہے -- ایشہ نے اس طرح جواب دیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں --  
اس نے تم لوگ کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا -- مرش نے تصدیق چاہی --  
کیسا نقصان یار جب اتنا ہینڈسم بندہ کیڈٹپ کرے تو کہاں یاد رہتا ہے ہم کیڈٹپ  
ہوئے ہے -- ٹمرہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا --

بلکواس بند کرو یار شکر ہے تم لوگ ٹھیک تو ہو -- مرش نے ایک بار پھر سے شکر  
کیا -- اسی دوران بریرہ بھی آچکی تھی -- مرش نے بہت ہمت کر کے بریرہ کو  
مخاطب کیا تھا کچھ بھی تھا وہ آہل شاہ آفندی کی ہی بہن تھی --

کلاسز شروع ہو چکی تھی -- مرش کتاب مے سر جھکائے آس پاس سے بے  
خبر پڑھنے مے مصروف تھی --

آہل کی گاڑی کالج کے باہر ہی کھڑی تھی ہاتھ کے اشارے سے آہل نے کالج کے ملازم کو پاس بلایا۔۔

ج۔۔ جی۔۔ سر۔۔ ملازم کو بالکل بھی توقع نہیں تھی آہل شاہ آفندی کھڑا ہوگا۔۔  
مس مرش کو جا کر بھیجو اور ہاں ان سے کہنا ان کا ریلیٹیو آئے ہیں۔۔  
جیسا آپ کا حکم صاحب۔۔ ملازم اندر جا چکا تھا۔۔

میڈم جی آپ سے کوئی ملنے والے آئے ہیں وہ آپ کو باہر بلا رہے ہیں۔۔ ملازم  
اب مرش کے سر پر سوار تھا۔۔

میرے؟؟ مجھ سے کالج مے کون ملنے آئے گا۔۔۔ مرش تھوڑا مشکوک ہوئی۔۔  
وہ جی آپ کے ریلیٹیو بتا رہے ہیں۔۔

میرا ریلیٹیو نہیں ہے جائے آپ یہاں سے۔۔ مرش نے بری طرح ڈپٹا۔۔ کیوں کی  
اس کے دل و دماغ پر بے زاری سوار تھی۔۔

وہ جی ایک بار جا کر دیکھ لے -- ملازم نے ایک بار پھر سے ہمت کر کے کہا --  
کون ہو سکتا ہے اچھا ٹھیک ہے جاتی ہوں -- مرش کو نہ چاہتے آنا پڑا --  
وہ اپنی ہی دھن مگن ہوتی ہوئی چلی آرہی تھی نظروں کے عین سامنے آہل دونوں  
بازوں باندھے آنکھوں پر بلیک سن گلسیز لگائے ہوئے تھا --  
یے -- مرش کا دل غیر معمولی رفتار سے دھڑکنے لگا -- مرش جیسے آبی تھی اسی  
طرح تیز رفتاری پیچھے پلٹ کر دوڑ لگانی چاہی --  
ہاے لیکن ساری کوشش ناکام ہو گئی آہل نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹھنڈی پڑتی  
کلاہی کو اپنی ہتھیلی مے دبوچتے ہوئے خود سے قریب کیا --

آہل یے کیا کر رہے ہو ؟ چھوڑو مجھے یے کالج ہے تمہارا بیڈروم نہیں -- مرش نے  
اپنی لرزتی پلیکیں اوپر کی جانب اٹھاتے ہوئے کہا --  
تو بنا لیتے ہے بیڈروم کیا ارادہ ہے -- آہل نے شریر مسکراہٹ کے ساتھ کہا --

یے۔۔۔ یے تم۔۔۔ م۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ مرش کی آواز لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر آہل نے مرش کو اند کی جانب کھینچ کر بٹھایا۔۔۔

یے کیا حرکت ہے تمہاری دیکھو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ جانے دو مجھے؟؟ گاڑی اپنی پوری رفتاری کے ساتھ روڈ پر دوڑنے لگی تھی۔۔۔

میری معصوم سی جان تم کسی غیر کے ساتھ تھوڑی ہو اپنے خوبصورت شوہر کے ساتھ ہو۔۔۔ آہل نے خود کی تعریف کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

میں تمہارا گلا دبا دوں گی۔۔۔ مرش نے اپنے آنسوؤں بہ مشکل روکا ہوا تھا۔۔۔ نقصان تمہارا ہی ہوگا۔۔۔ آہل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن ہم جا کہاں رہے ہیں؟ مرش ایسا راستہ دیکھ کر تھوڑا ڈر سی گئی تھی دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

ہنی مون منانے!! آہل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

بدتمیز! مرش نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

آخر کار گاڑی اپنی منزل تک پہنچ ہی گئی تھی -- ایک طرف گھوڑو کا استبل تھا جس کی دیکھ ریکھ کے لیے دو تین ملازم موجود تھے ---

یہ کون سی جگہ ہے ؟ مرش کو اس جگہ سے خوف آ رہا تھا --

تمہارے شوہر کا فیوریٹ فام ہاوس -- آہل نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا -- میں نہیں جاؤں گی تمہیں جانا ہے تو جاؤ -- مرش ایک اور سمٹ کر بیٹھ گئی جیسے آہل شاہ آفندی اس کی بات مان جائے گا --

اگر تمہاری خواہش ہے کی میں تمہیں اپنی باہوں مے لے کر جاؤں تو نو پرا بلم -- آہل یکدم سے مرش کے اوپر جھکا --

نہیں -- میں -- میں آ رہی ہوں نہ ہٹو تم -- مرش کو جیسے کرنٹ لگ گیا تھا -- مرش کی بے بسی حد سے زیادہ تھی اس کے آنسوؤں سوکھ چکے تھے --

مرش آہل کے ہمراہ چلتی ہوئی ایک بہت ہی خوبصورت کمرے میں دونوں داخل ہوئے۔۔۔ کمرے میں اچھا خاصا اندھیرا تھا۔۔۔

آہل ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟ مرش نے ٹھنڈے پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پوچھا۔

یہاں پر آؤ۔۔۔ آہل صوفے پر بیٹھ چکا تھا اس کے برعکس مرش دروازے کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

آہل پلیز چلو یہاں سے!! مرش کے گال پھر سے گیلے ہونے لگے تھے۔۔۔ کیوں ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔۔

تم سمجھتے کیا ہو خود کو آخر تم انسان بھی ہو کہ نہیں ظالم انسان پلیز مت کرو ایسا کتنا ظلم کرو گے۔۔۔ سچ کہتے ہیں لوگ تم ایک امیر ماں باپ کے بگڑے ہوئے اولاد ہو آخر کو تم بھی ایک عورت کی کوکھ سے پیدا ہوئے ہو لیے حیثیت ہے عورت کی تمہارے نزدیک۔۔۔ تمہاری ماں تو ایسی نہیں ہیں آخر تم کس کے بیٹے ہو مجھے





کالج کے لیے منا کیا تھا نہ میں نے پھر کس کی اجازت سے تم نے گھر کے باہر  
قدم نکالا تھا --- آہل مرش کا دونوں بازوں سختی سے دبوچ کر دیوار مے لگا کر بولا ---  
مرش کی آواز کہیں دم توڑ چکی تھی ڈر کی وجہ سے وہ اپنے ہوش سے غافل ہو چکی  
تھی ---

آہل کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھی ---

مرش اس سے پہلے کی کچھ بولتی اس کی آہیں شروع پورے کمرے مے گونج رہی  
تھی ---

مرش اتنی تیز آواز مے رو رہی تھی جیسے کسی معصوم بچے کا کوئی خیلونہ ٹوٹ جاتا  
ہے --- اور وہ رونہ شروع ہو جاتا ہے -

آہل کو بے انتہا شرمندگی محسوس ہو رہی تھی زندگی مے پہلی بار اس نے کسی  
عورت کے اوپر ہاتھ اٹھایا تھا ---

اب لیے رونہ دھونا بند کرو گاڑی مے چل کر بیٹھو۔۔ آہل شاہ آفندی نے اس کی بھوری آنکھوں مے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مرش میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ مرش جیسی کی تیری بیٹھی تھی اس کی آنکھوں سے ایک لگاتار آنسو جاری تھے۔۔

اوکے فاین!! آہل مرش کو اپنے دونوں ہاتھوں کے سہارے اسے اپنی باہوں مے اٹھا لیا۔۔ مرش یکدم خاموش تھی وہ ایک ٹک آہل کی سرخ آنکھوں مے دیکھے جا رہی تھی۔۔

آہل کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی موم کی گڑیا اس کی باہوں مے ہیں یوں لگ رہا تھا وہ کسی معصوم گڑیا کو کو قید کیے ہوئے تھا۔۔۔ جیسے ابھی اس سے کوئی چھین لے گا۔۔۔

\* \* \* \* \*

گاڑی کے پاس پہنچ کر آہل نے ایک ہاتھ کے سہارے سے دروازے کو کھولا اور مرش کو اندر کی جانب جیسے ہی بیٹھانے کے لیے جھکا اس کے جزبات مچلنے لگے تھے مرش کے وجود سے اٹھتی بھی بھینی خوشبو آہل شاہ آفندی کو مدہوش کر رہی تھی -- اپنے جزبات کو قابو کر کے آہل نے ڈریونگ سیٹ سمجھال چکا تھا --

گاڑی مے مکمل خاموشی تھی آہل نے ایک بار بھی مرش کو مخاطب کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا ---

مرش کے آنسوؤں خاموشی سے زار و قطار بہے رہے تھے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لب  
دھیرے دھیرے کپکپا رہے تھے۔۔

آہل گاڑی کو کالج لے جانے کے بجائے گھر لے آیا تھا۔۔ کیوں کی اسے ڈر تھا  
مرش کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔



\* \* \* \* \*

لیے رہا ہمارا روم۔۔ فارس نے شہریر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

میرا تو ہے ہی بس اب اس روم کو ایک خوبصورت لڑکی کی ضرورت ہے --  
! تم لے آؤ لڑکی

لے آتا یا ر لیکن مسئلہ یہ ہیں کی اس لڑکی کا ملنا بہت مشکل ہے ۔  
کوشش کرو ہو سکتا ہے مل جائے وہ لڑکی ۔۔

کوشش ہی تو کر رہا ہوں جان -- فارس نے بریرہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا  
اف !! فارس ٹائم کافی ہو گیا ہے مجھے کالج بھی تو ڈراپ کرنا ہے تم نے --  
جب بھی میں تھوڑا رو مینٹک ہونے کوشش کرتا ہوں تمہیں ہزاروں بہانے مل  
جاتے ہے مجھ سے پیچھا چھڑوانے کے --- فارس نے ناراضگی کا اظہار کیا --  
فارس رو مینس بعد مے کر لینا -- پلیز چلو --

اچھا ٹھیک ہے -- وہ دونوں اب کمرے سے اب ہار آچکے تھے --  
 آنٹی اب میں چلتی ہوں خدا حافظ -- بریرہ فریحہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے بولی --

\* \* \* \* \*



کچھ لمحے انتظار کے بعد علی اپنے بیہودہ ہولیہ مے اندر داخل ہوا۔

خوشا آمدید --- علی شہروز --- آہل کی تنظیم مسکراہٹ علی شہروز کا دل خاک خاک کر  
دی ---

تو نے بہت غلط کیا آہل شاہ آفندی تجھے اس کا حساب دینا ہوگا۔۔ برینس مے تو  
توں مجھ سے آگے تھا ہی لیکن تو تو بازی بھی لے گیا۔۔ واہ علی نے اپنے دونوں  
ہاتھوں سے تالی بچا کر آہل کو داد دی۔۔۔

بازی جیتنا میری فطرت مے ہے میرے یار اب کیا کیا جا سکتا ہے سوائے افسوس کے۔۔ آہل شاہ آفندی ہولے ہولے قدم بڑھاتا علی شہباز کے مقابل آکھڑا ہوا

تو تو بہت چالاک ہے -- تو نے مرث کو بھی مجھ سے چھین لیا -- ایک ہفتے کے لیے میں پیرس کیا گیا تو نے نکاح ہی کر لیا اس سے -- علی شہروز کی آنکھوں میں نشے کی لکیر صاف دکھ رہی تھی چہرے پر بدنما نشان مسخہ شراب کی بدبو آہل کو مزید غصہ دلا رہی تھی --

تو بہت بھولا ہے یار چھ سال سے تیری میری دشمنی ہے لیکن تو مجھے سمجھ نہیں پایا -- چچی -- آہل نے افسوس بھرے لہجے میں کہا ---

لیکن تجھے یہ پتہ کیسا چلا میں کرنے کیا والا ہوں -- علی کو شدید حیرت ہو رہی تھی آخر اس کا بنا بنایا پلان کی خبر آہل شاہ آفندی کو کیسے ہو سکتی تھی --

تجھے جاننا ہے تو ٹھیک ہے سن میں بتاتا ہوں --

وہ دن یاد ہے تجھے جس دن تو نے مجھے مال مے مرش کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔۔  
 میں سمجھ گیا تھا تیرے اس دو ٹکے ذہن مے کیا چل رہا ہوگا۔۔ تیری تو دشمنی جو  
 بھی تھی سب میرے سے وابستہ تھی لیکن تو مجھے نیچا دکھانے کے لیے کچھ بھی کر  
 سکتا تھا۔۔ اس وقت تجھے لگا ہوگا میرے اور مرش کے بیچ مے کچھ ہے اور تیرا اگلا  
 ٹارگیٹ مرش سرفراز بن چکی تھی۔۔۔

اپنے ذہن پر زور دے تو تجھے یاد آئے گا میں نے اپنے آدمی کو تیرے پیچھا لگا رکھا  
 تھا اور تیری پل پل کی خبر مجھے مل رہی تھی۔۔۔  
 آہل شاہ آفندی نے کچھ غلط نہیں کیا تھا اس نے جو بھی کیا تھا سب کچھ مرش کی  
 حفاظت کے لیے۔۔۔۔

کیا تو نے اپنے ایک آدمی کو میرے پیچھے لگا رکھا تھا اوہ تو جس دن میں پاپا سے  
 مرش کی بارے بات کر رہا تھا تو مطلب تو آس پاس ہی تھا۔۔ علی شہروز کو یقین

نہیں آ رہا تھا وہ خود ایک جال مے پھنس رہا تھا۔۔ آہل شاہ آفندی اس کی سوچ سے بھی زیادہ تیز نکلا تھا۔۔۔

اپنے ذہن پر تھوڑا اور زور دو اور یاد کرو اس دن تو نے اپنے گھٹیا باپ سے کیا بات کی تھی۔۔ آہل نے دل جلا دینی والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

اس دن؟ علی شہروز اپنے باپ سے ہونے والی گفتگو کے بارے سوچنے لگا۔۔  
پاپا مجھے آہل کی کمزوری مل گئی ہے جس کی مجھے شدت سے تلاش تھی مرش۔۔  
مرش نام ہے اس لڑکی کا وہ آہل کی گرل فرینڈ ہے میں اس کا استعمال کر کے  
آہل شاہ آفندی تک پہنچ سکتا ہوں۔۔۔

علی پہلے تم پیرس جاو بیٹا وہاں جانا بہت ضروری ہے پھر اس کے بعد تمہارا جو دل چاہے وہ کرنا --- مسٹر شہروز نے علی کو سمجھاتے ہوئے کہا کیوں کی بیٹے سے زیادہ ان کی خود کی آہل شاہ آفندی سے دشمنی تھی --- لیکن ایک اہم میٹنگ کے سلسلے مے وہ علی کو پیرس بھیجنا چاہتے تھے ---

پاپا صرف ایک بار میں مرش کو میسر ہو جائے ایک رات اس کے ساتھ گزار کر اسے گنگار نہ بنا دیا تو میرا نام بھی علی نہیں --- میں اس کی عزت دو کوڑی کی بنا کر رکھ دوں گا -- اس کی صرف اتنی غلطی ہے کی وہ آہل شاہ آفندی کے رشتے مے ہیں ---

علی لیکن --- مسٹر شہروز ابھی کچھ اور بولتے علی نے درمیان مے ہی انہیں ٹوک دیا ---



نکاح تو تو نے کیا ہے آہل شاہ آفندی لیکن تیری بیوی کے شوہروں والے سارے حقوق میں ادا کروں گا --- علی نے خباثت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا ---

علی!!!!!! اس قسم کے الفاظ سنتے ہی غصے کی وجہ سے آہل کے ساری رگیں صاف دکھ رہی تھیں۔۔ آہل نے دونوں ہاتھوں سے علی کا گریبان جکڑ کر دیوار می طرف دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

مرش کے بارے ایک لفظ نہیں۔۔۔ ورنہ تیری زبان کاٹ تیرے ہاتھ مے دو دوں گا۔۔۔ آہل کی آواز مے دنیا جہاں کی سختی تھی۔۔۔  
تو خود یہاں سے جا رہا ہے یہ میں دھکے دے کر تجھے باہر پھنکوں۔۔۔ آہل نے لفظ بہ لفظ چبا کر کہا۔۔۔

جا رہا ہوں میں لیکن تجھے ایک بات بتاتا چلوں آہل شاہ آفندی تیری بیوی خود چل کر میرے پاس آئے گی۔۔ علی نے وارنگ دیتے ہوئے انداز مے کہہ کر باہر جا چکا تھا۔۔۔



پیچھے آہل شاہ آفندی کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں۔۔ اس نے جو کچھ کیا سب اس بیوقوف لڑکی کے لیے کیا تھا لیکن اس کی کہاں سمجھ آنے والا تھا

\*\*\*\*\*

علی جا چکا تھا لیکن آہل کو سخت کوفت ہو رہی تھی آفس مے بریرہ کو کالج سے پک کرنے کے بعد وہ سیدھا گھر آگیا تھا۔۔

علی شہرز کے بولے گئے الفاظ ابھی ابھی آہل کی تن بدن مے آگ لگا رہے تھے بیڈ پر لیٹ کر آہل مسلسل اسی کو سوچے جا رہا تھا۔۔

شدید غصے مے سرڑھیاں اتر کر آہل کھانے کی ٹیبل پر پہنچا۔۔

ہاں دوپہر کے وقت کی فلائیٹ تھی ۔۔ مریم بیگم نے بڑے تحمل سے جواب دیا

ہوں! آہل ان کے چہرے پر بغیر دیکھے جواب دیا۔۔

بیٹا میرے خیال سے تمہیں مرث کو ساتھ لے کر شاپنگ کرنے جانا چاہیے۔۔۔  
مریم بیگم کو تو بالکل امید نہیں تھی آہل جانے کے لیے کبھی تیار ہوگا۔۔۔

آہل کے ہونٹوں کے کونے مے ایک بے حد شہریر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

نہیں آپ چلی جائیں نہ ساتھ میرے جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔ آہل کی ایکٹنگ  
کمال کی تھی۔

نہیں بیٹا تم جاو گے زیادہ سہی ہوگا۔۔ مریم بیگم نے ایک گہری مسکراہٹ کے  
ساتھ کہا۔۔

اوکے۔۔ آہل نے بڑے اطمینان سے جواب دیا وہ کسی کے بھی سامنے اپنا حال  
دل نہیں کھولنا چاہتا تھا۔۔

میں فایزہ سے بات کر چکی ہوں کل تم جا کر مرش کو پک کر لینا۔۔  
ہاں ضرور۔۔ آہل اپنی بے جا! مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا۔۔

\*\*\*\*\*

مرش زبان دراضی بند کرو آخر تم اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہوں تو مسئلہ کیا ہے  
ہاں۔۔ فایزہ بیگم کو بے حد غصہ آ رہا تھا مرش کا اس طرح سے انکار کیا جانا۔۔  
امی! مرش لاچار ہو گئی تھی اس کی بے بسی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی  
بس۔۔ اب مجھے کچھ نہیں سننا آخر کو میں انہیں زبان دے چکی ہوں۔۔ فایزہ  
بیگم اب کمرے سے جا چکی تھی۔۔

کیوں آہل شاہ آفندی کیوں اتنا مجبور کرتے ہو مجھے آخر کیوں میں تمہارے سامنے ہار جاتی ہوں -- مرش کی حلق مے آنسوؤں کا غولہ کب کا اٹکا ہوا تھا --

میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں تم ہوتے کون ہو میں بھی مرش ہوں بہت ہو چکی  
 تمہاری مرضی اب نہیں -- مرش خود سے عہد کر چکی تھی اب اسے مضبوط بننا  
 ہے وہ اب آہل شاہ آفندی کے سامنے کبھی نہیں ہارے گی ---

\*\*\*\*\*

ناشتے کی ٹیبل پر بریرہ کے فون پر مسلسل فارس کالنگ رنگ ہو رہی تھی لیکن  
 بریرہ بجتی رنگ ٹون کو لگاتار نظر انداز کیے جا رہی تھی --  
 کس کی کال ہے؟؟ آہل نے بریرہ کی گھبرائی ہوئی حالت دیکھ کر پوچھا --  
 وہ کالج سے ہے بھابی -- بریرہ نے صاف جھوٹ بولا --  
 تو پک کرو -- آہل نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا --





اوہ -- پھر تو جا -- فارس نے شہرِ لہجے مے ہنستے ہوئے کہا --

\* \* \* \* \*

میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں میں نہیں جاؤں گی۔۔ مرش نے بھی آج ضد باندھ لی تھی نہ جانے کی۔۔



میں کچھ نہیں سننا چاہتی آہل آ رہا ہے تیار ہو باہر آؤ۔۔ فایزہ بیگم غصے سے کہتی

پ

ہوئی باہر جا چکی تھی۔۔

اسلام علیکم آنٹی۔۔ آہل نے مسکراتے ہوئے فایزہ بیگم کو سلام کیا۔۔  
وعلیکم اسلام بیٹا۔۔ فایزہ کو بے حد خوشی ہو رہی تھی اپنی بیٹی کا اتنا شریف شریک  
حیات دیکھ کر۔۔

کیسے ہو بیٹا۔۔؟؟ فایزہ بیگم نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔  
میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔ آہل کے چہرے پر اس وقت اتنی شریف  
قسم کی مسکراہٹ تھی جیسے اس سے زیادہ شریف انسان اس دنیا میں ہی  
نہیں۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں -- فایزہ بیگم یہاں وہاں کی باتوں مے آہل کو لگے ہوئی تھی

--

لیکن آہل کی نظر یہاں وہاں بھٹک رہی تھی دشمن جاں کا دور دور تک کوئی اتہ پتہ ہی نہیں تھا --

تم بیٹھو بیٹا میں چائے لاتی ہوں -- فایزہ بیگم باورچی خانے مے جا چکی تھی --

جی ضرور -- آہل نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا -- فایزہ بیگم جا چکی تھی

-- موقع پاتے ہی آہل نے مرش کے کمرے کی راہ لی -- آہل کمرے کے اندر آچکا

تھا اس نے یہاں وہاں نظریں دوڑا کر مرش کو ڈھونڈنے چاہا لیکن مرش اس کی نظروں سے اوجھل تھی --

بالکنی کی کھڑکی سے خوبصورت نیلے رنگ کا دوپٹہ لہرا رہا تھا آہل کی نظر اچانک اس

خوبصورت دوپٹے پر پڑی -- ایک بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر

رقص کرنے لگی -- ہولے ہولے قدم بڑھا کر آہل مرش کے عین پیچھے جا کھڑا ہوا

--- لیکن مرش آس پاس سے بے خبر ریلینگ پر دونوں ہاتھ رکھ کر اوپر اڑتے  
پزندے کو دیکھنے کی جوڑ توڑ کوشش کر رہی تھی -- چند لمحوں میں اسے محسوس ہوا  
اس کی کمر میں کسی کا مضبوط ہاتھ پوری طرح گھیرا بنایا ہوا تھا -- آہل شاہ آفندی  
آج خود لیے کو قابو نہیں رکھ پایا تھا --  
دشمن جاں کا اتنا دلکش روپ دیکھ کر آہل کے جذبات مچل اٹھے تھے --  
اس نے اپنے دونوں ہاتھ مرش کی کمر میں ڈال کر ایک جھٹکے سے خود سے قریب  
کیا -- مرش کی ہوا اڑتی زلفوں کو آہل دھیمے دھیمے کانوں کے پیچھا کرتا ہوا اس کی نرم  
گزار گردن پر اپنے لب رکھ دیے --  
مرش کو چار سو چالیس واٹ کا کرینٹ لگا تھا -- اس نے ایک جھٹکے سے چہرہ آہل  
کی طرف گھومایا ---  
آہل نے کیا کر رہے ہو؟ مرش یکدم گڑبڑا گئی تھی --

رومینس - آہل کو بے حد مزا آ رہا تھا مرش کی ایسی حالت دیکھ کر -- آہل نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ریلنگ پر رکھ دیا تھا جس سے مرش اس کے گھیرے مے آچکی تھی --

دیکھو دور رہو مجھ سے -- مرش کا چہرہ مارے شرم کے لال ہو چکا تھا --  
دور ہی تو نہیں رہ سکتا مابی ڈول -- آہل کی گرم سانس مرش بہ خوبی محسوس کر سکتی تھی --

اور جہاں معاملہ دل کا ہو پھر دور رہنے لی قربت کم از کم میں تو برداشت نہیں کر سکتا -- آہل مرش کی حالت دیکھ کر محفوظ ہو رہا تھا اس کا مقصد صرف مرش کو تنگ کرنا تھا ---

آہل کے اس قسم کے الفاظ سنتے ہی مرش کی کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئی تھی -

آہل امی آجائیں گی وہ کیا سوچیں گی -- مرش کو ڈرتھا کہیں فایزہ بیگم نہ آجائے --  
آنے دو قانونی اور شرعی طور پر تم میرے نکاح مے ہو جان آہل -- آہل نے  
مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی کمر مے ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کر لیا  
تھا -- جس سے مرش اس کے چوڑے سینے سے آ لگی تھی --

آہل پلیر جاو یہاں سے ۔۔ مرش نے گھنی پلکیں آہل کی جانب اٹھاتے ہوئے کہا ۔۔  
تم ساتھ چل رہی ہو یہ نہیں؟؟ آہل نے تھوڑا سختی سے پوچھا ۔۔

نہیں بلکل نہیں میں نہیں جانا چاہتی ۔۔ مرش بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے پھر آج کی رات ہم ایسے ہی گزاریں گے میں تمہیں آزاد نہیں کرنے والا  
ویسے اچھا ہے آج پوری رات رومینس کرنے مے گزار دیں گے۔۔ آہل کی آنکھیں

—

تیار ہوں --

—



ہوے کہا۔۔

----- غم زدہ -- غم زدہ دل لیے تھا غم زدہ --

آہل پلینز لیے سونگ بند کرو۔۔



کیوں تمہیں نہیں پسند کیا؟؟

ایسے چپ قسم کے سونگ تم جیسے لفنگے ہی سنتے ہو۔۔۔

ہا۔ ہا تم مجھے لفنگا کہہ رہی ہو یہ سونگ کو؟؟

تم بند کر رہے ہو نہیں۔۔

یار کیا ہو گیا اتنا رومینٹک سونگ ہے۔۔

بد تمیز۔

اوکے کر دیتا ہوں بند آہل نے ہاتھ بڑھا کر آف کی بٹن دبا دی۔۔

شہر کے سب سے مہنگے ترین مال کے سامنے آہل شاہ آفندی کی بلیک چمچماتی ہوئی

گاڑی آکر رکی۔۔ وہ دونوں گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آچکے تھے۔۔

مال کے اندر قدم رکھتے ہی مرش کو تھوڑا عجیب سا محسوس ہو رہا تھا زندگی میں پہلی

بار وہ اتنے مہنگے ترین مال میں آئی تھی۔۔

میم آپ کو کس کمر کا لنگا چاہیے ---

بلیک کو مسینیشن ریڈ --- سوال مرش سے کیا گیا تھا لیکن جواب آہل کی طرف سے آیا تھا --

نہیں مجھے بلیک کمر نہیں پسند -- مرش نے آہل کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا --

میم آپ اتنی پیاری ہے آپ پر ہر کمر چمکے گا -- اس لڑکے نے مرش کی تعریف دے لفظوں میں کی ایک منٹ میں ابھی آپ کو دکھاتا ہوں -- وہ لڑکا اٹھ کر جا چکا تھا ---

اسی لیے تو یے معصوم بچہ تمہارے اوپر دل ہار بیٹھا تھا -- آہل نے دھیرے سے مرش کے کان میں سرگوشی کی تھا --

چپ رہو سمجھے -- مرش آہل سے دو کوس دور جا کر بیٹھ چکی تھی --

میم یے کلر دیکھے -- اس لڑکے نے مرش کے سامنے رنگ برنگے کلر لا کر رکھ دیے تھے -- جن کی پرائز مرش سوچ بھی نہیں سکتی تھی --

یے کلر اچھا ہے -- آہل اورینج کلر کا خوبصورت دوپٹہ دیکھتے ہوئے بولا -- اسے عورتوں کی شاپنگ کا تو دور دور تک کوئی آئیڈیا نہیں تھا لیکن مرش کو چھوڑنے میں اسے الگ ہی مزا آتا تھا --

نہیں -- مجھے نہیں پسند -- مرش یکدم بول اٹھی میں آہل شاہ آفندی کے پسند کے کپڑے پہنوں گی -- کبھی نہیں -- ابھی میرے اتنے برے دن نہیں آئے مرش نے ایک نظر آہل کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچا --

ٹھیک ہے اب میں کچھ نہیں بولتا جو تمہیں اچھا لگے وہی لو اب خوش -- آہل بے حد غصہ آ رہا تھا سایڈ میں رکھی ایک چیر پر بیٹھ کر آہل موبائل چلانے میں مصروف ہو گیا --



ہاں تو اب نہیں پسند نہ تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔ مرش نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کی۔۔

آہل ایک ٹک مرش کی بے جا حرکتوں کو نوٹس کر رہا تھا۔۔

پیک کرو اسے ہمیں یہی چاہیے۔۔ آہل نے اس لڑکے کو آڈر دے کر مرش کے چہرے کو بغور دیکھا۔۔

مابی لیٹل ڈول۔۔ جو چیز تمہارے شوہر کو پسند آئے گی وہی چیز تمہیں پہنی ہے  
یہ بات اچھی طرح سمجھ جاو۔۔ آہل نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے ادا کیا۔۔  
کریڈیٹ کارڈ سے بل پے کرنے کے بعد آہل مرش کی کلاپی دبوچتا دوسری سائیڈ لے گیا۔۔

تمہیں جو چیز چاہیے جلدی خریدو۔۔ کیوں مجھے سخت بوریٹ ہو رہی ہے یہاں۔۔  
مجھے کچھ نہیں چاہیے گھر چلو۔۔



گاڑی میں بیٹھنا یہ اٹھا کر بیٹھاؤں --- مرش کو اس طرح کھڑے دیکھ کر آہل غصے سے بولا ---

ایک لمحے کے اندر مرش گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔

تمہاری بدتمیزیاں دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہے مجھے لگتا ہے اس کا علاج کرنا پڑے گا مجھے -- آہل گاڑی کو گھماتے ہوئے نشتر بھی چلاے جا رہا تھا --

انسان کو پہلے اپنا آپ دیکھنا چاہیے وہ کس حد تک گر چکا ہے -- مرش شیشے کے باہر اڑتے پرندے کو دیکھتے ہوئے بولی --

اپنی حد کا تمہیں اندازہ پونا چاہے لڑکی ایک بیوی کا شوہر کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہیے ذرا سہ بھی اندازہ ہے تمہیں -- آہل سوال جواب کرنے والی عورتیں سخت نہ پسند تھی --

شوہر کا سلوک جیسا بھی رہے وہ سہی ہے لیکن بیوی کا سلوک سب سے اچھا ہونا چاہیے ایک بات میری یاد رکھنا آہل شاہ آفندی مجھ سے اچھے کی توقع کبھی مت رکھنا تم جیسے لوگوں پر میں لعنت بھیجتی ہوں -- ایسے شوہر سے اچھا میں مر جانا زیادہ پسند کروں گی -- مرش لب و لہجہ کسی تیر سے کم نہیں تھا --

اپنی بکواس بند کرو مرش میں نہیں چاہتا ایک بار پھر سے میرا ہاتھ اٹھے --- آہل کی آنکھیں غصے کی وجہ سے شدید لال ہو چکی تھی --

تمہاری جیسی لڑکیاں میرے قدموں کی دھول بنی رہتی ہے -- آہل نے اپنے بے قابو پوتے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا --





آہل نے گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی -- بریرہ کو کالج سے پک کرنے کا آدر فارس کو دے کر آیا تھا -- اب گھر جا کر اسے دشمن جاں کو کال بھی کرنی تھی --

\* \* \* \* \*

خوش تو میں بھی ہوں ویسے بھائی تم پر اندھا بھروسہ کرتے ہے فارس لیکن ہم  
دونوں انہیں دھوکہ دے رہے ہیں۔۔

بریرہ آہل سے میں کچھ نہیں کہہ سکتا پتہ نہیں وہ مجھے کیا سمجھے گا لیکن مجھے بہت برا لگ رہا ہے پر یار محبت پر زور کس کا ہیں -- فارس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا --

مجھ سے پہلے کتنی لڑکیوں کو محبت کا حوالہ دے چکے ہو -- بریرہ اب شرارت پر اتر آئی تھی --

کسی کو نہیں یار بس ایک دو لڑکیوں کو ڈیٹ کیا تھا اور کچھ نہیں -- فارس نے ہنستے ہوئے کہا --

تم مجھے چھوڑ تو نہیں دو گے نہ فارس -- بریرہ نے ایک آس بھری امید سے پوچھا --

میں سوچتا ہوں بریرہ جس دن میں نے تمہیں چھوڑنے کی بات کی اس دن میرے نصیب میں موت سے زیادہ بڑی اور کوئی سزا نہیں ہوگی -- فارس کے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی --

آبی لویو فارس --

لویو ٹو -- فارس نے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا ---  
رات میں کال کروں گی --

میں شدت سے انتظار کروں گا -- فارس نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا --  
بریرہ گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر جا چکی تھی --

\*\*\*\*\*

مرش یے تو بہت ہی خوبصورت ہے بھابی آہل کی پسند تو واقعی بہت اچھی ہے  
-- فایزہ بیگم مرش کی گئی شاپنگ کو دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آہل کی پسند کو  
بھی داد دے رہی تھی --

اس نے نہیں پسند کیا امی میں نے کیا ہے -- مرش نے جھٹ سارا کریڈٹ اپنے  
سر لیا --

امی اتنی ساری تیاریوں کی کیا ضرورت ہے -- مرش کو اتنی تیاریاں دیکھ کر سخت الجھن ہو رہی تھی --

کیسی بات کر رہی ہو بیٹا ہم نے تو کچھ کیا ہی نہیں جاوید صاحب نے ایک ایک چیز کے لیے منا مر دیا تھا۔۔ فایزہ بیگم نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔۔

مرش تم ٹھیک تو ہو نہ بیٹا تمہارا چہرہ اتنا بجھا بجھا سا کیوں لگ رہا ہے شادی پر لڑکیوں کی ہزاروں خواہشیں ہوتی ہے۔۔ فایزہ بیگم مرش کی حالت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

میں آپ کو کیا بتاؤں امی آپ کی وہ مرش تو کہیں کھو گئی تھی اس کی ہنسی اس کی خوشیاں اس کی چھوٹی خواہشیں سب کچھ ایک ظالم انسان نے چھین لیا تھا --  
مرش کا دل درد کی ایک شدت سے کانپ اٹھا تھا مگر چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجانا اس کی مجبوری تھی وہ کسی کو کوئی شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی --

ایسی تو کوئی بات نہیں ہے امی میں زندگی میں پہلی بار آپ لوگ سے اتنی دور چلی جاؤں گی میں کیسے رہ پاؤں گی آپ اور بابا کے بغیر -- مرش کے آنسوؤں اپنی پوری روانی کے ساتھ بہے رہے تھے --

نہ میرا بچہ ہر لڑکی کو جانا ہوتا ہے وہ تو ماں باپ کے گھر مہمان ہوتی ہے -- فایزہ بیگم مرش کو گلے لگا کر خود بھی رو دی --

\*\*\*\*\*

آہل شاور لینے کے بعد کھانے کی ٹیبل پر آیا۔۔ جہاں پر بریرہ اور مریم بیگم پہلے ہی اس کے منتظر تھے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔ آہل بہت مدہم آواز میں سلام کر کے چیر پر ہر اجماع ہو چکا تھا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ ٹیبل پر بیٹھے نفوس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

آہل شاپنگ ہو گئی بیٹا۔۔ مریم بیگم نے بڑی آس سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ آہل جواب دے کر کھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

آہل کا یہ رویہ دیکھ کر مریم بیگم کو بے حد خوشی ہو رہی تھی۔۔ کم از کم وہ ان

سے سہی طریقے سے بات تو کرنے لگا تھا۔۔۔

سمیرا پانی دو۔۔ پاس کھڑی ملازمہ کو آہل نے حکم دیا۔۔

رکو میں دیتی ہوں۔۔ مریم بیگم نے ملازمہ کے بڑھتے ہاتھ کو روک کو رہا ہے۔۔

مریم بیگم نے جیسے ہی پانی کا گلاس آہل کی طرف بڑھایا اچانک ان کا ہاتھ دگمگا گیا  
پانی آہل کی کپڑے کو پوری طرح بھگو چکا تھا۔۔

اگر میں نے آپ سے دو چار بات کر لی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے آپ کو  
میں معاف کر چکا ہوں ہزار بار کہا ہے میں نے دور رہا کرے مجھ سے لیکن آپ کو  
سمجھ میں کیوں نہیں آتا ہے۔۔ آہل پانی کا گلاس ٹیبل پر پٹکتے ہوئے سرڑھیوں کی  
طرف بڑھ گیا۔۔

بریرہ حیرت زدہ آہل کو دیکھے جا رہی تھی کچھ بھی تھا وہ اس کی سگی ماں تھی  
جس کی آہل شاہ آفندی نے ابھی ابھی اتنی عزت افزائی کی تھی۔۔  
مریم بیگم کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو چکی تھی۔۔  
مما۔۔ بریرہ مریم بیگم کے گلے لگتے ہوئے خود بھی رو دی۔۔



اپنے بگڑے ہوئے موڈ کو سہی کرنے کے لیے آہل کے دل میں یکدم خیال آیا  
کیوں نہ جان مرث کو تھوڑا تنگ کی جائے۔۔









مرش نے اپنی زندگی اس زیادہ بڑا بلیک میلر شخص کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔

آہل اپنی خوبصورت چمکتی آنکھوں سے کھڑی پر مرش کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا زندگی میں اسے اتنا مزا کبھی نہیں آیا تھا جتنا آج مرش کے ہوا بیاں اڑتے چہرے کو دیکھ کر آ رہا تھا۔۔

تین منٹ کے اندر نیچے آ ورنہ پھر سے مجھے دوسرا طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔۔

یے یا اللہ یے یہاں پر کیوں آیا ہے اگر کوئی دیکھ لیا تو۔۔ مرش کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے فوراً آہل کے نمبر پر کال ملائی۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو کیا پلیز چلے جاو یہاں سے۔۔ مرش نے التجائیہ انداز میں بولا۔۔

اب بچا دو منٹ۔۔ آہل اس کی باتوں کو نظر انداز کر کے ہاتھ میں پھنی گھڑی پر ایک نظر ڈال کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہیں م۔۔۔م۔۔۔ میں آرہی ہوں پلیز تم اندر نہ آنا۔۔۔ مرش نے روتے ہوئے کہا یہ شخص نہ تو اسے دن میں چین لینے دیتا تھا نہ ہی رات میں۔۔۔ مرش اپنے گلابی دوپٹے کو کاندھے پر ڈالے آہستہ آہستہ دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔۔ سامنے آہل شاہ آفندی کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھ کر قتل کرنے کا مرش کا دل نے شدت چاہا۔۔۔

کیوں آئے ہو یہاں تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔ ڈر کی وجہ سے مرش کا ہاتھ پاؤں ٹھنڈا پڑ گیا تھا اسے ڈر تھا کہیں کوئی دیکھ ہی نہ لیں۔۔۔ تمہیں دیکھنے آیا ہوں جنگلی بلی۔۔۔ آہل کی آنکھوں کی چمک اور بڑھ گئی تھی۔۔۔ آہل پلیز چلے جاو یہاں سے کوئی دیکھ لے گا۔۔۔ مرش کا دل مارے خوف سے لرز اٹھا تھا۔۔۔

سویٹ ہارٹ میں اپنی بیوی سے ملنا آیا ہوں کسی غیر سے تو نہیں۔۔۔ آہل نے مسکراتے ہوئے بڑے تحمل سے جواب دیا ہر قسم کے خوف سے آزاد۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو۔۔ مرش کا تپتا جسم آہل محسوس کر چکا تھا۔۔



میں بکل ٹھیک ہوں پلیز تم جاو یہاں سے -- مرش نے گھبراتے ہوئے کہا ---  
 لیکن تمہیں تو بخار ہے !! مرش کے خوبصورت کٹیلے ہونٹوں پر آہل اپنی مضبوط  
 انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا ----

میں نے کہا نہ میں ٹھیک ہوں -- مرش کو ضرورت سے زیادہ غصہ آ رہا تھا اپنی  
 بات یوں نظر انداز کیے جانا وہ کیا کہہ رہی تھی اور آہل شاہ آفندی کیا بات کہہ رہا تھا  
 --

ڈاکٹر کے پاس چلو -- آہل کا اب نیا حکم سن کر مرش کے تن بدن میں آگ لگ  
 گئی --

میں نے کہا نہ میں ٹھیک ہوں پلیز چلے جاو آہل پلیز -- مرش اب بالکل ہار چکی  
 تھی ہاتھ جوڑ کر اس نے ایک بار پھر سے التجا کیا ----  
 لیکن -- مرش !! آہل نے ابھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن مرش کے جڑے  
 ہاتھ دیکھ کر خاموش ہو گیا --

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے آہل نے مرش کے پیشانی پر محبت بھرا ثبت کیا۔۔۔  
خدا حافظ۔۔ آہل جاچکا تھا۔ مرش بھی دوڑتی ہوئی گھر کے اندر جا چکی تھی۔۔

\* \* \* \* \*

فارس ایک بات بتاؤ گے -- بریرہ لان میں ٹہلتے ہوئے مسلسل فارس سے بات کرنے میں مصروف تھی اس کا خیال تھا سب سو چکے ہے۔ آس پاس سے بے خبر وہ بات کرنے میں مگن تھی --

اپنے کمرے سے کہہ دو جب وقت آے گا تب -- بریرہ نے ہنستے ہوئے کہا --

فارس ایک بات پوچھو؟ بریرہ ایک سوال کو لے کر کیسی دنوں سے الجھن کا شکار تھی

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 355  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

لیکن فارس پہلے -- بریرہ نے ایک بار پھر سے پوچھنا چاہا --

بریرہ میں سوچ رہا ہوں ہماری شادی کب ہوگی کب کب میں تمہارے گھر بارات لے کر آؤں گا -- فارس نے شرارت سے کہا --

جب تمہارا دل چاہے لے آؤ میں تو انتظار میں بیٹھی ہوں -- بریرہ نے قمقہ لگاتے ہوئے کہا --

تم صبح میں میری کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی کم از کم ایک میسج ہی کر دیتی -- فارس نے یاد کرتے ہوئے صبح جو کال پک نہیں کی گئی تھی --

بھابی تھے میرے ساتھ یا کیسے پک کرتی --- بریرہ نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا --

مطلب بھابی بہن اب دونوں سے مجھ معصوم کو ڈرنا پڑے گا -- فارس نے خود کو تھوڑا معصوم بیان کرنا چاہا ---

آہل گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے اترا۔۔ لان کے بیچ کھڑی بریرہ کو کھڑا دیکھ کر  
آہل کو تھوڑا حیرت ہوئی۔۔

شکر ہے آج تو بال بال بچ گئے -- بریرہ نے دوپٹے کی اوٹ میں سے موبائل نکالا  
جو آہل کے آتے ہی چھپا لیا گیا تھا --

\* \* \* \* \*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 358  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



ارے لڑکیوں اب جلدی نیچے مرش کو لے کر نیچے آؤ۔۔۔  
آفندی ہاوس سے مہمان کب کے آچکے ہیں۔۔۔ فایزہ بیگم خوشی کی کوپی انتہا نہیں  
تھی آج وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گی۔۔۔  
آئی بس آرہے ہے پانچ منٹ۔۔۔ جواب ایشہ کی طرف آیا۔۔۔



بہت ہی خوبصورت انتظام لان میں کیا گیا تھا روشنی کا چوکا چوند رنگ برنگے آنچل  
مہمانوں کی گج مج قہقہوں کا شور آج کی رات چاند بھی آپنی پوری آبتاب سے چمک رہا  
تھا۔۔ آہل کی نظر مسلسل سامنے اٹھ رہی تھی دشمن جاں کے دیدار کے لیے  
لیکن ابھی اس کی خواہش پورے ہونے تھوڑا اور وقت لگنا تھا۔۔  
میں سوچ رہا ہوں میں کب دلہا بنوں گا کب آئیں گے میرے اچھے دن۔۔ فارس  
آہل کو چھیڑنے کے لیے مسکراتا ہوا بولا۔۔۔



کمال -- فارس نے بھی مرش کی تعریف اپنے لفظوں میں کی --

مرش اسٹیج پر لا کر آہل کے پاس بیٹھا دیا گیا تھا --

بیٹیفیل -- وہاں پر موجود لوگ اپنی نظریں پھیرنا بھول گئے تھی واقعی رب نے ان

دونوں کی جوڑی ہی کچھ ایسی بنائی تھی جس کی تعریف کیے بغیر کوئی نہیں رہ سکتا

تھا -- ایسا لگ رہا تھا ایک شہزادے کو جنت کی کوئی حور مل گئی ہو --

مرش بہت بہت مبارک ہو -- بریرہ اسٹیج پر چھڑتے ہوئے مرش کو گلے لگا کر

خوب مبارک باد دی -- آج وہ بھی بہت خوش تھی اس کے اکلوتے بھائی کی

شادی تھی وہ بھی اس کی اپنی سہیلی کے ساتھ --

مرش نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا --

باری باری سب نے دل کھول کی مبارک باد دی -- چاروں طرف لڑکیوں نے ان

دو معصوم جوڑو کی گھیر کر رکھا تھا ہنسی مزاق قہقہے سن سن کر مرش کو ابکائی آنے

لگی تھی دل کر سب کچھ تہس نہس کر دے اپنے پاس بیٹھے شخص کو جان سے



\*\*\*\*\*

فارس کیا کر رہے ہو اتنے مہمان ہے یہاں پر --- بریرہ نے گھبراتے ہوئے کہا --  
 موقع ملتے ہی فارس نے بریرہ کو آڑے ہاتھوں لیا اس کی کلاپی پکڑ کر ایک سایڈ لے  
 گیا -- جہاں سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا ---

آج تو تم مجھے پہچان ہی نہیں رہی ہو میں کب سے دیکھ رہا ہوں تم مجھے مسلسل  
 اگنور کیے جا رہی ہو --- فارس نے اپنا دھکڑا سنایا --

اب میں سب کے سامنے آپ کو مسکرا مسکرا کر دیکھنے سے رہی فارس صاحب وقت  
 کی نزاکت کو سمجھا کریں آپ -- بریرہ نے بڑی سہولت سے مسکراتے ہوئے جواب  
 دیا --

بریرہ میڈم محبت کرنے نڈر ہوتے ہے میری طرح -- فارس نے کالر جھاڑ کر خود کی  
 تعریف کی ----

اچھا جی آپ نڈر ہے -- بریرہ نے معصومیت بھرا سوال کیا ---





کی آنکھیں نم ہو گئی تھی -- مرش نہ تو گھر کی ہی لاڈلی تھی بلکی اپنے محلے کی بھی  
لاڈلی تھی --

بابا --- سرفراز صاحب کے گلے لگ کر اس کا پھوٹ پھوٹ کر رونا سب کی آنکھوں  
میں آنسوؤں لے آیا تھا --

بابا کی جان ہمیشہ خوش رہو -- سرفراز صاحب کی اب برداشت سے باہر تھا لیکن  
دنیا ک یہی دستور ہے بیٹیاں کتنی بھی لاڈلی ہو ایک نہ ایک دن تو انہیں پیا دیس  
جانا ہوتا ہے ---

امی --- فایزہ بیگم بھی بیٹی کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی -- اپنی لاڈلی کو  
غیروں کے ساتھ رخصت کرنا آسان بات نہیں ہوتی ----

آہل چپ چاپ مرش مرش کے گرتے آنسوؤں دیکھ رہا تھا -- اس وقت اسے شدت  
سے محسوس ہوا جیسے ان آنسوؤں کا زمی دار وہ خود ہے --



گاڑی آفندی ہاوس کے گیٹ کے سامنے آکر رکی تھی ---



آفندی ہاوس میں مرث کا اتنا شاندار استقبال کیا گیا تھا سب عیش عیش کر رہے تھے۔۔ آج کے دن جاوید صاحب کے بہت خاص خاص لوگ آئے تھے کچھ دیر بعد ایک ایک کر کے سارے مہمان جا چکے تھے۔۔

تھک ہار کر اپنے کمرے میں کچھ دیر ریسٹ کرنے کے لیے آئے۔۔ جعبی مریم بیگم بھی کمرے میں داخل ہوئی جاوید صاحب کسی تصویر کسی تصویر کو لے ایک ٹک دیکھنے میں محو تھے انہیں مریم بیگم کی آمد کی خبر تک نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مریم بیگم اسی خاموشی کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔

نورا آج ہمارے لاڈلے بیٹے کی شادی ہو گئی نورا تم کہتی تھی نہ میں آہل کی شادی بہت دھول دھام سے کروں گی۔۔ نورا میں نے تمہاری لیے خواہش ضرور پوری کر دی وہ لڑکی کوئی اور نہیں نورا تمہاری بہن فایزہ کی بیٹی ہے۔۔ جاوید صاحب کی آواز دکھوں سے گھری ہوئی تھی وہ تصویر کو دیکھ کر اپنے ان گزرے لمحوں کو یاد کرنے لگے جو انہوں نے نورا بیگم کے ساتھ گزارے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

کل رات اڑ رہے تھے \_\_\_\_\_ ستارے ہوا کے ساتھ  
 اور میں اداس بیٹھا تھا ---- اپنے خدا کے ساتھ  
 کی یا تو قبولیت کے طریقے سکھا مجھے  
 یا مجھ کو باندھ دے اپنی رضا کے ساتھ

- جاوید شاہ آفندی کو خود پر کتنا غرور تھا ان کے نام کی کتنی شہرت تھی ہر چیز  
 سے مکمل !! نورا بیگم آہل شاہ آفندی کی ماں --- اس گھر کی مالکن اس گھر پر راج  
 کرنے والی --- آج مٹی کے ڈھیر میں دفن تھی !! جاوید شاہ آفندی اپنے باپ  
 کے اکلوتے سپوت تھے کالج کے زمانے سے ہی لڑکیاں ان پر قربان تھی ----

--- جب اولاد کی مرضی نہ ہو تو والیدین کو زبردستی نہیں کرنی چاہیے کیوں کی اس کے بعد اولاد جو قدم اٹھاتی ہے ماں باپ پوری زندگی ہاتھ مسلتے رہ جاتے ہے

----- نورا ہاشم نے رو رو کر باپ کے سامنے شادی سے انکار کیا تھا ---

لیکن ہاشم صاحب اپنی ضد کے آگے کچھ بھی سننے کے لیے تیار نہیں تھے ---

فایزہ بیگم کی پیدائش کے دوران ہی زہرا بیگم جاں بحق ہو گئی تھی --- اس وقت نورا صرف دو سال کی تھی --- ہاشم صاحب نے اپنی بیٹیوں کے لیے دوسری

شادی نہیں کی تھی --- وقت دھیرے دھیرے پروان چڑھتا گیا --- نورا ہاشم نے بچپن سے فایزہ کا بہت خیال رکھا تھا -- فایزہ نورا کو ہی ماں کی جگہ سمجھتی تھی ---

شادی کا گھر تھا۔۔۔ ہر طرف رنگ بکھرے تھے روشنی ڈھولک کی تھاپ سب کو  
اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔۔ مہندی کے دن رنگوں کا سماں تھا ہر کسی کے  
چہرے پر مسکراہٹ نے گھیر رکھا تھا۔۔۔ رات کی تنہائی میں نورا ہاشم نے جو قدم  
اٹھایا وہ سب کے لیے ناقابل اعتبار تھا۔۔۔ ہر طرف یہی شور نورا گھر سے بھاگ  
گی۔۔۔ نورا ہاشم نے بھاگ کر جاوید شاہ آفندی سے کورٹ میرج کر لیا تھا۔۔۔ جاوید  
شاہ آفندی کے باپ ہمایوں آفندی شاہ بیٹے کے ساتھ ہر وقت کھڑے رہے ہر  
اچھے برے میں برابر کے شریک رہے۔۔۔۔۔

اس طرح نور ہاشم سے نور شاہ آفندی ہوگی جاوید شاہ آفندی نور شاہ آفندی کو اپنی عزت بنا کر اپنے گھر لے آئے۔۔۔۔۔

ان کی طبیعت بھی خراب ہوگی تمھی باپ کی موت کا زمیدار وہ خود کو مانتی ہے

نکاح کے دوسرے دن ہی نورا بیگم مالک حقیقی کو جاملی --- ننھا آہل شاہ آفندی  
طاہوت میں سوئی اپنی ماں خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہ گیا -- نورا بیگم کے







بہت بدتمیز ہے تو۔۔۔ آہل نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں کل صبح ملیں گے خدا حافظ اور میری پیاری بھابھی کو زیادہ تنگ مت کرنا۔۔ فارس ایک بار پھر سے پٹری سے اترنے لگا۔۔

تو جا رہا یہ نہیں۔۔ آہل نے دانت پر دانت جھماتے ہوئے کہا۔۔

اچھا جا رہا ہوں۔۔ فارس آہل سے بغلیں ہوتا ہوا جا چکا تھا۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد آہل نے قدم کمرے کی طرف بڑھایا۔۔۔ اسے تو پہلے سے ہی اندازہ تھا اندر کون سا توفان برپا ہوگا۔۔۔۔۔ مہاز جنگ شروع ہو چکی ہوگی۔۔۔۔۔ دھیرے دھیرے کمرے کا دروازہ کھول کر آہل نے اپنے مضبوط قدم کمرے میں رکھا سامنے کا منظر دیکھ کر بہت ہی لمبی ٹھنڈی سانس لے کر خود کو پر سکون کیا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 380  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

اپنے لیے اتنا شدید نفرت نامہ سن کر آہل کے لبوں پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ  
مچل گئی ---

مرش نے اپنا سارا حولیہ بگاڑ کر رکھ دیا تھا چوڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر گئی تھیں پورے  
بیڈ پر اس کی کھٹکتی چوڑیاں پازیب نیکلیس ہر چیز بے ترتیب پھینکی گئی تھیں -  
جیسے آہل شاہ آفندی سے زیادہ بے چیزیں اس کی بربادی کی زمیادار ہو ---

تم کیا سمجھتے ہو تم نے مجھے حاصل کر لیا نہیں تم غلط ہو تم نے صرف میرا وجود  
حاصل کیا ہے مجھے نہیں --- میں تم سے ایک ایک چیز کا حساب لوں گی ---  
مرش کا لفظ بہ لفظ انگارے پر دہک رہا تھا ---

قیامت لگ رہی ہو یار قسم سے --- آہل کی آنکھیں شرارت سے صاف واضح تھیں  
مرش کی ساری باتوں نظر انداز کر کے مسکراتے ہوئے تعریف کیا ---

میں تمہیں جان سے مار دوں گی تم نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے تم --- تم  
-- دنیا کے واحد انسان ہو جس میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں --- مرش آج  
اپنی بے بسی پر قابو نہیں رکھ پائی تھی آج دل کی ساری بھڑاس نکال دینا چاہتی  
تھی ---

آہل اب صوفے سے اٹھ کر چل کر بیڈ پر بیٹھی مرش کے قریب آیا۔۔۔ اور اپنے ہونٹوں کو آہستہ آہستہ مرش کے کان کی طرف لے جا کر سرگوشی کیا۔۔۔

شادی مبارک ہو میسز آہل شاہ آفندی۔۔۔

دور رہو مجھ سے میرے قریب آنے کی کوشش مت کرنا ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گی تم سوچ بھی نہیں سکتے --- مرش ایک لمحے کے اندر آہل سے کوسوں دور ہوئی جیسے ابھی اگر وہ چھو دے گا تو وہ کھاک کھاک ہو جائے گی -----

یوں سمجھ لو یے ہمارا نصیب تھا اور کچھ نہیں --- نکاح ہو چکا ہے ہمارا بہتر ہوگا  
اب تم اپنے رشتے کو سمجھ جاو ----

آہل کا سکون دیکھ کر مرش کا دل نے شدت چاہ کی کاش میرے ہاتھ اس وقت گن ہوتی میں اس کو شوٹ کر دیتی ---

میں نہیں مانتی اس نکاح کو جس میں میری مرضی ہی شامل نہ ہو یے صرف چند دنوں کا کاغذی رشتہ ہے میں اس کو ختم کر دوں گی تم دیکھتے ہی رہ جاو گے ---  
مرش نے پھر سے تیز آواز میں بولنا شروع کر دیا تھا ----

جو کرنہ ہوگا کر لینا فلحال تو یے سب ہٹاؤ مجھے سونا ہے۔۔ آہل بیڈ پر بکھرے  
سامان کو دیکھ کر اپنی پیشانی پر ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنی حد میں رہو مرش گھٹیا باتیں نہ تو مجھے پسند ہے اور نہ ہی ۔ میں برداشت کرتا ہوں ۔۔۔ آہل مرش کے قریب ہوتے ہوئے اس دونوں جبروں کو سختی سے دبوچتا ہوا کہا ۔۔۔



آج کے اگر اس قسم کے الفاظ تمہارے منہ سے میں دوبارہ نہ سنوں ورنہ بولنے کے قابل نہیں رہو گی تم میری بات سمجھ آئی اور اگر نہیں سمجھ آئی تو اچھے سے سمجھ لو۔۔۔ آہل مرش کا سر جھٹکتا چلنج کرنے کی نیت سے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اتنی دیر میں مرش کا رو رو کر برا حال چکا تھا سر درد سے پھٹے جا رہا تھا۔۔۔ لیکن بے درد تو بہت معمولی سا تھا اس درد کا کیا جو اس کی زندگی میں لکھ دیا گیا تھا۔۔۔ تم اب تک ایسے ہی بیٹھی ہو جا کر چلنج کرو۔۔۔ آہل مرش کو حکم دے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

میں نے کہا نہ میں بیڈ پر نہیں سوں گی۔۔۔ مرش بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی۔۔۔ تو پھر تمہیں کیا لگتا ہے میں عام ناولوں کے رومینٹک ہیرو کی طرح زمین پر سو جاؤں گا اپنے محبوبہ کو تقلیف سے بچانے کے لیے خود کو تقلیف دوں گا تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے بیکار کی سوچ ہے تمہاری۔۔۔ آہل کا انداز مزاق اڑانے والا تھا۔۔۔۔۔

میں صوفے پر سووں گی --- مرش آخر فیصلہ کر ہی چکی تھی اسے کہاں سونا ہے

---

شوق سے -- آہل بے فکری سے بولا ---

ایک منٹ بے رہا تمہارا منہ دکھائی تحفہ میں نہیں چاہتا کسی کے سامنے میری بیوی  
کو شرمندگی اٹھانی پڑے -- آہل نے ایک بڑا گفٹ کاپیک اس کی طرف بڑھایا  
جس کو مرش نے مسکراتے ہوئے تھام تو لیا تھا لیکن اتنی ہی تیزی سے اس ڈبے  
کو زمین پر پٹکا تھا کی وہ پھسلتے ہوئے صوفے کے اندر چلا گیا تھا ---  
میں تمہاری گفٹس پر لعنت بھیجتی ہوں --- مرش نے ایک ایک لفظ سختی سے ادا  
کیا --

— — —

آہل بیڈ پر بے فکری انداز سے لیٹا ہوا تھا نیند تو اس کی آنکھوں سے بھی غلبہ تھی اگر مرش مشکل میں تھی تو آہل بھی کچھ کم نہیں تھا۔۔۔

صوفے پر سونا وہ بھی اپنی ضد پر مرش کو بہت بھاری پڑ گیا تھا۔۔۔ ایک طرف اس سائیڈ کروٹ تو دوسری طرف اس سائیڈ کروٹ لے لے کر مرش تھک گئی تھی

--- تھکن کی وجہ سے اور شاید سر درد کی بھی وجہ سے بہت جلد ہی غنودگی میں چلی گئی تھی --

آہل بیڈ پر بیٹھ کر ایک ٹک اس ضدی لڑکی کو دیکھ رہا تھا --- کسی دن اپنا بہت بڑا نقصان کروائے گی اپنی ضد کی وجہ سے --- آہل کی سوچوں کا مرکز سوائے مرش کے اور کوئی نہیں تھا ---

آہل نے جیسے اپنی آنکھیں بند کی اچانک اس کے کان میں ایک بہت تیز آواز گونجی --- آہل نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی سامنے کا منظر دیکھ کر اپنی ہسنی ضبط کرنا اس سے بہت مشکل ہو رہا تھا ---

مرش نیند کی ہی حالت میں صوفے سے زمین بوس ہو چکی تھی -- صوفہ تھا تو بہت بڑا لیکن مرش کے بھاری لہنگے سے ایڈجسٹ نہیں ہو پایا تھا ---  
مرش کی آنکھ فوراً کھلی سامنے آہل شاہ آفندی کا ہنستا مسکراتا چہرہ زہر سے بھی زیادہ کڑوا لگا تھا مرش کو فوراً اپنی عزت افزائی کا خیال آیا --- آہل پر ایک گھورتی نظر

ڈال کر پھر سے صوفے پر سونے کے لیے چڑھی مطلب وہ بھی اپنی ضد کی پلکی  
تھی ----

آجاو بیڈ پر اس سے پہلے کی ایک بار پھر سے زمین تمارا بوجھ سے -- آہل کی  
مسکراہٹ اور گہری ہو گئی تھی ----

مجھ سے زیادہ پھری ہونے کی ضرورت نہیں ہے مرش نے اکڑتے ہوئے کہا اور  
پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی ----

اچانک اسے اپنی کمر میں کسی کا ہاتھ محسوس ہوا --- مرش نے آنکھوں پر سے ہاتھ  
ہٹا کر دیکھا آہل پوری طرح اس پر جھکا ہوا تھا ---

کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے --- مرش آہل کی باہوں میں بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ  
رہی تھی --

آہل مرش کو پوری طرح اپنے باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لا کر پٹک دیا تھا --  
میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں سوں گی --- مرش نے چلاتے ہوئے کہا ---

چپ یکدم چپ آہل مرش کی لبوں پر اپنی شہادت کی انگلیاں رکھ کر کہا --

مجھے نیند آرہی ہے بہتر ہوگا چپ چپ سو جاو --- آہل مرش پر ایک اچھٹی نگاہ

ڈال کر پھر سے سونے کے لیے جا چکا تھا ---

یا اللہ مرش نے تڑپ کر اپنے رب کو پکارا لیکن اب سارے گلے شکوے دم توڑ چکے

تھے -- ہاتھ بڑھا کر لائیٹ آف کر کے مرش بھی چپ چپ سو گئی تھی لیکن بیڈ

کے اتنے کنارے تھی کی اگر ایک بار پھر سے گر جاتی تو کوئی شک نہیں تھا ---

پھر سے گرنے کا ارادہ ہے کیا --- آہل کی غنودگی میں ڈوبی آواز آئی ---

نہیں -- تم اپنے کام سے کام رکھا کرو --- مرش نے بھی جواب دینے ذرا بھی دیر

نہیں کی ---

کچھ دیر بعد ان دونوں پر نیند کا غلبہ طاری تھا وہ دونوں اب اپنے اپنے خوابوں میں

سیر کر رہے تھے ---



آہل آج وقت سے پہلے اٹھ گیا تھا۔۔ اس کے برعکس مرث دنیا سے غافل بے  
خبر سو رہی تھی۔۔

پاگل لڑکی -- مرش کا چہرہ دیکھ کر آہل نے ایک نظر ڈال کر مسکراتے پوے کہا --  
فریش ہونے کے بعد آہل کمرے سے جا چکا تھا مرش کو اکیلا چھوڑ کر اس کا بالکل  
ارادہ نہیں تھا اس کی صبح کا آغاز جان لیوا ہو --

گڈ مارنگ مرش بھابھی -- بریرہ شرارت سے مسکراتی ہوئی دھپ سے مرش کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی ---

گڈ مارنگ -- مرش نے تھوڑا دھیمے انداز میں جواب دیا ---  
پہلے یے بتاؤ بھائی نے کیا گفٹ دیا ہے مجھے بہت بے چینی ہو رہی دیکھنے کی  
جلدی دکھاو --- بربرہ نے بیچین ہوتے ہوئے کہا --





اتنی ہی دیر میں بریرہ پانی کا گلاس لیے حاضر ہو چکی تھی۔۔

یے لو پانی۔۔ بریرہ نے ہاتھ بڑھا کر مرش کو پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔۔

بہت شکریہ۔۔ مرش نے مسکراتے گلاس تھام لیا۔

یے رہا گفٹ۔۔ مرش نے آنکھ کے اشارے سے گفٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

یے کیا یے تو پیک ہے تم نے کھول کر دیکھا نہیں تھا کیا۔۔۔ بریرہ نے گفٹ کو دیکھ کر حیرت سے کہا۔۔

آں وہ آہل نے صبح ہی دیا ہے تو کیسے کھولتی۔۔۔ مرش نے مسکراتے ہوئے سارا الزام آہل پر ڈال دیا۔۔۔

بھابی بھی نہ۔۔۔ یے لو چلو کھولو تم۔۔۔ بریرہ گفٹ کو مرش کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

م۔۔ مم میں تم کھولو نہ۔۔۔ مرش نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

پڑی --

مام نے کہا ہے بھائی کے ساتھ جانا ہے ہمیں رات کے فنکشن کے لیے  
 --- مرش میں ابھی آتی ہوں تم کچھ دیر ویٹ کرو اوکے -- بریرہ کہتی ہوئی کمرے  
 سے جا چکی تھی ---

میں پالر جاؤں گی مر کر بھی نہیں اس ذلیل انسان کے لیے کبھی نہیں کتنا مجبور  
 کرو گے تم مجھے آہل شاہ افندی -- مرش کا دماغ کھول گیا تھا -- وہ اپنی ہی سوچوں  
 میں گم آہل کو ایک سے ایک گالیوں سے نواز رہی تھی ---  
 اسی اثنا میں آہل کمرے کے اندر آیا -- مرش کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹ چکا تھا ---  
 آہل اپنی واڈروب کے سامنے کھڑا ہو کر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا --  
 میں پالر نہیں جاؤں گی !!! مرش کی غصے سے بارود آواز آہل کے کان سے ٹکرائی  
 --

آہل مرش کی باتوں کو نظر انداز کرتا اپنے کام میں مصروف تھا ---





تم۔۔۔۔ میری بات سنو تم جیسے مردوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔۔ مرث نے شہادت کی انگلی آہل کی جانب کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔

تم میرے جیسے مردوں کو جانتی ہو نہ مجھے تو نہیں جس دن مجھے جان جاوگی اس دن میرے جیسے مردوں کو جاننے کی کوئی ضرورت بھی نہیں پڑے گی --- آہل ایک آخری نظر مرش پر ڈال کر باہر جا چکا تھا ---

\*\*\*\*\*

ناشتہ میں مرش نے صرف دو تین لقمہ بہ مشکل خایا تھا خانہ اس کی حلف سے نیچے نہیں جا رہا تھا اپنی زندگی کی اتنی بڑی بربادی کے بعد خانہ کس کو یاد رہتا ہے --- مرش کے آنسوؤں ایک بار پھر سے بن بتائے شروع ہو چکے تھے --- مرش ہم پالر نہیں جائیں گے ایکچولی بھابی نے منا کر دیا --- بریرہ مرش کے سر پر سوار کھڑی تھی --- مرش تم رو رہی ہو --- بریرہ مرش کے گرتے آنسوؤں کو دیکھ چکی تھی ---

نہیں بس امی بابا کی یاد آرہی تھی -- مرش نے گال پر گرتے آنسوؤں کو رگڑتے ہوئے کہا --

مرش رونہ کس بات کا وہ تم سے ملنے آئیں گے نہ بریرہ مرش کو گلے لگاتے ہوئے تسلی دینے میں لگن تھی --- ارے یار میں تو بھول ہی گئی وہ ہیوٹیشن گھر پر ہی آرہی ہے ابھی کچھ دیر میں --- بریرہ نے یاد آتے ہی مرش کو بتایا --

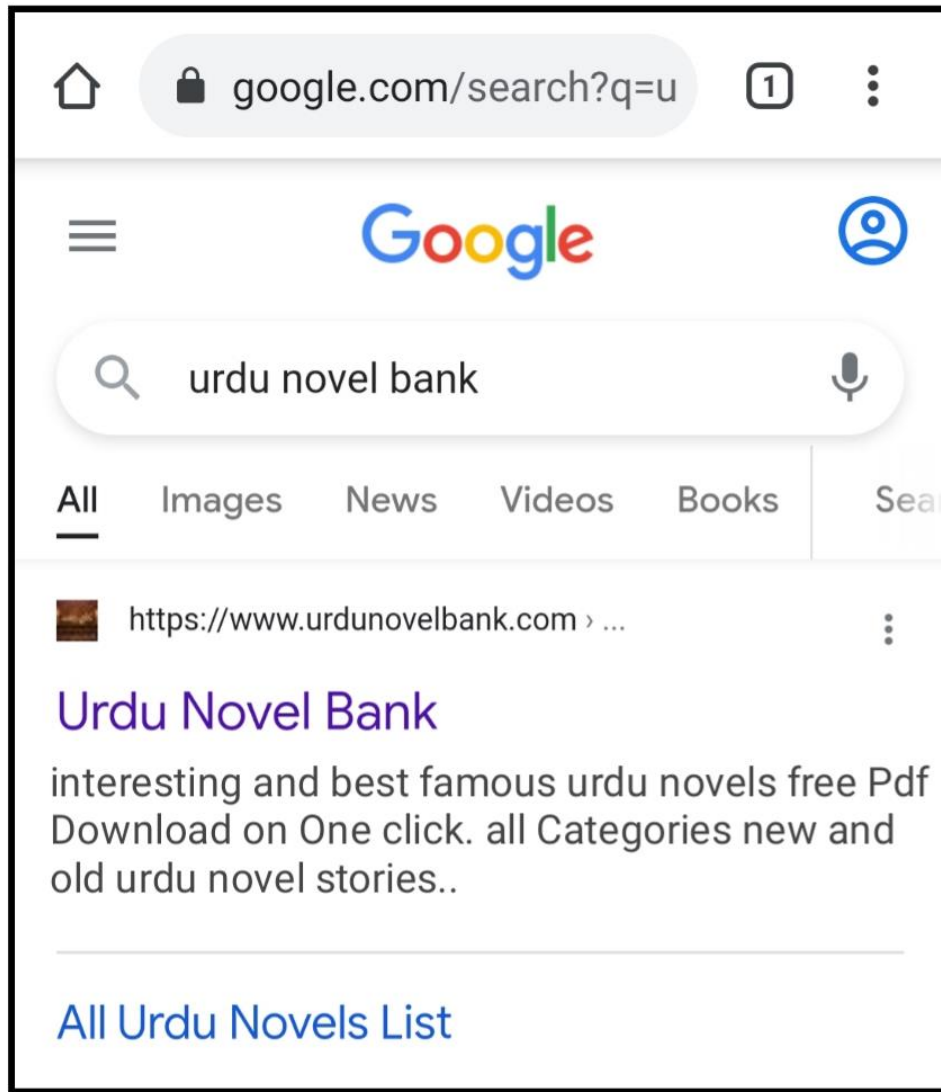
\*\*\*\*\*

میم اب آپ مکمل طور پر تیار ہے -- مرش کے حسن کو چار چاند لگانے کے لیے پانچ لڑکیاں پالر سے بہ خوشی آبی تھی شہر کی مہنگے پالر سے انہیں بلایا گیا تھا --- نیوی بلو کلر کا خوبصورت لہنگا جس پر ایک ایک ورک بہت صفائی سے کیا گیا تھا اسی کلر کی میچینگ جیولری بھی پہنایا گیا تھا ---



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

مرش کا حسن آج سب سے الگ لگ رہا تھا ہر چیز سے مکمل اللہ تعالیٰ نے مرش کو بنایا تھا۔۔۔

کیا آپ لوگ مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ سکتی ہے پلیز۔۔۔ مرش کو اکتاہٹ ہو رہی تھی اپنا اتنا سجا سنورا روپ دیکھ کر۔۔

جی ضرور وہ پانچوں ایک ایک کر کے کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔

آینے کے سامنے کھڑے ہو کر مرش نے اپنا سنگار دیکھا۔۔۔ میں کس لیے تیار ہوئی ہوں۔۔ اس شخص کے لیے جس کو میں نے قبول ہی نہیں کیا کتنی ظالم ہے نہ بے دنیا کو بی میرا درد نہیں سمجھ سکتا۔۔۔ مرش کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گال پر رقص کر رہا تھا اس نے اپنی دونوں آنکھیں سختی سے بند کر لی ایسا لگ رہا تھا اگر وہ اپنی آنکھیں کھول دے گی تو قیامت آجائے گی۔۔۔۔

آہل فون کان سے لگے مصروف سے انداز میں کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ آئینے کے سامنے مرش کو اس طرح دیکھ کر آہل لبوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔

ویسے تو سب مکمل ہے لیکن صرف ایک چیز کی کمی ہے۔۔ آہل مرش کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ ایک منٹ آہل مرش کو اپنی قید سے آزاد کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔ مرش نہ سمجھی سے گا ہے بگا ہے آہل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے وہ دونوں کسی چاند سے کم نہیں لگ رہے تھے۔۔۔ آہل مرش کی گردن میں ہاتھ ڈال کر ہیرے کا چمکتا پینڈین سیٹ اس کے گلے میں پہنا دیا۔۔۔

پرفیکٹ۔۔ آہل نے آئینے میں مرش لال ٹائٹ جیسا متمتاتا چہرہ دیکھ کر بولا۔۔۔

ایک سیلفی کیوں نہ لیں اپنی شادی کی یادگار تصویر کیوں کی جب تم مجھے چھوڑ کر جاو  
گی میں بے چارا انہی تصویروں سے اپنا دل بہلا لیا کروں گا۔۔۔ آہل نے  
معصومیت سے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

مجھے کوئی تصویر نہیں لینی اور میں اسے نہیں پہنوں گی۔۔ مرش جیسے ہوش میں آ  
گئی تھی۔۔۔

اگر تم نے یے لاکیٹ اتارا تو تمہارا تو پھر انجام بھی سوچ کر رکھے رہنا۔۔ آہل نے  
سرد آواز میں دھمکی دی۔۔۔

چپ چاپ کیمرے کی طرف دیکھو۔۔۔

ایک بے حد خوبصورت تصویر آہل کے فون میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

ہمم ہمم۔۔۔ بریرہ نے گلا کھنکارتے ہوئے آنکھ بند کر لی۔۔۔

ارے میری گڑیا وہاں کیوں کھڑی ہے اندر آؤ۔۔ آہل بریرہ کی حرکت دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں غلط وقت پر آگئی۔۔۔ بریرہ نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔۔  
بلکل صحیحی وقت پر آئی ہو۔۔۔ جواب مرش کی طرف سے آیا۔۔۔

بھابی آپ کتنے ڈیشینگ لگ رہے ہیں یور لوکینگ سو اسمارٹ۔۔۔ بریرہ آہل کی تعریف کیے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔

تھیک یو۔۔۔ آپ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی ہے۔۔۔ آہل نے بریرہ کی ناک دبا کر تعریفی جملہ ادا کیا۔۔۔

لیکن مرش سے کم۔۔۔ بریرہ نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے مرش تو کچھ بھی نہیں ہے تمہارے آگے۔۔۔ آہل نے صاف لفظوں میں مرش کے بے عزتی کی تھی۔۔۔ جو کی مرش کو سمجھ میں نہ آسکے۔۔۔

سچی۔۔۔ بریرہ نے بھابی کا ساتھ دینے میں ذرا کسر چھوڑی۔۔۔

مچی۔۔ آہل نے مسکراتی آنکھوں سے کہا۔۔

میں چلتا ہوں آپ اپنی بھابھی کو جلدی سے باہر لے کر آؤ۔۔ آہل نے مرش کا دل جلانے میں کوئی کمی نہیں باقی رہنے دی۔۔۔

مرش میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔ آہل کے جاتے ہی بریرہ کا پہلا سوال تھا۔۔

بہت بہت بہت پیاری -- مرش نے سچے دل سے بریرہ کی تعریف کی --

بریرہ نے سی گرین کلر کا خوبصورت لینگا پہنا ہوا تھا۔۔۔ چمکتے بالوں کو کھلا ہی چھوڑ

دیا تھا۔۔ نفاست سے کیا گیا میکپ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

آفندی ولا۔۔ کی درو دیوار پر خوشیاں رقص کر رہی تھی۔۔ آج آہل شاہ آفندی کا ولیمے

کا فنکشن تھا۔۔۔ ڈیکوریش دیکھ کر ہر کوئی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔

لایٹس کی چوکا پتوند پورے آفندی ولا کو چمکا رہی تھی ایک سے بڑھ کر ایک لوگ آج

اس فنکشن پر انوائیٹیڈ تھے ہر کوئی حسین و جمیل دھن کی جوڑ توڑ کوشش کر کے آیا

تھا۔۔ جاوید شاہ آفندی کے اکلوتے سپوت کی شادی اٹینڈ کرنے کے لیے بیرونی ملک سے ہزار لوگ آئے تھے۔۔۔ ایسی شادی انجئے کرنے کے لیے بچہ بچہ آیا تھا شہر کے بہترین کامیاب بزنسمن کے بیٹے کی شادی تھی جس کی شہرت ملک ملک تھی۔۔

بریرہ مرش کو اپنے ساتھ لیے اسٹیج پر چھڑی دھن کو ودیکھ کر زور و شور تالیوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔

گفٹس کی گنتیاں کرنا بہت مشکل تھا۔۔ ویٹرز کی لائن لگی ہوئی تھی۔۔ اتنا شاندار فنکشن دیکھ کر سبھی حیرت زدہ دیکھ تھے۔۔۔

مرش کو آہل کے بہت ہی قریب لا کر بیٹھا دیا گیا تھا ہزاروں کیمرے میں تصویرے سب قید کر رہے تھے۔۔۔ ہلکے ہلکے سروں میں گانہ اپنی دھن میں بج رہا تھا۔۔۔ ایشہ زارا اور ثمرہ بھی تشریف لا چکی تھی۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو مسٹر آہل -- ثمرہ نے مرش کو مکمل طور پر نظر انداز کیے آہل سے مخاطب تھی ---

تھینک یو مس ثمرہ -- آہل نے بھی مسکرا کر مبارک باد قبول کی --

مرش شدید حیرت سے اپنی ان دوستوں کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی جیسے وہ سب اس کو پہچان ہی نہیں رہی ہو ---

مجھے بہت خوشی ہوئی آپ لوگ کو یہاں دیکھ کر --- بات کا آغاز آہل نے شروع کیا ---

آنا پڑا ہمیں آخر کو آپ نے خود ہمیں انویٹ کیا تھا -- ایشہ نے اتراتے ہوئے جواب دیا ---

اس کے لیے تو میں آپ سب کا دل سے شکر گزار ہوں -- آہل کا اتنا رنگ روپ دیکھ کر مرش کو چار سو چالیس واٹ کا کریینٹ پھر سے لگا تھا یے وہی شخص تھا جس نے ان دونوں کو قید کیا تھا وہی ظالم شخص جس نے ان لوگوں کو زبان پر



بھی تالا لگا دیا تھا اتنی تکلیف دی تھی اس نے دو دن اپنے پاس رکھ کر ان پر ظلم و ستم کیا تھا۔۔ اور یہ لوگ کیسے بانچھے پھیلا پھیلا کر اس سے مل رہی ہے کیا انہیں سب بھول گیا تھا۔۔۔ مرش اب اریشہ کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھ رہی تھی

----

آہل شاہ آفندی ان لوگوں سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے ان لوگوں سے کتنی پرانی دوستی ہو۔۔۔

ایک منٹ ہم اپنی دوست سے بھی مل لیں۔۔ ثمرہ اریشہ اب مرش کی جانب مبذول ہوئی۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو مرش۔۔ ثمرہ نے مرش کا حسن دیکھ کر تعریف کی۔۔ تم لوگ یہاں کیوں آبی ہو پاگل ہو گئی تھی کیا۔۔ مرش نے بہت ہی برداشت کے ساتھ دھیمے انداز میں ان دونوں کی کلاس لے رہی تھی۔۔۔

ہوے کہا جو اس وقت مکمل طور پر فارس سے بڑی تھا۔۔

بھابی !!!! مرش نے بھابی لفظ بہ مشکل دھرایا۔۔

تم لوگ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔ آخر تم لوگ کو اس ذلیل انسان کی شادی میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ مرث جیسے کسی اور کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔

یار اب وہ سب بھول بھی جاو مرث آہل بھائی تو بہت اچھے ہے۔۔ ثمرہ نے بے فکری سے کہا۔۔۔

مرش پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ان کے بولے گئے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی --- تم لوگ واقعی پاگل ہو گئی ہو یہ مت بھولو آج میں یہاں صرف تم لوگوں کی وجہ سے بیٹھی ہوں -- مرش کی آواز غمگین ہو گئی تھی جیسے ابھی وہ رو دے گی --



آہل فارس کی یے ایک لگاتار حرکت دیکھ رہا تھا۔۔ فارس کی ہی نظروں سے آہل  
نے اپنی نظریں دوڑائی سامنے اس کی بہن کا ہنستا مسکراتا چہرہ تھا۔۔  
بریرہ ! آہل نے بریرہ کا نام زیر لب دہرایا۔۔

فارس؟؟ آہل نے جانچتی نظروں سے فارس کو دیکھ کر پکارا۔۔

ہاں !! فارس نے اپنی توجہ آہل کی جانب مبذول کی --

کچھ نہیں۔۔ آہل نے مسکرا نے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔

آہل میں پانچ منٹ میں آیا مام کی کال آرہی ہے۔۔۔ فارس فون ہاتھ میں لیے اسلج سے نیچے اتر کر بریرہ کو گھر کے اندر آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔۔۔

علی شہروز ہاتھ گفٹ لیے اسی جانب آ رہا تھا۔۔

یہ کمینہ انسان یہاں پر کیا کر رہا ہے -- آہل نے بدنماں چہرہ دیکھ کر سوچا --  
ہیلو مسٹر آہل شاہ آفندی شادی کی بہت بہت مبارک ہو یہ ایک چھوٹا سا تحفہ  
آپ کے لیے --- علی کی مسکراہٹ ایک بدترین انسان سے کم نہیں تھی ---  
تو یہاں کس لیے آیا ہے ایک لمحے کے اندر یہاں سے چلا جا علی ورنہ یہاں سے  
تیری لاش جاے گی --- آہل کی برداشت اب جواب دینے لگی تھی ---



مرش تم یہی پر بیٹھو میں آ رہا ہوں -- آہل مرش سے اپنا ہاتھ چھڑواتا علی کے پیچھے  
پیچھے جانے لگا --

گریبان سے آہل علی کو پکڑ کر باہر کی طرف لے گیا ---  
کس نے تجھے انولیٹ کیا تھا بتا -- آہل کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکی  
تھی --

انولیٹ تو کسی نے نہیں کیا تھا بس تیری بیوی کو بڑا دل چاہ رہا تھا دیکھنے کا ---  
اپنی بکواس بند کر علی آہل نے ایک زور دار پیچ سے اس کا چہرے کا تولیہ بگاڑ کر رکھ  
دیا تھا --

یہ مار تجھے بہت مسنگی پڑنے والی ہے آہل --- علی نے اپنے رستے خون کو  
چھوتے ہوئے کہا --

تو جا رہا ہے یا نہیں -- آہل نے سرد آواز میں چلاتے ہوئے کہا --  
جا رہا ہوں -- علی اپنا گریبان چھڑا کر جا چکا تھا --

\* \* \* \* \*

فارس تمہیں پتہ بھی ہے میں کتنی مشکلوں سے آپی ہوں -- بربرہ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا ---

محبت میں اتنا تو رسک لینا پڑتا ہے جان -- فارس بربرہ کا ہاتھ پکڑ کر خود سے قریب کرتے ہوئے کہا ---

فارس مجھے ڈر لگ رہا ہے کہیں کوئی آنہ جائے۔۔۔ بریرہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔  
یار فنکشن باہر ہے گھر میں نہیں کون آ سکتا ہے۔۔۔ فارس بے فکری سے بولا۔۔۔  
آج تو بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔۔ فارس کے کورٹ کی بٹن سے کھیلتے ہوئے بریرہ  
نے کہا۔۔۔۔

چلیں آپ نے اس غریب کی تعریف تو کی -- فارس نے خود کو غریب باور کرایا --  
بربرہ میرا دل کر رہا ہے یہاں سے تمہیں اٹھا کر اپنے روم میں لے کر چلا جاؤں --



بدتمیز -- بریرہ پوری طرح بلش کر گئی --

میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں آہل سے بات کروں گا کیوں کی میں اور نہیں رہ سکتا  
تمہارے بغیر --

فارس ابھی نہیں وقت آئے گا تب کرنا پلیز ابھی نہیں -- بریرہ نے گھبراتے ہوئے  
کہا ---

اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتا فارس بریرہ کو خود اے اور قریب کرتے ہوئے کہا ---

فارس اب چلو پلیز کوئی آجائے گا ---

کوئی نہیں آتا بے فکر رہو -- فارس نے بے فکر ہوتے کہا --- فارس جو اس وقت  
بریرہ کے کمرے میں تھا لیکن پردے کے پیچھے کھڑا تھا --

بریرہ؟؟؟ دروازے پر کوئی کھڑا تھا جو بریرہ تیز آواز میں پکارا تھا ---

\*\*\*\*\*

بریرہ بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی آپ کی فرینڈس مجھ پوچھ رہی تھی آپ کا --- مریم بیگم دروازے پر کھڑی بریرہ سے کہہ رہی تھی --

ج۔ ج۔ جی امی میں بس آہی رہی تھی آپ چلیں میں آتی ہوں -- بریرہ نے گلے میں اٹکی سانس کو بجال کرتے ہوئے کہا --

جلدی آجائیں -- مریم بیگم اٹلے قدموں واپس جا چکی تھی --

فارس اب پلیز اب مجھے جانے دو -- بریرہ نے اپنی کلایں چھڑاتے ہوئے کہا --

اچھا ٹھیک ہے جاو -- فارس کو آخر ترس آہی گیا تھا بریرہ کی بگڑتی حالت دیکھ کر ---

بریرہ دوڑتے ہوئے کمرے میں سے لمحے میں غلبہ ہو گئی -- فارس کچھ دیر بعد کمرے سے نکلا کہیں کسی دیکھنے والے کو شک نہ ہو جائے ---

ہممم۔۔ آہل مصروف سے انداز میں بولا نظریں ابھی ابھی لیپٹاپ پر جمی تھی۔۔  
وہ ایک بات پوچھنی تھی !! مرش کو نہ چاہتے ہوے بھی اچھے بننے کی ایکٹنگ کرنی  
پڑ رہی تھی۔۔





ہا۔۔ کتنا بدتمیز انسان ایک بار نہیں کہا بیڈ پر آ جاو میں خود سے تو نہیں جا سکتی مان  
لو ابھی میں چلی بھی گئی تو ہزاروں خوشفہمیوں میں مبتلا ہو جاے گا۔۔۔ نہیں



وہ -- آ -- میں وہ میں -- وہ میں چاہتی تھی کی تم صوفے پر جاو میں بیڈ پر ! مرش  
نے ہکالتے ہوئے آخر اپنا جملہ جیسے تیسے پورا کر ہی لیا تھا --



کیا۔۔ تمہیں لگتا ہے میں اتنا شریف ہوں اور رہی بات صوفے کی تو تمہارے لیے پرفیکٹ ہے آرام سے سو جاو میں بھی تمہکا ہوا ہوں۔۔۔ آہل کا جواب مرش کی سوچ سے یکدم الٹ تھا۔۔ وہ کیا سوچ رہی تھی آہل شاہ آفندی کیا کہہ گیا تھا۔۔۔

اپنے بازوؤں کو اپنی آنکھوں پر رکھ کر آہل شاہ آفندی سونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ لیکن مرش منہ کھولے اس ظالم شخص کو دیکھ رہی تھی خود تو کتنے مزے سے سویا تھا دوسروں کا ذرا بھی خیال نہیں تھا۔۔۔

اب گھورنا بند کرو چپ چاپ آکر سو جاو ورنہ تمہاری مرضی۔۔ غنودگی میں ڈوبی آہل کی آواز مرش کے کانوں تک بہ مشکل پہنچی تھی۔۔۔ ایک لمحہ ظایا کیے بغیر وہ بیڈ پر آگئی۔۔ تھکن کی وجہ سے اسے سخت نیند آرہی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں مرث نے اپنے لمبے سیاہ بال سلجھاتے ہوئے آہل سے کہا۔۔

نہیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آہل نے اپنی روبیلی آواز کے ساتھ صاف  
مناکر دیا تھا۔۔

لیکن کیوں ؟؟؟؟ مرش کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔

کیوں کی میری مرضی نہیں ہے !! خود کے اوپر فرفیوم اسپرے کرتے ہوئے آہل  
نے جانے کی وجہ صاف بتا دی --

لیکن امی نے ہمیں بلایا ہے !! مرش نے تیز آواز میں کہا۔۔

میں آج پھری نہیں ہوں پھر کسی دن چلے گے۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے  
آہل اس کی طرف بنا دیکھے بول رہا تھا۔۔۔

تم بڑی ہو میں تو نہیں میں جاؤں گی بس !!! مرش نے فیصلہ کر لیا تھا وہ جا کر رہے گی آخریے شخص ہوتا کون ہے اسے روکنے والا اس کے اپنے ماں باپ کے گھر جانے سے ۔

میں بات دہرانے کا قایل نہیں ہوں اس لیے کان کھول کر اچھی طرح سن لو نہیں جانا تو بس نہیں جانا ۔۔ آہل کو اب غصہ آ رہا تھا مرش کی بے جا ضد پر ۔۔ میں انکل سے اجازت لوں گی تم سے نہیں ہوتے کون ہو تم مجھ پر اپنا حکم چلانے والا ۔۔ مرش نے چلاتے ہوئے کہا ۔۔

مرش کا جبراً سختی سے دبوچتے ہوئے آہل اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا اپنی لمبیٹ کر اس مت کرو مرش اور اگر تم نیچے جا کر ڈیڈ سے کوئی بھی بات کی تو پھر اس کا انجام بھی سوچ کر رکھنا ۔۔۔ آہل نے غصے سے کہتے ہوئے اس چہرہ دوسری طرف جھٹک دیا ۔۔

مرش کی آنکھیں آنسوؤں سے دُبڑا گئی چمکتے موتی اس کی گالوں پر ٹوٹ ٹوٹ کر برس رہے تھے۔۔

میں نیچے جا رہا ہوں پانچ منٹ کے اندر ناشتے پر پہنچو۔۔۔ آہل حکم دیتا کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔ پیچھے مرش اس کی سسکیاں رہ گئی تھیں۔۔

کیا یہ شخص اب مجھے میرے والدین سے بھی نہیں ملنے دے گا یا اللہ اس شخص کے کتنے روپ ہے۔۔

\*\*\*\*\*

اسلام علیکم !! ولایت کلر کی شرٹ بلیک پینٹ جس کی آستین تھوڑا اوپر تک فولڈ کی گئی تھی ایک ہاتھ میں کورٹ دوسرے ہاتھ میں فون پکڑے آہل شاہ آفندی بلا شبہ کا حسین تھا۔۔

و علیکم اسلام ٹیبل پر بیٹھے سبھی نفوس نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا -- جیتے رہو خوش رہو -- مریم بیگم نے ڈھیر ساری دعاؤں سے آہل کو نوازا -- لیکن آہل انہیں نظر انداز کرتا پانی گلاس لبوں لیا --

کچھ ہی منٹ بعد مرش ناشتے کی ٹیبل پر پہنچی سلام کر کے آہل کے بازوؤں میں رکھی خالی چیر پر مجبورن اسے بیٹھنا پڑا --

کیسی ہے آپ بیٹا؟ جاوید صاحب نے فریش مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا --

میں بالکل ٹھیک ہوں انکل -- مرش نے بھی مسکرا کر جواب دیا --

انکل!! بیٹا آپ مجھے ڈیڈ کہہ سکتی ہے -- جاوید صاحب نے مرش کی طرف سیکھتا ہوئے کہا --

جی ڈیڈ! مرش نے مسکراتے ڈیڈ لفظ دہرایا --

مرش نے بہت ہمت کر کے بات کرنے کی سعی باندھی --

ڈیڈ؟ مرش نے ایک نظر آہل پر ڈالی اور جاوید صاحب سے مخاطب ہوئی --

ہاں بولو بیٹا -- جاوید صاحب پوری طرح مرش کی جانب متوجہ ہوئے تھے ۔  
امی اور بابا نے ہمیں بلایا ہے لیکن آہل تو مصروف ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا  
میں چلی جاؤں -- مرش نے ایک ایک سانس میں اپنی بات ختم کی تھی --  
ارے اس میں پوچھنے والی کیا بات تم ضرور جاؤ -- جاوید صاحب نے خوش ہوتے  
ہوئے کہا وہ بھلا مرش کی خواہش کیسے رد کر سکتے تھے --

میں نے جب ایک بار منہ کر دیا ہے تو تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی  
-- کب سے خاموشی سے بیٹھ کر ساری باتیں سن رہا تھا لیکن بات اب اس کی  
برداشت سے باہر تھی --

کیوں نہیں جائے گی اس کے ماں باپ نے اسے بلایا ہے اس کو روکنے کی کیا وجہ  
ہے بھلا مرش تم جاؤ گی -- جاوید صاحب نے بڑے تحمل کے ساتھ جواب دیا  
انہیں ڈر تھا سرفراز احمد کے سامنے شرمندگی کا سامنہ کہیں نہ کرنا پڑے --

میں نے کہہ دیا نہیں جائے گی ایک بات میری کان کھول کر سن لیں """"میں اپنے رشتے میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا """"آپ سب سمجھ جائے تو بہتر ہے۔۔ آہل کی آواز سن کر مرش نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

اور تم میری اجازت کے بغیر ایک قدم بھی باہر نکالی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ آہل شہادت کی انگلی سے وارن کر کے غصے سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔۔۔

انکل امی بابا نے اتنے پیار سے بلایا تھا مجھے میں ان سے کیا کہوں گی میں نے تو یے بھی کہہ دیا تھا ہم آئیں گے۔۔ مرش نے بے حد دکھے دل سے کہا لہجے میں افسردگی صاف نمایاں تھی۔۔۔

آپ جائیں گی بیٹا ضرور جائیں گی آہل تو آفس گیا ایک ضروری میٹنگ بھی تھی آج آپ ڈرائیور کے ساتھ شام ہونے سے پہلے میں گاڑی بھیج دوں گا آپ تیاری کرے جانے کی -- جاوید صاحب آہل کی پرواہ کیے بغیر مرش کو جانے کی اجازت دے دیے تھے وہ مرش کو کوئی دکھ نہیں پہنچانا چاہتے تھے --

تھینک یو سوچ انکل -- مرش بے حد خوش تھی آخر اسے اجازت مل ہی گئی تھی جانے کی لیکن ایک بات اس کے خیال سے بالکل نکل گئی تھی انسان جب غلطی کرتا ہے تو اس کے لیے سزا بھی مقرر کی گئی تھی ---

\*\*\*\*\*

یے ڈریس تو تم پر بہت نیچ رہی ہے -- بریرہ مرش کی تیاریاں دیکھ کر بولی --



بریرہ آہل کوپتہ تو نہیں چلے گا نہ -- مرش نے چاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا تھا نہ جانے اس کے دل میں خوفی بھی تھی لیکن دل کے ایک کونے میں آہل شاہ آفندی کے غصے کا ڈر بھی تھا --

بھابی کچھ نہیں کہتے مرش تم خواہ مخواہ ڈر رہی ہو آرام سے جاو ویسے بھی بھابی تم سے محبت کرتے ہیں پھر وہ تمہیں کیوں ڈائیں گے -- بریرہ نے شرارتی انداز میں کہا --

چپ کرو -- مرش نے بریرہ کو ڈپٹنے والے انداز میں کہا --

بی بی جی گاڑی تیار ہے بڑے صاحب آپ کو بلا رہے ہیں -- ملازمہ سمیرا دروازے پر نظریں جھکائے کھڑی پیغام دے رہی تھی --

بس میں آتی تم چلو -- مرش نے شال اپنے ارد گرد پھیلاتے ہوئے کہا ---

گاڑی اچھے سے چلانا -- جاوید صاحب برسوں پرانے ملازم کو آج پہلی بار ہدایت دے رہے تھے --

مرش گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے جاوید صاحب کے اوپر ایک نظر نہ ڈالنا نہ بھولی

میٹینگ از کینسل -- آہل نے دانت پر دانت جما کر سرد آواز میں کہا --

میں نے کہا میٹنگ کینسل مطلب کوئی میٹنگ نہیں ہوگی۔۔ آہل غصے سے کہتا  
آفس کے باہر آیا گاڑی اسٹارٹ کر کے زن دے روڈ پر دوڑانے لگا۔۔۔

بی بی جی آگئی آپ کی منزل -- ڈرائور نے گاڑی روکتے ہوئے مرش سے کہا --  
ہاں بہت شکریہ آپ کا میری بات سنے اگر آہل آپ سے بھی کچھ میرے بارے  
میں پوچھے تو نہ بتائیے گا پلیز --- مرش کو پورا یقین تھا آہل شاہ آفندی اسے پاتال  
میں سے بھی ڈونڈ سکتا ہے --

بی بی جی ہم اپنے صاحب سے کیسے جھوٹ بولیں گے۔۔ ڈراپور کو خوف آ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے بی بی جی جیسا آپ کا حکم -- ڈراپور نے آخر ہار کر سر تسلیم خم کر دیا

اپنی ہی دھن میں چلتے ہوئے وہ اندر آئی --





اچھا ٹھیک ہے امی اب "آپ" ہی کہوں گی۔۔۔ مرش نے مسکرا کر انہیں تسلی دے تو دی تھی مگر ذہن میں تو کچھ اور ہی تھا۔۔۔

خانہ خوشگوار موڈ میں کھایا گیا تھا۔۔۔ مرش نے فایزہ بیگم سے خوب باتیں کی تھی

انکل اب ہمیں جانا چاہیے ٹائم کافی ہو گیا ہے۔۔۔ آہل نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ بیٹا میں سوچ رہی تھی کیوں نہ آج آپ لوگ یہی پر رک جائے۔۔۔ فایزہ بیگم نے دل کی بات کہی۔۔۔

نہیں نہیں آنٹی پھر کبھی فلحال تو جانا ہوگا چلیں مرش۔۔۔ آہل مرش کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

جب امی کہہ رہی ہے تو آج رک جاتے ہیں نہ۔۔۔ مرش نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر کبھی آج نہیں ویسے بھی مرش ڈیڈ ہمارا انتظار کر رہیں ہونگے --- آہل نے بہت ہی ضبط کے ساتھ ڈیڈ لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے -- مرش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

الواداعی کلمات لیتے ہوئے وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئے۔۔

آہل بالکل خاموشی سے ڈرائونگ کرنے میں محو تھا۔۔۔

کچھ بول کیوں نہیں رہا۔۔۔ آہل کی خاموشی کو پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

آہل پلینز گاڑی کی اسپید کم کرو مجھے ڈر لگ رہا ہے !! اتنی ہائی اسپید پر مرش کبھی گاڑی میں سفر نہیں کی تھی۔۔۔

اسپید پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو گئی تھی۔۔۔

واچمین نے دوڑتے ہوئے گیٹ کھولا۔۔

آہل گاڑی پورچ میں روک نیچے اترا دوسری سائیڈ سے مرش کا ہاتھ پکڑ کر بے دردی سے لے گھسیٹتا لے کر جا رہا تھا۔۔



میری مرضی سے گئی تھی -- جاوید صاحب شور کی آواز سنتے ہی دوڑے آئے --  
اوہ تو یے آپ کی دی ہوئی شے تھی -- آہل اب جاوید شاہ آفندی کے مقابل آکھڑا  
ہوا تھا --

ہاں میں نے ہی جانے کی اجازت دی تھی آخر ہم اسے کس لیے نہیں جانے دیتے وہ اس کے ماں باپ کا گھر ہے کسی غیر کا نہیں --- جاوید صاحب کو سخت غصہ آ رہا تھا لیے ان کی تربیت کا تو اثر نہیں تھا --

مرش آنکھ پھاڑے دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہی تھی ---

- ""بیوی میری ہے آپ کی نہیں اس کا ہر فیصلہ کرنے کا اختیار صرف مجھے ہے اس لیے اچھا ہوگا آپ دور رہے ورنہ میں بھی بھول جاؤں گا آپ میرے باپ ہیں -- آہل کا الفاظ تھا کہ ہتھوڑا جاوید صاحب کا دل چھلنی چھلنی ہو گیا تھا --

ایک خونخار نظر مرش پر ڈال کر آہل سرٹھیاں عبور کرتا اوپر چلا گیا تھا --

مرش کے آنسوؤں روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے --- مرش برا نہیں منانا بیٹا آہل غصے کا تھوڑا تیز ہے لیکن دل کا بہت اچھا ہے -- جاوید صاحب مرش کو بیٹھ کر سمجھا رہے تھے --

انکل لیکن اس نے آپ کے ساتھ -- مرش کا بولنا مشکل ہو رہا تھا --

وہ بس ایسا ہی ہے بیٹا چلیں آپ اپنے کمرے میں جاے جا کر آرام کریں ---  
جاوید صاحب اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر جا چکے تھے --  
مرش آہستہ آہستہ دروازہ کھول کر کمرے میں آئی --  
آہل صوفے پر بیٹھ کر سامنے رکھے میز پر اپنی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے پر رکھے  
سگریٹ کے کش لینے میں مصروف تھا ---  
مرش ڈرتے ڈرتے بیڈ کے کونے میں ٹک گئی -- اس ڈر کی وجہ کیا ہے وہ خود  
نہیں جانتی تھی -  
یہاں پر آؤ -- آہل سگریٹ بادل میں رکھ کر مرش کا چہرہ بغور دیکھ کر بولا -  
مرش نے ڈرتے ڈرتے لرزتے قدم اس کی جانب بڑھائے --  
بیٹھو !! ایک نیا حکم صادر کیا گیا -  
مرش جھٹ صوفے پر بیٹھ گئی --  
منا کیا تھا نہ میں نے ! آہل نے سرد آواز میں کہا --

وہ ڈیڈ نے کہا تھا -- مرش سوختے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کچھ بولنے کے لیے جیسے ہی منہ کھولا آہل نے درمیان میں ہی اس کی بات کاٹ دی --

میری اجازت ضروری ہے یہ ڈیڈ کی - !! آہل کا کیا گیا سوال مرش کو لاجواب کر رہا تھا --

وہ میں -- بس

آج کی تاریخ سے اگر تم میری اجازت کے گھر سے باہر اپنے قدم نکالی پھر میں تمہیں بتا دے رہا ہوں دنیا کی رنگینیوں کس بھول جانا -- آہل کے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی --

آہل کی بات سن کر مرش کی نظر بے ساختہ اس کی جانب اٹھی --

\*\*\*\*\*

! آہل ایک بات پوچھو؟؟ مرش نے آہل چہرہ ایک ٹک دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہیں مجھ سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں جو پوچھنا ہے پوچھو۔۔ آہل نے ایک ٹھنڈی پرسکون سانس لیتے ہوئے کہا۔

تمہارا رویہ ڈیڈ کے ساتھ ایسا کیوں ہے۔۔ ساری ہمت مجتمع کر کے ذہن میں کب سے گج گج کرتے سوال کو مرش نے پوچھ لیا۔

کیوں کی مجھے ان سے نفرت ہے۔۔ آہل نے بے حد عام سے انداز میں جواب دیا۔ دیکھو آہل وہ بہت اچھے ہیں اب تم انہیں کچھ نہیں کہوں گے۔۔ تمہیں جو کہنا ہے مجھے کہنا جو کرنا میرے ساتھ کر لینا۔۔ لیکن پلیز اپنا رویہ ان کے ساتھ دروست رکھو۔۔۔ انجانے میں ہی مرش نے بہت کچھ بول دیا تھا۔

ایک بے خود خوبصورت مسکراہٹ آہل شاہ آفندی کے لبوں پر رقص کرنے لگی۔۔ جو کرنا ہوگا تمہارے ساتھ کر لوں۔۔ مرش کا ہاتھ پکڑ کر آہل نے اسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی آہل کے کسرتی سینے سے آ لگی۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ مرش نے اپنی لرزتی پلکیں اوپر کی جانب اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

تو کیا مطلب تھا! آہل کا پورا ارادہ اب مرش کو تنگ کرنا تھا۔۔

آہل پلیز جانے دو! مرش نے آہل شاہ آفندی کی باہوں میں کسمساتے ہوئے کہا۔  
جانے دوں گا پہلے "مطلب" تو بتا دو۔ مرش کے گالوں پر رقص کرتی زلفوں کو آہل نے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

تم جیسا سوچ رہے ہو میرا وہ والا مطلب نہیں تھا۔۔ مرش کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اب کس طرح پیچھا چھڑواے۔ اپنے بولے گئے الفاظ مرش کو ہی مہنگے پڑ گئے تھے۔۔

ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں مطلب۔۔ مرش کو خود سے اور قریب کرتے ہوئے آہل نے بے حد شرارتی انداز میں کہا۔۔

کیا بتاؤ گے!! مرش نے پھٹی پھٹی نظروں سے آہل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہ آہل شاہ آفندی نے اپنے سرخ لب مرش کے ڈمپل پڑتے گال پر رکھ دیا۔۔۔  
 لمحہ بھر کو مرش کی سانس تھم سی گئی زندگی میں پہلی بار وہ کسی شخص کے اتنا  
 قریب ہوئی تھی لیکن آہل شاہ آفندی کوئی نہیں اس کا شوہر تھا اس کا مجازی خدا  
 تھا۔۔۔

! آہل !! مرش نے آہستہ آہل کو پکارا

بولو جان آہل۔۔ آہل کا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھ کر ایسا لگتا تھا آج سے پہلے اسے  
 اتنی خوشی محسوس ہی نہیں ہوئی تھی۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ مرش کا سوال بے معنی تھا۔

رومیسنس! جواب حاضر تھا۔

پلیز جانے دو مجھے۔۔ مرش نے جھجکتے ہوئے کہا کیا تھا مرش کے چہرے پر شرم  
 حیا محبت نفرت کچھ بھی تو نہیں وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی آہل شاہ آفندی سے  
 دور کیوں نہیں ہو پا رہی۔۔

آہستہ آہستہ اپنے سرخ لبوں کو آہل مرش کے لرزتے لبوں کے پاس لے گیا آج وہ آہل شاہ آفندی کہیں گم ہو گیا تھا کھڑوس سا خود سر سا لیکن یہ آہل شاہ آفندی تو کوہی اور ہی تھا ۔۔

چھوڑو مجھے مرش یکدم سے دور ہوئی اپنے ارد گرد نظروں دوڑائی تو ایک حیرت کا شدید جھٹکا لگا اس کا دوپٹہ تو تھا ہی نہیں اچانک اس کی نظر زمین پر رقص کرتے اپنے دوپٹے پر پڑی مرش نے فورن جھک کر اپنا دوپٹہ اٹھانا چاہا ۔۔

آرام سے ویسے تمہارے جسم کا باقی حصہ بھی خوبصورت ہے !! آہل کے زبان سے نکلے الفاظ مرش کے چہرہ کا رنگ اڑانے کے لیے کافی تھے ۔۔

بلواس بند کرو ۔۔ مرش فورن سیدھی ہوئی لال لیکن شرم و حیا کی وجہ سے کان کی لوں تک سرخ ہو گئی تھی ۔۔

سوئیٹ ہارٹ ایسا کیا دیکھ رہی ہو تعریف کر رہا ہوں تمہاری کچھ غلط کہا کیا میں نے ۔۔ آہل نے معصوم بننے کی ساری حدیں پار کر دی تھی ۔۔



مرش کی نظر بے ساختہ آہل کے چہرہ پر اٹھی اس کی نگاہیں آہل شاہ آفندی کے چہرہ کا یوں طواف کر رہی تھی جیسے اس سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔  
گھٹیا انسان میں جا رہی ہوں!! مرش صوفے سے اٹھ کر فوراً کمرے سے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔۔

بات تو سنو۔ آہل نے اس کو روکنا چاہا۔

لیکن مرش تو کب کی جا چکی تھی۔۔۔

یا اللہ یے مجھے کیا ہو گیا ہے میں اس کے اتنے قریب کیسے جا سکتی ہوں اس شخص کے سامنے میں ہار کیوں جاتی ہوں۔۔۔۔۔ مرش نرم گزار گھاس پر ننگے پاؤں آہستہ آہستہ چل رہی تھی دونوں بازوؤں سینے پر باندھے وہ مسلسل آہل شاہ آفندی کے بارے میں سوچے جا رہی تھی اس کی تپیش دیتی نگاہیں اس کا غصہ پھر ایک پل میں اس کا محبت بھرا لہجہ یے شخص تو بالکل دھوپ چھاؤ کی طرح ہے۔۔۔۔۔



ہاں تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں ابھی آج ہی کی بات ہے معافی مانگ رہا تھا مجھ سے ویسے تمہیں تو پتہ ہی ہے میں کہاں کسی کو اتنی اسانی سے معاف کرتی ہوں لیکن بے چارا ہاتھ جوڑ جوڑ کر اتنی منتیں کر رہا تھا میں نے کہا چلو ٹھیک ہے معاف کیا۔۔ مرش نے آنکھ پٹپٹاتے ہوئے آہل کا وہ اسکیچ کھینچا جس شاید خوابوں میں بھی نہیں سوچا جاسکتا تھا۔۔

لیکن بھابی نے تو کبھی کسی سے معافی نہیں مانگی!! بریرہ نے ایک بار پھر سے بے یقینی ظاہر کی۔۔

مجھ سے مانگ لیا نہ دراصل تمہارا بھابی ایک نمبر کا ڈرپوک انسان ہے کہہ رہا تھا مرش مجھے معاف کر دو ورنہ میں پوری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔ مرش!! بریرہ نے مرش آہستہ سے پکارا لیکن مجال ہے جو مرش کو زبان کو بریک لگ جائے۔۔

اور تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں بے چارا زمین پر سوتا ہے کہتا ہے میں تمہارے لیے ہر تکلیف برداشت کر سکتا ہوں -- مرث اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کی کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہو کر بڑے مزے اس کی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا --

مرش بھابی !! بریرہ نے دُرتے دُرتے مرش کو پھر سے کچھ بتانا چاہا لیکن مرش جیسے  
ہوا میں اڑ رہی تھی آج اسے ایسا موقع ملا تھا جس کی تلاش اسے شدت سے تھی --  
بریرہ ایک سکریٹ کی بات بتاؤں تمہارے بھابی کا تو ہزاروں لڑکیوں سے افیر بھی  
ہے آدھی رات کو کالز پے کالز آتی رہتی ہے پوری رات لڑکیوں سے باتیں کرنے  
میں گزار دیتا ہے لیکن پلیز کسی سے مت کہنا یہ سکریٹ میں نے صرف تمہیں  
ہی بتایا ہے --

اچھا ٹھیک ہے نہیں کہوں گی لیکن پلیز اب چپ ہو جاو۔۔ بریرہ نے اب آواز میں تیزی لاتے ہوئے کہا مرش کی چلتی زبان کو ایک لمحے میں بریک لگا تھا۔۔

مرش پیچھے پیچھے بھائی !! بریرہ اس سے پہلے کچھ کہتی مرش نے فورن گردن گھما کر دیکھا جہاں آہل شاہ آفندی کا نام و نشان نہیں تھا --

تمہارا کہنا ہے تمہارا بھائی میرے پیچھے کھڑا تھا -- مرش نے ہنستے ہوئے بریرہ کا مزاق اڑایا --

مرش میں جھوٹ نہیں بول رہی یا وہ تھے ابھی ابھی گئے ہیں -- بریرہ نے گھبراتے ہوئے مرش کو یقین دلانا چاہا --

ہا -- ہا -- ہا -- مجھے لگتا ہے تمہیں نیند آرہی ہے پتہ نہیں کیا کیا بولے جا ہی ہو چلو جا کر سو جاو میں بھی جا رہی ہوں سونے -- مرش نے اٹھتے ہوئے کہا --  
گڈ نائٹ مرش -- بریرہ بے چاری کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیا بولے اس کے لیے سو جانا ہی بہتر تھا ---

گڈنلٹ -- مرش کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سی چمک تھی انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی آج اس نے آہل شاہ آفندی کو دل کھول کی ذلیل کیا تھا دل کو تھوڑا سکون محسوس ہو رہا تھا --

آہل شاہ آفندی آینے کے سامنے کھڑے ہو کر شرٹ کے بٹن ایک ایک کر کھولنا شروع کیا لمحے میں اس کا چوڑے کسرتی جسم نمایاں ہو رہا تھا -- شرٹ کو اتار کر اس نے بیڈ پر اچھال دیا دوسری شرٹ لینے کے حوالے سے واڈروب کی طرف بڑھا لیکن اچانک اس کے دل میں نہ جانے کیا خیال آیا واڈروب بند کر کے پھر سے آینے کے سامنے کھڑا ہو گیا --

مرش نے ہولے ہولے دروازہ کھول کرے میں قدم رکھا اس کا خیال تھا کی آہل سو کب کا سوچکا ہوگا لیکن آہل کو اس طرح کھڑے دیکھ اس کے ہوش حواس کھونے لگے تھے --

موڈ نہیں ہو رہا پہننے کا۔۔ آہل دھیرے دھیرے چل مرش کے قریب بے قریب آ  
چکا تھا۔۔

آہل کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو مرش کے ہوش و حواس کو بیگانہ کرنے  
لیے کافی تھی --

میں آخری بار کہہ رہی شرٹ پہنو -- مرش نے دانت پر دانت سختی سے جماتے  
ہوے کہا --

ایک بار آنکھیں تو کھولو پھر خود کہو گی آہل کبھی شرٹ مت پہننا -- آہل اب  
مرش کی زلفوں سے کھلواڑ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا --

آہل پلیز شرٹ پہن لو -- مرش اب التجا پر اتر آئی تھی کیوں کی ابھی یے سب وہ  
قبول نہیں کی تھی کی باخوشی آہل شاہ آفندی کی ایک ایک حرکتوں کو پسند کرتی جاے  
--

نہیں یار شرٹ پہن کر وہ مزہ نہیں آئے گا جو بغیر شرٹ کے آئے گا مطلب سمجھ  
رہی ہو نہ ؟؟ آہل شاہ آفندی کا رومینس دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا لیکن شاید  
یے رومینس نہیں اسے مرش کو تنگ کرنا چھیرنا کہہ سکتے ہیں --



ایک شرط پر شرٹ پہن سکتا ہوں اگر تمہیں میری شرط قبول ہو تو ورنہ کوئی بات نہیں آج کی رات تم میری باہوں میں کروٹ لینا۔۔ آہل تیریکدم نیشانے پر مارا تھا۔۔

کون سی شرط؟ مرش نے ہار مانتے ہوئے بلا آخر پوچھ ہی لیا۔۔

ایک بار آنکھ کھولو!! شرط صاف تھی۔۔

مرش نے آخر ہمت کر کے آنکھ کھول ہی دی تھی۔۔ اس ڈر سے کی بے شخص

جس چیز کی دھمکی دیتا ہے اسے حقیقت میں بھی کرتا ہے۔۔

تم۔۔ تم نے شرٹ کب پہنی؟؟ مرش بے یقینی سے آہل کو دیکھے جا رہی تھی جو

نہ جانے کب شرٹ پہن چکا تھا۔۔

جب تم شرمانے کی اداکاری کر رہی تھی۔۔ آہل نے دور ہٹتے ہوئے مرش کا مزاق

اڑایا۔۔

ویسے اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے تم ایک بہت اچھی بیوی ہو جو شوہر کے  
! حکم کی پاسداری کرتی ہو ! آہل پھر پڑی سے اترنے لگا تھا  
تمہیں کتنی خوشفہمیاں ہے نہ میں نے صرف اس لیے آنکھ کھولی تو تاکی میری رات  
پرسکون گزرے !! مرش بیڈ پر بیٹھتے ہوئے آہل کی خوشفہمی کو دور کرنے کی بھرپور  
کوشش بھی کر رہی تھی ۔۔

پرسکون کیسے نہ گزرتی تمہارا شوہر جو تمہارے ساتھ تھا ۔۔ آہل ایک بات کے  
ہزاروں مطلب نکالنے میں پکا کھلاڑی تھا ۔۔  
اللہ کرے تمہاری خوشفہمی دور ہو جائے میں دعا کروں گی ۔۔ مرش لائیٹ آف کر کے  
جواب دینا نہ بھولی ۔۔

امیدوں پر ہی تو پوری کلینات زندہ ہے میری جان اور مجھے پوری امید ہے ایک دن  
میری اس خوشفہمی کو تم یقین میں بدلو گی ۔۔ آہل بیڈ پر دوسری سائیڈ پر بیٹھتے  
ہوئے کہا ۔۔

میں سونے جا رہی ہوا ب مجھے تنگ مت کرنا۔۔ مرش کروٹ بدل کر آنکھ بند کر لی  
پتہ نہیں اسے نیند آ بھی رہی تھی یہ نہیں یہ پھر صرف سونے کی ایکٹینگ کر رہی  
تھی۔۔

گڈ نائٹ۔۔ آہل جواب دے کر سوچکا تھا تھکن کی وجہ سے اسے شدید نیند آ رہی  
تھی۔۔ اور وہ واقعی میں سوچکا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

صبح میں پرندوں کی چہچاہٹ شروع ہو چکی تھی ہلکی دھوپ کی کرن آہل شاہ آفندی  
کے کمرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

آہل کی آنکھ اپنے مقرر وقت کے مطابق کھلی تھی اپنے بازوؤں پر اسے کسی نرم  
ملاہیم ہاتھ کی تپش محسوس ہوئی اس ذرا ترچھی نظر کر کے دیکھا تو مرش اس سے بس

کچھ فاصلے پر تھی دوپٹہ آدھا سینے پر آدھا زمین پر رقص کر رہا تھا۔۔ ایک ہاتھ سینے کے نیچے رکھا تھا دوسرا آہل کے کاندھے پر تھا۔۔

صدقے!! آہل کے لبوں پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ مچل گئی اس نے ہاتھ بڑھا کر مرش کا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔ مرش کو اپنے ہاتھ پر کسی کی کے انگلیوں کے لمس محسوس ہوئے اس نے فورن آنکھ کھول کر دیکھا آہل اس کے اوپر تھوڑا سا جھکا ہوا تھا۔۔

گھٹیا انسان کیا کر رہے ہو تم میرے سونے کا فائدہ اٹھا رہے ہو۔۔ مرش ایک لمحہ لگا تھا سب کچھ سمجھنے میں۔۔

گڈ مارنگ میسجز آہل! آہل اب بھی اس کے اوپریوں ہی جھکا ہوا تھا۔۔۔ دیکھو دور رہو مجھ سے۔ مرش اپنے دونوں ہاتھوں سے آہل کو پیچھے کی اور دھکا دینے کی جوڑ توڑ کوشش کر رہی تھی لیکن آہل مجال ہے جو ٹس سے مس بھی ہو۔۔



ہا ہا ہا۔۔ الزام تراشی کرنا کوئی تم سے سیکھے۔۔ آہل مرش کا مزاق یوں اڑا رہا تھا جیسے اس سے زیادہ آج سے فنی بات کبھی ہوئی ہی نہیں۔۔

ہاں تو غلطی سے گیا ہوگا میرا ہاتھ تمہیں زیادہ خوشفہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ مرش نے آخر اپنا جھوٹ قبول کر ہی لیا تھا۔۔

کاش ایسی گستخای ہر روز ہو جان مزا ہی آجائے گا۔۔ آہل دل پر ہاتھ رکھ کر مزے سے بول رہا تھا۔۔

اپنی بکواس بند کرو۔۔ مرش نے کھا جانے والی نظروں سے آہل کو دیکھا۔۔ ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔۔ آہل شریر مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گیا واڈروب کھول کر ابھی وہ ٹاول ہاتھ میں لیے اندر کچھ کھنگال رہا تھا عین اسی وقت مرش پر سے کودنے والے انداز میں نیچے اتری۔ آہل حیرت زدہ نظروں سے مرش کی بیوقوفی دیکھ رہا تھا آخر لیے کر کیا رہی ہے۔۔

مرش کی ہاتھ تیزی سے کام کر رہے تھے اس کا ارادہ تھا آج وہ پہلے شاور لے گی ہمیشہ آہل شاہ آفندی لیتا ہے لیکن آج وہ اس کی جیت ہوگی --

یہ کیا سمجھتا ہر کام میں یہ سب سے پہلے رہے گا ہم -- مرش ایک اچڑتی نگاہ آہل پر ڈال کر سوچ رہی تھی --

تم ٹھیک تو ہو -- آہل اس کے آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر پوچھ رہا تھا --

مجھے کیا ہونا ہے میں بالکل ٹھیک ہوں -- مرش سرسری سا جواب دے کر جلدی جلدی اپنی ضرورت کی چیز ہاتھ میں لے رہی تھی --

اس پہلے کی مرش واشروم کی جانب اپنے قدم بڑھاتی آہل اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا -- اوہ تو یہ معاملہ ہے -- آہل کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہو گئی تھی --

آہل نے فوراً اپنے قدم واشروم کی جانب بڑھائے لیکن اس سے پہلے آہل اندر جاتا مرش اس کے راستے میں آکر کھڑی ہو گئی --

آگے سے ہٹو مجھے شاور لینا ہے -- آہل نے تھوڑی سختی دکھانی چاہی --

آج میں پہلے شاور لوں گی سمجھے -- مرش دونوں بازوں سینے پر باندھے دو ٹوک لہجے میں بولی --

میں پہلے لوں گا شاور مجھے آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہے -- آہل ایک ایک چباتے ہوئے کہا --

پہلے میں لوں گی --

پہلے میں لوں گا --

اوہ بریرہ دروازے پر کیوں کھڑی اندر آؤ -- مرش سایڈ سے گردن نکال کر آنکھیں پٹیٹا کر ایکٹنگ کرنے میں لگن تھی --

بریرہ -- آہل بغیر کچھ سوچے سمجھے پیچھے کی اور مڑا جہاں بریرہ تو دور بریرہ کا نام و نشان نہیں تھا --

ہا ہا ہا - دیکھا آج میں جیت گئی مسٹر آہل -- مرش قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے فورن واشروم میں گھس گئی --



ایک لمحے میں آہل کو سمجھ آگیا تھا مطلب وہ فول بنایا گیا ہے۔ کوئی بات نہیں  
 مرش میڈم جیت کس کی ہوئی ہے بے اندازہ نہیں ہے تمہیں۔۔ آہل نے ایک  
 نظر بند دروازے پر ڈالی اور واپس صافے پر آکر بیٹھ گیا۔۔

آہل۔۔۔ اندر سے مرش تیز تیز آواز میں آہل کو پکار رہی تھی اس لیے کی دیکھوں  
 ہے کی نہیں بے چارہ کہیں چلا ہی نہ گیا ہو۔۔

آہل۔۔ اپنا نام آہل کو بہ خوبی سنائی دے رہا تھا لیکن اس کا تو ارادہ ہی کچھ اور تھا  
 ۔۔ بنا کچھ بولے وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا۔۔

شکر ہے چلا گیا بے چارہ آج اسے پتہ چل گیا ہوگا آخر مرش بھی کوئی چیز ہے۔۔  
 اتنی ہی دیر میں مرش اپنی تعریف کے حوالے سے ایک سو ایک ناموں سے نواز  
 چکی تھی خود کو۔۔

براون کلر کا کپڑا زیب تن کیے وہ حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں سے گرتی  
 ننھی ننھی بوندیں اس کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔

آہستہ آہستہ دروازہ کھول کر تھوڑی سے گردن باہر نکال کر دیکھا ایک بار خود کو تسلی بھی تو دینی تھی آہل شاہ آفندی واقعی روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

یہ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے چلا گیا۔۔۔ مرش کے لبوں سے شریر مسکراہٹ ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

لیکن یے کیا یے تو آہل شاہ آفندی تھا جو جن کی طرح اس کے سامنے حاضر ہوا تھا وہ بھی بغیر شرٹ کے اس کا کسرتی مضبوط سینہ صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

مرش کی سانس اوپر کی اوپر نیچے کی نیچے ہی اٹکی رہ گئی۔۔۔ آنکھیں پھاڑے وہ اپنے سامنے کھڑے شخص کو ایک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔۔

ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم کیے نہیں تھے کیا۔۔۔ مرش نے خشک پڑتے گلے کو تر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہشش۔۔۔ آہل مرش کے کپکپاتے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر تھوڑا اور آگے بڑھا۔۔۔

آ۔ آ۔ آہل وہ میں تو بس مرش نے فورن آہل سے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔  
 بیوٹیفل۔۔ آہل کی انگلی ابھی بھی مرش کے لبوں پر تھی۔ آہل دھیرے دھیرے  
 مرش کی اور اپنا قدم بڑھا رہا تھا۔۔ اس کے برعکس مرش اپنے قدم پیچھے کی اور  
 لے جا رہی تھی۔۔

آہل پلینز جانے دو۔۔ مرش آہل شاہ آفندی اتنے قریب تھی کی اس کے لو دیتے اشاروں کو بہ خوبی سمجھ رہی تھی۔۔

پیچھے جانے کا راستہ ختم ہو چکا تھا مرث کا دیوار سے جا لگا اس نے فوراً اس جگہ کو آنکھیں گھما گھما کر دیکھا یہ کوئی اور جگہ نہیں بلکی یہ تو وہی واشروم تھا۔۔۔

آہل پلینز مجھے جانے دو۔۔۔ مرث کا ہاتھ بے ساختہ آہل شاہ آفندی کے مضبوط چوڑے سینے سے جا لگا۔۔۔

جیت اس کی ہوتی ہے جس کو انجام کا خوف نہ ہو لیکن تم تو بہت ڈر رہی ہو۔۔

آہل اس کی کمر میں اپنا بازو حایل کرتا خود سے اور بھی قریب کر لیا۔۔

مجھے مزاق پسند نہیں ہے جان -- آہل نے اس کے کانوں میں دھیرے سرگوشی  
کی --

وہ دونوں عین شاور کے نیچے کھڑے تھے۔۔ آہل نے ایک ہاتھ بڑھا کر ٹیپ کو گھمایا۔۔۔ اچانک ٹھنڈا تھ پانی زور و شور سے نیچے گر کر ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔۔

----- سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

---دُوبا میں تجھ میں تو کنارہ مل گیا

--- تو ملا تو خدا کا سہارا مل گیا

---- غم زدہ "غم زدہ" دل لیے تھا غم زدہ

مرش کا پورا وجود پانی سے گیلا ہو چکا تھا۔۔ اس کے جسم کے باقی حصے صاف نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔ آہل نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ بند کر دیا سایڈ میں ہینگ کیا ٹاول مرش کی جانب اوچھال دیا۔۔ مرش نے اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ کھولی جہاں آہل شاہ آفندی ٹاول کے ذریعے ہلکے ہلکے اپنے بالوں کو سکھا رہا تھا۔۔۔

تم میری سوچ سے بھی زیادہ خوب صورت ہو سویٹ ہارٹ۔۔ آہل اس کو اوپر سے نیچے تک اپنی جاذب نظروں کے حصار میں لیا۔۔۔

بلکواس بند کرو ذلیل انسان۔۔۔ مرش کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے شاید اپنی بے بسی پر۔۔۔

سو بیو ٹیفل۔۔ آہل ایک آخر فقرہ مرش کی جانب اچھال کر واشروم سے باہر چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد مرش واشروم سے باہر نکلی لیکن آہل کب کا جا چکا تھا۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ اپنے گیلے بالوں کو سلجھا رہی تھی جیسی اس کے موبائل کی میسج رنگ ہوئی۔۔

مرش نے برش رکھ کر موبائل ہاتھ میں اٹھایا سامنے نیو نمبر سے میسج پوری آہوتا ب سے چمک رہا تھا۔۔

گڈ مارنگ۔۔ مرش نے میسج دہرایا۔۔

کون؟ مرش نے ذہن میں آتے سوال کو موبائل پر تحریر کر کے سینڈ کیا۔۔

جان من تمہارا بہت قریبی!! جواب فورن موصول ہوا۔۔

گھٹیا انسان کون ہو تم۔۔ مرش نے غصے سے ٹیپ کر کے پوچھا۔۔

لیکن اب جواب ندارد تھا۔۔ مقابل آف لائن ہو چکا تھا۔۔

مرش نظر انداز کر کے پھر سے

\*\*\*\*\*

گڈ مارنگ -- آہل تیار ہو کر ہر روز کے مطابق آج بھی آہستہ سے گڈ مارنگ کرتا چیر  
پر بیٹھ گیا --

گڈ مارنگ -- سب نے مسکرا کر جواب دیا --

کالج جانا ہے تمہیں؟ آہل اب بریرہ کی جانب متوجہ ہوا --

جی بھائی جانا ہے -- بریرہ نے ہاں میں گردن ہلای --

اوکے -- آہل پھر سے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا --

اسلام علیکم مام ڈیڈ اینڈ مابی بیسٹ فرینڈ -- مرش بریرہ کے گلے کر خوشی سے چمکی

--

وعلیکم اسلام بیٹا -- مریم بیگم جاوید صاحب نے خوشی خوشی جواب دیا --

مرش نے ایک اچلتی نظر آہل پر ڈالی جو بغیر کسی کی طرف دیکھے ناشتے میں مصروف  
تھا --

ڈیڈ؟؟ مرش نے جاوید صاحب کو مخاطب کیا --

جی بیٹا --

میں کالج جانا چاہتی ہوں -- مرش نے آخر وہ بات اپنی زبان پر لے ہی لاپی جس کو کئی روز سے سوچے بیٹھی تھی --

ہاں تو مسئلہ کیا ہے! آپ جاو ضرور -- جاوید صاحب نے اپنی طرف سے پوری اجازت دے دی تھی اس کو سوچے بغیر آہل کا کیا ریکشن ہوگا --

آہل کا گلاس کی طرف بڑھتا ہاتھ فورن رک گیا -- دل کر رہا تھا مرش کے گال پر ایک دو تمھیر رسید کر دے --

جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا اب چپ چاپ گھر بیٹھو -- آہل نے مرش کو گھور کر اپنے ہونے کا یقین دلایا --

لیکن میں پڑھنا چاہتی ہوں ڈیڈ -- مرش آہل کو یکسر نظر انداز کر کے جاوید صاحب سے مخاطب ہوئی --



اس کی پڑھائی مکمل تو ہو جانے دو آہل بچ میں پڑھائی چھوڑ کر کیا فائدہ -- جاوید صاحب مرش کی حملیت میں بولے --

اور پڑھ کر کیا فائدہ ہے جب ایک بار کہہ دیا نہیں پڑھنا تو نہیں پڑھنا میں بحث کرنے کا قایل نہیں ہوں -- آہل نے اپنی سرد آواز کے ساتھ مرش کو ایک ایک لفظ سے باور کرایا --

آہل تم آفس چلے جاتے ہو بریرہ کالج آخر مرش گھر میں بیٹھ کر کیا کرے گی بور ہو جاتی ہے میں چاہتا ہوں تم دونوں ہنی مون پر جاو مرش کو اپنا وقت دو تھوڑا -- جاوید صاحب نے بڑے تحمل کے ساتھ آہل سے کہا --

ہنی مون پر ہمیں کب جانا ہے یے میں خود ڈیسیڈ کر لوں گا فلحال میرا کوئی موڈ نہیں ہے جانے کا اور تم اپنی فضول کی خواہشات کو قابو میں رکھا کرو -- آہل چپیر سے اٹھ کر مرش کو کھا جانی والی نظروں سے گھورا --

چلو بریرہ -- آہل باہر جا چکا تھا پیچھے اس کے اپنے کن نظروں سے اسے دیکھ رہے  
تھے اسے اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی --

\*\*\*\*\*

ارے واہ آج تو عید کا چاند نظر آیا ہے -- فارس آہل کو پورے دو دن بعد دیکھ رہا تھا

--

سدھرے گا نہیں تو -- آہل اس کے پیٹھ پر ایک زور دار کک مارتا چمیر پر بیٹھ گیا

--

آج کیسے آفس آگیا مجھے تو لگا تھا آج بھی تو نظر نہیں آنے والا -- فارس نے

مسکراتے ہوئے اس کا مزاق اڑایا --

بریرہ کو کالج ڈراپ کر کے سیدھا یہی پر آگیا ہوں اگر تجھے پتہ ہو تو میں کل بھی آیا تھا لیکن تو دو دن سے عید کا چاند بن کر بیٹھا ہے۔۔ آہل ایک ایک کر کے سارا حساب کلیئر کیا۔۔

یار بھابھی کی کیا حال ہے تیرے تو مزے ہی مزے ہونگے۔۔ فارس نے آنکھ مار کر آہل کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

بس ٹھیک ہی ہے تیری بھابھی۔۔ آہل کی آنکھوں کے سامنے مرش کا غصہ کرتا چہرہ لہرایا۔۔ اچانک اس کے لبوں پر مسکراہٹ نے احاطا کیا۔۔

یار مجھے بھابھی سے ملو اسپیشلی مجھ سے اکیلے میں ملو آخر میں بھی تیرا کچھ لگتا ہوں۔۔ فارس نے منہ پھلاتے ہوئے ایکٹنگ کی۔۔

اچھا بابا ملو دونگا پہلے کام تو کر لیں۔۔ آہل فارس کو تسلی دے کر کام میں مصروف ہو گیا۔

امی میرا آنے کا دل کر رہا ہے -- مرش فون پر فایزہ بیگم سے اپنے روم میں بیٹھ کر باتیں کرنے میں مصروف تھی --

بیٹا آہل کہہ رہا تھا وہ کام سے پھری ہو جائے گا تو تمہیں ساتھ لے کر آے گا -- کیا اس نے ایسا کہا ہے -- مرش نے حیرت سے پوچھا --

مرش یہ "اس" "کیا ہوتا ہے -- میں نے تمہیں سمجھایا تھا نہ اس کی عزت کیا کرو شوہر ہے تمہارا -- فایزہ نے مرش کو تنقید کی --

اچھا امی سوری -- مرش نے مسخہ بناتے ہوئے معافی مانگی --

ایک تو تمہیں اتنی دنوں بعد اپنی ماں کی یاد آئی ہے تم سے زیادہ تو آہل میرا خیریت پوچھ لیتا ہے ہر روز فون کرتا ہے اللہ میرے بچے کو صحت دے -- فایزہ بیگم نے

آہل کو دل سے دعا دی --

اچھا امی میں فون رکھتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا بابا کو میرا سلام کہیے گا۔۔ مرش فایزہ بیگم سے الوداعی کلمات لیتے ہوئے فون بند کر دی۔۔

\* \* \* \* \*

مام آپ یہاں کیا کر رہی ہے ؟ فایزہ بیگم سے بات کرنے کے بعد مرث سیدھا  
 بارچی خانے میں آگئی تھی اپنے لیے اپنے ہاتھوں سے اسپیشل کافی بنانے کے  
 لیے لیکن مریم کو بیگم کو وہاں کھڑا دیکھ کر پوچھ بیٹھی ۔۔

بیٹا میں تمہارے بابا کے لیے چائے بنا رہی ہوں انہیں میرے ہاتھ کی چائے بہت پسند ہے۔ مریم بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔

آپ ہٹیں میں بنا دیتی ہوں۔ مرش نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔

ارے نہیں نہیں میں لیتی ہوں بیٹا آپ جا کر آرام کرے۔۔ مریم نے محبت بھری شفقت سے کہا۔۔

مام آپ اتنی اچھی ہے اتنی محبت کرنے والی مجھے رو بلکل اپنی امی کی طرح لگتی ہے۔۔ مرش کو اس پورے گھر میں مریم بیگم سب سے زیادہ اچھی لگتی تھی۔۔ مائیں اپنے بچوں سے اسی طرح پیار کرتی ہے بیٹا۔۔ مریم بیگم نے چولہے پر چائے کا پانی چھڑاتے ہوئے کہا۔

تو پھر بچے کیوں نہیں کرتے آہل بھی تو آپ ہی کا بچہ ہے اس کا رویہ آپ کے ساتھ ایسا کیوں ہے؟ مرش اتنے دنوں میں جان چکی تھی آہل شاہ آفندی کا رویہ اپنی ماں کے ساتھ کیسا تھا لیکن کیوں؟؟

آہل بہت اچھا ہے مرش بس غصہ کا تھوڑا تیز ہے ورنہ مجھے تو لگتا ہے وہ مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے !! مریم بیگم نے نظریں چراتے ہوئے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔۔

تم یے سب چھوڑو کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو چلو۔۔ مریم بیگم ٹرے ہاتھ میں باورچی خانے سے باہر نکل چکی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

مرش کال پک کرو !! یے تیسری بیل جا رہی تھی مرش کے فون پر آہل کی کال لیکن اس بار بھی آہل کو ناکامی کا سامنہ کرنا پڑا۔۔

کال کیوں نہیں پک کر رہی؟ آہل میٹنگ سے پھری ہونے کے بعد مرش کو تنگ! کرنے کے حوالے سے کال ملا رہا تھا لیکن جواب ندارد

مرش مجھے معاف کر دینا میں جانتا ہوں تم مجھ ناراض ہو تمہارا حق ہے مجھ پر غصہ کرنا لیکن میں نے سب تمہارے لیے کیا تھا تمہیں میں اپنی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا لیکن میں مجبور ہوں مرش میں نے سب کچھ صرف تمہارے لیے کر رہا ہوں کیوں کی میں تمہیں اپنی وجہ کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا تمہارے اوپر سختی کرنا بھی میری ایک مجبوری ہے لیکن شاید تم کبھی نہیں سمجھو گی ۔۔

مرش کا نام موبائل اسکرین پر پوری آؤتاب سے چمک رہا تھا آہل ایک ٹک اس کے نام پر نظریں جمائے اپنی ان خطاؤں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو شاید اس نے کیا ہی نہیں تھا ۔۔

مرش کس کی کال ہے بیٹا پک کر لو ۔۔ مریم بیگم نے مرش کا موبائل دیکھ کر کہا ۔۔ مرش اپنے ارد گرد سے بے خبر میگزین میں منہ گھسائے کچھ پڑھنے میں لگن



کسی کی نہیں مام رانگ نمبر ہے۔۔ مرش نے بناوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر  
مریم بیگم کو یقین دلایا۔۔

اچھا بے لوف کافی پیو تمہارے ڈیڈ بھی بس آرہے ہیں۔۔ کافی کا ایک مگ مرش کو پکڑا کر مریم بیگم صوفے کی ایک وسط میں بیٹھ گئی اتنی ہی دیر میں جاوید صاحب بھی تشریف لے آئے۔۔ اب وہ تینوں گپ شپ کرنے میں لگن تھے۔۔۔۔

آہل آج آفس سے جلدی آگئے؟ آہل شاہ آفندی ایک ہاتھ میں موبائل دوسرے ہاتھ میں کوٹ پکڑے آنکھوں پر بلیک سن گلاسز لٹکائے وہ بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

بس یو ہی آج میں سوچ رہا تھا مرش کو ڈنر پر ساتھ لے کر جاؤں -- جاوید صاحب  
کے پوچھے گئے سوال پر آہل نے ایک نظر سامنے بیٹھی دشمن جاں کو دیکھ  
سرسری سا جواب دیا --

مرش کیا ہو گیا ہے ٹھیک تو ہو تم مرش ایک اچانک س شروع ہونے والی کھانسی  
سب کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی بریرہ ہاتھ پکڑے بیگ کو صوفے پر اچھالتی  
مرش کی جانب دوڑی --

ہا ہاں -- میں ٹھیک ہوں بہت شکریہ -- پانی کا گلاس تھامتے ہوئے اس نے  
گٹ گٹ پانی کا گھونٹ گلے کے نیچے اتارا --

مجھے لگتا ہے میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے -- مرش نے اپنا سر پکڑ کر ایک  
نیا ہتھتیار استعمال کیا --

پین کلر کھاو سہی ہو جائے گا آج رات میں تیار رہنا -- آہل ایک سرد نظر مرش کی  
ایکٹنگ پر ڈال کر رہا --

پہلے ڈاکٹر کے پاس چلیں گے اس کے بعد ڈنر پر۔۔ آہل نے فورن مسئلہ کا حل نکالا۔۔

ڈاکٹر کے پاس کیوں؟؟ مرش کی زبان یک لخت پھسلی۔۔

کیوں کی تمہارے سر میں درد ہے -- آہل نے اسے جتنا ہی ہوی نظروں سے دیکھا ۔  
اچھا ہاں سر میں درد ہے -- اپنے بولے گئے جھوٹ شکر ہے مرش کو فورن یاد آ  
گئے ۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے مرش اس سے تمہاری بوریت بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔  
بربرہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

آ۔ م۔ میں ایک شرط پر جاؤں گی۔۔ مرث معصوم بنتے ہوئے مریم بیگم سے  
مخائب ہوئی۔۔

آہل نے مشکوک کن نظروں سے مرش کو دیکھا۔۔

وہ شرط لے ہے کی اگر بریرہ بھی میرے ساتھ جائے گی تو میں جاؤں گی ویسے ڈیڈ  
مام میں تو کہتی ہوں آپ لوگ بھی چلیں ہمیں بہت خوشی ہوگی ہے نہ آہل؟؟  
آنکھیں پٹپٹا کر مرش نے اپنے بنے بنائے منصوبے میں آہل کو بھی شامل کرنا چاہا

--

آ۔۔ جی۔۔ آہل کی زبان سے الفاظ بہ مشکل نکل رہے تھے لڑکی تو اس کی  
سوچ سے زیادہ چالاک نکلی۔۔

نہیں مرش میں؟ میں کیسے جا سکتی ہوں آپنی مین کباب میں ہڈی بن کر میں پھر  
کبھی چلی جاؤں گی فلحال تو تم لوگ جاو۔۔ بریرہ فورن مرش کی آفر ٹھکرا دی۔۔  
کیسی باتیں کر رہی ہو بریرہ پاگل ہو دیکھو تم جاؤ گی تو ہی میں جاؤں گی۔۔ مرش نے  
منہ پھلاتے ہوئے کہا۔۔

لیکن میں کیسے؟؟؟؟ بریرہ بے چاری پھنس چکی تھی۔۔

لیکن میں؟؟ بریرہ ابھی بھی وہی پرانکی ہوئی تھی وہ کیسے دو لوگوں کے بیچ ہڈی بن کر ڈسٹرب کرے گی۔۔

! اوکے دُن میں چلوں گی تمہارے ساتھ اب خوش

بہت بہت زیادہ خوش -- مرش نے فوراً بریرہ کے گلے لگ کر خوشی سے جھوم اٹھی --

آہل نے ایک نظر اس چالاک لومڑی پر ڈالی جس کی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی۔

نو تھینکس -- آہل بے فکری سے جواب دے کر سڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا --

ہا ہا ہا سچی زارا وہی تو کچھ لوگ سوچتے ہیں وہ جو کہے گے وہی ہوگا جیسا چاہیں گے  
ویسا ہوگا لیکن بے چارے کبھی کبھی الٹے منہ زمین پر ایسے پھسلتے ہے کی بس ہا ہا  
ہا۔۔ مرش موبایل کان سے لگائے قہقہے مار مار کر زارا سے باتیں کر رہی تھی جبکی  
سچ تو یہ ہے کی زارا کی کال کا نام و نمود نہیں تھا۔۔ بس آہل کا مزاق اڑانے کے  
لیے اس کو نیچا دکھانے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔



کس کی کالز؟ مرش نے انجان بن کر پوچھا۔

ظاہر ہے میری۔۔ آہل کو اب غصہ آ رہا تھا۔۔

کیوں میں تمہاری غلام ہوں جو کالز پک کرو اتنا فالتو وقت نہیں ہوتا میرے پاس اور  
یہ جو تم کر رہے ہو نہ بہت غلط کر رہے ہو آہل بہت غلط تم مجھے تکلیف دینا  
چاہتے ہو بات سنو میری یہ سب چونچلے مجھ سے نہیں ہوتے برداشت بہتر یہی  
ہوگا آج کے بعد تم اپنی فضول کی خواہشات میرے سپرد مت کرنا۔۔ مرش کے  
ایک ایک لفظ میں کڑواہٹ گھلی تھی۔۔

ہو گیا جا کر کپڑے چیلنج کرو۔۔ آہل مرش کی باتوں کو یوں نظر انداز کر رہا تھا جیسے اس  
نے کسی اور سے کہا ہو۔۔

تم۔۔۔ تم میری بات مرش نے چلا کر کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس پہلے آہل اس  
کے منہ پر سختی سے اپنے ہاتھوں سے دبا کر دیوار کے پاس لے گیا۔۔۔



چینج کر رہی ہو یہ پھر میں کچھ ہیلپ کرواں -- آہل نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر مرش کے ارد گرد گھیرا بنایا ہوا تھا جہاں سے اسے آزادی ملنی تھوڑی مشکل تھی -- دور رہو مجھ سے مرش نے ہمت کر کے بس اتنا ہی الفاظ بہ مشکل ادا کیا تھا -- ہو گیا دور اب خوش دس منٹ کے اندر اپنا حلیہ درست کر کے آو -- آہل نے اپنا ہاتھ پیچھا کھینچ لیا تھا جس مرش فورن اس سے تھوڑا فاصلے پر ہو گئی تھی --

براون کلر کے سوٹ میں مرش آج ضرورت سے زیادہ ہی اچھی لگ رہی تھی ریڈ کلر کا دوپٹہ اپنے ارد گرد پھیلائے کسی معصوم گریٹا سے کم نہیں لگ رہی تھی -- آنکھوں میں کاجل کی ہلکی لکیر لبوں پر تھوڑا سرخی سجائے بائی ہیل پیر میں ڈالے نک سک سے تیار ہو کر مرش بہت پیاری لگ رہی تھی -- اس کے برعکس آہل شاہ آفندی ٹوٹل بلیک تھریپی سوٹ میں ملبوٹ تھا کیوں کی بلیک کلر اس کا موسٹ فیوریٹ کلر تھا --

آینے کے سامنے کھڑے ہو کر مرث اپنے سلیقے سے کیے گئے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی جبھی اس کے موبائل پر تین بار میسج رنگ ہوئی --

آہل کی نظر اچانک بیڈ پر رکھے موبائل پڑی اس سے پہلے کی وہ ہاتھ بڑھا کر موبائل کو ہاتھ میں لیتا مرث نے فورن جھپٹ لیا --

میری چیزوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا -- کھا جانے والی نظروں سے مرث نے آہل کو دیکھا --

جان تمہارے دانتوں کے نشان اب بھی میرے ان گنگار ہاتھوں پر نشان چھوڑ گئے ہے ویسے میں نے اپنا تعارف نہیں کروایا -- میں علی ! علی شہروز نام تو سنا ہی ہوگا یار قسم سے اس دن کیا غضب کی ڈھا رہی تھی دل کر رہا تھا تمہیں اپنے سنگ اڑا لے جاؤں -- آج کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے باقی کی باتیں بعد میں





مجھے پتہ تھا تو ضرور آے گا۔۔ آہل نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ فارس کا مزہ لیا۔

کیسا نہ آتا ویسے بھی میرے خیال سے اتنی شاندار ٹریٹ کوئی پاگل ہی ٹھکراے گا  
 -- فارس نے کورٹ کی بٹن بند کرتے ہوئے کہا --

مرث یے ہے فارس میرا عزیز دوست -- آہل نے مسکرا کر فارس کا تعارف کروایا

اسلام علیکم فارس کیسے ہے آپ؟؟ مرش نے آہل کو یسکر نظر انداز کر کے فارس کو مخاطب کیا۔۔

—

میرے خیال سے آپ آہل کی بات کر رہی ہے اگر ایسا ہے تو آپ کی سوچ غلط ہے میرا یار تو بہت ہی دلدار ہے۔۔ فارس نے آہل کو ایک آنکھ مار کر اپنے لفظوں میں تعریف کی۔۔

سر اور کچھ؟ ویٹر دونوں ہاتھ سلیقے سے باندھے نظریں نیچے جھکائے کھڑا تھا۔۔۔  
 نہیں بہت شکریہ۔۔۔ آہل نے سرسری سا جواب دیا۔

او کے سر! ویٹر واپس جا چکا تھا۔

ٹیبل پر بیٹھے سبھی نفوس کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔۔ ایک چمیر پر آہل اس کے سامنے والی چمیر پر مرش بیٹھی ہوئی تھی اسی طرح فارس کے عین سامنے بربرہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اوہ -- مرش کی زبان سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی کسی بہت مضبوط جوتے کی نوک اس کے پیروں پر پڑی تھی -- اب یہ شخص مجھے یہاں پر بھی سکون نہیں لینے دے گا ابھی بتاتی ہوں اسے ---

مرش نے اپنی ہابی ہیل سے ایک زوردار گھوسا آہل کے پیروں جڑا۔۔

تو ٹھیک ہے !! فارس نے آہل کو بغور دیکھ کر پوچھا۔۔

فارس نے پھر سے ایک زوردار کک بریرہ سمجھ کر مرش کو جڑ دیا۔۔





میں میں ہوں یار۔۔ مرش نے شہادت کی انگلی اپنی جانب کر کے فارس کو اشارہ کیا۔۔

اوہ نو۔۔ فارس ایک لمحے کے لیے ہل ڈول نہیں سکا۔۔۔

آہل ہر چیز سے بے خبر ٹشو سے اپنی پوروں کو صاف کر رہا تھا جیسی اس کی نظر  
لاست ٹیبل پر بیٹھے شخص پر پڑی جو بڑی دلچسپ نگاہوں سے انہی کو دیکھ رہا تھا

یہ گھٹیا انسان یہاں پر کیا کر رہا ہے۔۔ آہل نے سوچ کن نظروں سے علی شہروز کو دیکھا۔۔۔

یاے آہل !! علی بناتا خیر کیے چل کر آہل کے ٹیبل پر آدھمکا۔۔

مرش نے نظریں اوپر کی جانب اٹھا کر دیکھا ایک لمحے کو لگا تھا آج اس کا آخری دن ہے مرش کی ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں -- اوہ میرا خدایا لیے کمینہ انسان یہاں پر کیا کر رہا ہے کہیں لیے میرے لیے تو نہیں آیا اس کے میسج -- مرش کا ڈرنا بلاوجہ نہیں تھا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا یہاں پر علی بھی ہو سکتا ہے --

یہاں پر کیا کر رہا ہے تو -- آہل دے لفظوں میں غراتے ہوئے پوچھا -- جو تو کرنے آیا ہے ہاں لیے الگ بات ہے کی میرے ساتھ کوئی حسینہ نہیں ہے - علی نے اپنی خباثت سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا -- اپنی بکواس بند کر -- آہل کو اب طیش آ رہا تھا --

جتنے ملین لینے ہے لے لیں صرف آج کی رات اپنی خوبصورت بیوی کو میرے حوالے کر دے قسم سے صرف آج کی رات میں بھی تھوڑے مزے کر لوں -- علی شہروز کے ایک ایک لفظ سے اس کی بغیرتی ظاہر ہو رہی تھی --

علی !!! آہل نے شدید غصے کے عالم میں علی کا گرمیابان جکڑ کر ایک گھونسا اس کے منہ پر دے مارا جس سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا سیدھا زمین پر جاگرا -- ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکالا زبان کاٹ دوں گا تیری -- آہل کی آنکھیں غصے کی وجہ سے لال ہو چکی تھیں --

مرش منہ پر ہاتھ رکھ کر پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی آہل کو کبھی علی کو دیکھ رہی تھی -- اس کا دل دھڑکنا بند ہو چکا تھا --

تو نے مجھ پر پھر سے ہاتھ اٹھایا علی نے بھی ایک زوردار کک آہل کو ماری جس سے آہل کا پیشانی مرش کی چبیر سے جا لگی --

تیری اتنی ہمت فارس نے ایک زوردار گھونسا علی کے پیٹ میں جڑ دیا جس سے وہ پھر سے زمین پر جاگرا تھا -- لوگوں کا ہجوم اکھٹا ہو چکا تھا سب حیرت زدہ اس فائننگ کو آنکھ پھاڑے دیکھ رہے تھے --

تو نے بچ میں آکر اچھا نہیں فارس یاد رکھنا میرا نام علی ہے تجھ سے بھی میرے  
کمی حساب باقی ہے یے جو تو آج کل رنگریاں منا رہا ہے نہ اچھے سے جانتا ہوں  
میں اپنی خیریت سوچ کر رکھنا بیٹا۔۔۔ علی فارس کے کان میں پھسپھسا کر نہ  
جانے اسے کیا باور کرا گیا تھا۔۔

ایم سو سوری سر ایم ریلی سو سوری۔۔ مینیجر دوڑ کر آہل کی ٹیبل کے پاس آیا بھر  
پور شرمندگی کے ساتھ اس نے معافی مانگی۔۔  
اُس اوکے آہل اپنی پیشانی پر رومال رکھ کر بولا۔۔  
آہل تمہیں تو خون بہہ رہا ہے پلیز اسے روکو۔۔ مرش کی آنکھیں کب کیسے اپنے آپ  
آنسوؤں سے لبریز ہو چکی تھی۔۔

؟ میرے اتنے چھوٹے سے زخم پر اتنے آنسوؤں بہا رہی ہو جس دن میں مر گیا اس  
دن کیا کرو گی۔۔ آہل نے مسکرا کر مرش کو چھیڑا۔۔

آہل پلینز یے وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے تمہیں تو بہت خون بہہ رہا ہے پلینز  
ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔ مرش نے روتے ہوئے کہا۔۔

ہاں یار پہلے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے۔۔ فارس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔  
نو نیڈیڈ۔۔ گھر چلو۔۔ آہل نے بے فکری سے جواب دیا۔۔

لیکن؟ فارس نے ابھی کچھ بولنا چاہا درمیان میں ہی فارس نے اس کی بات کاٹ  
دی۔۔

پلینز گھر چلو یار۔۔ آہل نے بے زاریت سے جواب دیا۔۔  
ڈرائونگ سیٹ فارس نے سمجھا لی تھی آہل فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔ مرش اور  
بریرہ پیچھے کی سیٹ پر براجمان تھی۔۔

گاڑی زور شور سے روڈ پر رواں دواں تھی۔۔ وہ چاروں خاموشی سے بیٹھے تھے اس  
ہونے والے واقع کو سوچ سوچ کر مرش کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔



بریرہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی چیلنج کرنے کے حوالے سے اور مریم بیگم جاوید صاحب اپنے کمرے میں تمھے اتفاق سے --

تم بیٹھو میں تمہاری ڈریسنگ کر دیتی ہوں۔۔۔ مرش کی آواز یک نخت مدہم پڑ گئی تھی آنکھیں پھر سے جل تھل ہونے لگی تھی۔۔۔ اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکے والے انداز میں رکھ کر وہ ایک ایک ڈراں کھول کر فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس کے برعکس آہل تکیے سے ٹیک لگاے مرث کو بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔



کہاں پر ہے؟؟ مل نہیں رہا!! مرش نے جھنجھلاتے ہوئے کہا -

آرام سے ڈھونڈو مل جائے گا! آہل نے مسکرا کر کہا - - -

تمہیں اس سے فائیٹنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے تمہارا اپنے آپ کو تو نہ جانے کیا چیز سمجھتے ہو!!! مرش کی آنکھوں سے ایک لگاتار آنسوؤں

جاری تھے پتہ نہیں کیوں یا پھر شاید آہل شاہ آفندی کے لیے تھے - -

شکر ہے مل گیا - - - لاسٹ ڈراں کھول کر دیکھا تو فرسٹ ایڈ باکس اس میں موجود

تھا مرش نے شکر کا سانس لیا - -

آہل کے مقابل بیڈ پر بیٹھ کر مرش گردن جھکائے فرسٹ ایڈ باکس میں کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بار بار اس کی سنہری زلفیں اسے تنگ کر رہی

تھی ایک ہاتھ سے بار بار اپنی لٹوں کو کان کے پیچھے کر رہی تھی - -

"" تم نے مجھے جواب نہیں دیا تھا جس دن میں مر گیا اس دن کیا ہوگا ""

سنگ جو تو ہے

میرے ان زخموں سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟؟ آہل نے بے حد سنجیدگی سے

!! پوچھا تھا

کہیں محبت تو نہیں ہو گی مجھ سے ؟؟؟ آہل مرث کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے کر پوچھ رہا تھا ۔۔

پلیز آہل ڈریسنگ کرنے دو۔۔ مرش اپنا چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے مرش بے پناہ اسی دن سے جس دن میں نے کالج میں تمہاری انسلٹ کی تھی اور تم روتے ہوئے میرے پاس آئی تھی میں بہت شرمندہ ہوں آج بھی لیکن میں نے فیصلہ کر لیا تھا اسی دن تمہیں ہر حال میں اپنا بنا کر رہوں گا چاہے وہ کسی بھی صورت میں۔۔۔ آہل شاہ آفندی نے آج اپنی محبت کا اقرار کر ہی دیا تھا آج اس نے خود تسلیم کر لیا تھا وہ صرف مرش کا ہے صرف اپنی مرش کا۔۔

مرث خاموشی سے ایک ایک لفظ سن رہی تھی آج اس ظالم انسان کے زخموں پر جھک کر مرہم لگا رہی تھی جس نے اسے بے تحاشہ تکلیف دی تھی جس کا اندازہ شاید آہل شاہ آفندی بھی نہیں لگا سکتا تھا۔۔

آہل شاہ آفندی کے لفظوں کو سن کر اس کر مرش کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی لب کپکپا رہے تھے اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹنے لگا تھا۔۔

جس دن میں اس دنیا میں نہیں رہوں گا اس دن تمہیں میری محبت کا اندازہ ہوگا  
میں تمہارا محافظ ہوں مرث تمہاری حفاظت کرنے والا ایک شوہر ہی اپنی بیوی کا  
محافظ ہوتا ہے لیکن ہمہاری سوچ بہت مختلف ہے آج ہم ایک ایسے راستے پر  
کھڑے ہیں جس کی کوئی منزل نہیں ہے۔۔ آہل شاہ آفندی کے ایک ایک لفظ  
میں سچائی تھی۔۔

ہمشش !! مرش نے اپنی شہادت کی انگلی بے ساختہ آہل کے لبوں پر رکھ دیا۔۔۔

آہل شاہ آفندی اپنا ہوش اپنا آپ کھو چکا تھا آج اسے خود پر قابو رکھنا مشکل ہی نہ ممکن تھا اس نے دہکتے چہرے کو مرش کے قریب لے گیا اور اپنے سرخ ہونٹ مرش کے شریقی ہونٹوں پر رکھ دیا۔۔۔

مرش نے سختی سے دونوں ہاتھوں سے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچ کر اپنی بھوری آنکھیں بند کر لی تھی جیسے ابھی ان آنکھوں کو کھول دے گی تو ایک معصوم سا خواب ٹوٹ جائے گا۔۔

\*\*\*\*\*

شرم و حیا کی وجہ مرش کا چہرہ گلال ہو گیا تھا۔۔  
آہستہ آہستہ اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔  
آہل اب اس کو اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔۔

آہل؟؟ مرش نے بے ساختہ پکارا -

جی جان آہل -- آہل اب اس کی طرف متوجہ تھا --

محبت کرتے ہو مجھ سے -- مرش نے کپکپاتے لب سے پوچھا --

بے پناہ!! آہل نے ہاں میں گردن ہلائی --

محبت کرنے والے تکلیف تو نہیں دیتے -- مرش نے لب کچلتے ہوئے کہا -

آہل اس کی بات سن کر بے ساختہ مسکرا دیا --

ایک دن اس کا ازالہ بھی کروں گا میری جان -- اس نے مرش کا ہاتھ اپنی گرفت لے کر کہا --

تم بہت ظالم ہو آہل -- مرش نے ایک ٹک بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا --

صرف تمہارے معاملے کیوں کی اس میں خود کو بہت بے بس پاتا ہوں --

مرش نے کچھ کہنے کے لیے جیسے اپنا منہ کھولا تبھی دروازے پر دستک ہوئی مرش کمرٹ کی طرح بیڈ سے اٹھ کر جلدی سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اپنے گرد اچھے پھیلا کر سیدھے کھڑی ہو گئی۔

یس !! آہل بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر پرسکون انداز میں بولا۔۔  
جاوید صاحب مریم بیگم ساتھ ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔  
ڈیڈ آپ۔۔ آہل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔

بھی ہمیں بریرہ نے ابھی ابھی بتایا کیسے کر رہے تھے ڈرایو ہزار بار کہا ڈرایو کو ساتھ لے کر جایا کرو لیکن نہیں تمہیں تو اپنے آگے کسی کی سننی ہی نہیں۔۔ جاوید صاحب نے اچھی خاصی آہل کو ڈپٹ لگائی تھی۔۔

آہل نے سکون کا سانس لیا تھا شکر ہے بریرہ نے یہ نہیں بتایا تھا یہ سب فائینگ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جاوید صاحب کے سوال در سوال آہل کو بور کرنے کے لیے کافی تھے۔۔

Visit For More Novels : [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com) Page 512  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)







ہاں بتاؤ۔۔ مرش انجانے میں بول گئی تھی اس کے دل و دماغ میں نہیں تھا  
آہل کا ذہن کیا سوچ رہا ہے۔۔

یار آگے چل کر میری بچوں کی ماما تو تم نے ہی بننا ہے اس دنیا میں میرے بچوں  
کو تم نے ہی لانا۔۔ اب بتاؤ سب زیادہ ضرورت کسے ہے۔۔ آہل نے مرش کا چہرہ  
بغور دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

واآٹ؟؟ مرش کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔

کچھ غلط کہا کیا میں نے۔۔ اس نے معصومیت سے پوچھا۔

تم یے سب بھی سوچتے ہو۔۔ مرش نے حیرت کا اظہار کیا۔

آف کورس کیوں غلط ہے کیا میں تو اس کے آگے بھی بہت کچھ سوچتا ہوں لیکن

فلحال اتنا ہی کافی ہے تمہیں بتانے کے لیے۔۔ اس نے بے حد پرسکون انداز

میں جواب دیا۔۔

نہ پیو میری بلا سے۔ مرش پیرچ کر واشروم میں گھس گئی تھی۔۔



کیوں کر رہے ہو تم ایسا؟؟ مرش کے ذہن میں چلتا سوال آخر زبان پر آ ہی گیا تھا۔۔

تمہارے اس نام و نہاد شوہر کے لیے جس مجھے بڑی شدید قسم کی نفرت ہے میں اسے جب بھی مارنا چاہتا ہوں وہ بچ جاتا ہے بڑا ہی کوئی خوش نصیب انسان ہے لیکن صرف وقتی طور پر۔۔ علی نے اپنی مسٹھی کو سختی سے بند کرتے ہوئے کہا۔۔ تمہاری آہل کے ساتھ کیا دشمنی ہے؟؟ مرش نے بے اختیار پوچھا۔۔

ایک بات ہو تو بتاؤں نہ اس نے مجھے ہمیں سکست دی ہے میری ہر چال چلنے سے پہلے مجھ پر ہی وار کر دیتا تھا ایک میٹنگ تھی ہماری امریکہ کے مانے جانے برزنس مین کے ساتھ ان لوگ کی ڈیل تھی ہماری کمپنی کے ساتھ طے ہوئی تھی مجھے آٹھ کروڑ کا فائدہ ہونے والا تھا لیکن افسوس آہل شاہ آفندی میرے راستے میں آ کر مجھے آٹھ کروڑ سے محروم کر دیا تھا اور اس کے بعد بھی بہت کچھ ہوا لیکن اس بار نہ صرف اس نے مجھے نیچا نہیں دکھایا ہے بلکہ میری عزت نفس کو کھاک میں

وہ موبائل سائیڈ میں رکھ کر ہولے سے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی بے وجہ نہ جانے آنسوؤں کی لڑی کب سے اس کے گالوں کو بگھور رہی تھی اس نے گردن گھما کر آہل کا چہرہ دیکھا جو ہر قسم کے داغوں سے بے نیاز نور چشم کی طرح پھوٹ رہا تھا کوئی دیکھ کر بے اندازہ نہیں لگا سکتا تھا یہ وہی کھڑوس سا آہل شاہ آفندی ہے جس کے اندر بے حد غرور ہے لیکن اس وقت وہ کسی ننھے بچے کی طرح سو رہا تھا اس کے سانسوں کی ہلکی سے ارتعاش پورے کمرے کو جکڑ رہی تھی --

مرش اپنے آپ سے بے خبر یک ٹک آہل کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھی جیسے کچھ ڈھنڈنے کی کوشش ہو۔۔

کیا تھا یہ شخص کبھی دھوپ کبھی چھاوا اس کا شوہر اس کا مجازی خدا اس کا سرتاج کتنا مضبوط رشتہ تھا ان کا۔۔

آہل کیا ہو تم آہل کا علی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ایسا کیا ہے جو میں نہیں جانتی آہل شاہ آفندی کیا چھپا رہے ہو تم مجھ سے آخر کیا۔۔ ثمرہ ایشہ ان دونوں کی باتیں کو بی لڑکی اغوا ہونے کے بعد اس شخص کی تعریف کیسے کر سکتی جس نے ان کی عزت کا جنازہ نکالنا چاہا۔۔ مرش آہل کے ستائشی چہرے پر نظریں جمائے اسے ایک ٹک دیکھ کر سوچنے میں محو تھی۔۔

سو بی نہیں تم؟؟ غنودگی میں ڈوبی آہل کی آواز مرش کے کانوں تک بہ مشکل پہنچی تھی۔۔

تم جاگ رہے ہو۔۔ مرش کو یکا یک شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔۔





دیکھ سکتی ہو سویٹ ہارٹ بلکہ دیکھنا تو بہت چھوٹی بات ہے تم جو چاہے کر سکتی  
 بے فکر رہو پورا کا پورا تمہارا ہی ہوں جب چاہے جو چاہے کر سکتی ہو۔۔ آہل نے  
 پوری آنکھ کھول کر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔  
 بہت شکریہ آپ نے مجھے یہ اعجاز بخشا آہل صاحب۔۔ مرش نے چڑھانے والے  
 انداز میں کہا۔۔

ایک بات میں پوچھو؟؟ مرش نے لب کچلتے ہوئے اجازت طلب کی۔  
 پوچھیے۔۔ رات کے اس پہر لے بندہ آپ کو جواب دینے کے لیے راضی ہے۔۔  
 تمہیں کیسے پتہ چلا میں تمہیں دیکھ رہی تھی۔۔ مرش نے مشکوک ہو کر پوچھا۔۔  
 تمہاری چوڑیوں کی کھنک سے۔۔ آہل نے صاف گویا جواب دیا۔۔  
 مرش کی نظر بے ساختہ اپنی چوڑیوں پر گئی تھی۔۔ اوہ میں تو بھول ہی گئی تھی  
 اتارنا۔۔ مرش اب اپنی چوڑیاں ایک ایک کر کے اتارنے میں لگن تھی۔۔

ایسا کیا دیکھ رہے ہو۔۔ آہل کی تپش دیتی نظروں سے مرش نے گھبرا کر آخر پوچھ ہی لیا تھا۔۔

یوہیں۔۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اب سو جاو۔۔ آہل کو حکم دے کر مرث پوری طرح کمبل خود پر تان چکی تھی۔۔  
مرث؟ آہل نے ایک بار پھر اسے ڈسٹرب کیا تھا۔

اب کیا ہے؟؟ مرش نے چہرے سے کمبل ہٹا کر اس کو دیکھا تھا۔۔

آپی لو یو۔۔ مرش کی گرم پیشانی پر آہل نے اپنے لب رکھ کر محبت بھری مہر ثبت کی تھی۔۔

گدّ ندیٹ۔۔ آہل نے مسکرا کر کہا۔

مرش کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا بہ مشکل اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں لیکن یہاں نیند کس کو آ رہی تھی ۔۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ کر ہر فرد ناشتے میں مصروف تھا۔۔

آہل۔۔ جاوید صاحب نے پکارا۔۔

جی۔۔ آہل نے ان کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔۔

کیا ضرورت ہے آفس جانے کی اپنا زخم دیکھو۔۔ باپ ہونے کے ناتے جاوید

صاحب کا فکر مند ہونا لازمی تھا۔۔

کیا؟؟ آہل نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔

آپ چاہتے ہیں اس معمولی سی چوٹ پر میں گھر کی زینت بن کر بیٹھ جاؤں تو ایم

سوری میرا آفس جانا ضروری ہے۔۔ آہل کوٹ ہاتھ میں پکڑ کر چیر سے اٹھ گیا تھا

--

بریرہ چلیں۔۔ اس نے بریرہ سے پوچھا۔۔

جی بھاپی -- بریرہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر باہر آگئی تھی --  
آہل زن سے گاڑی اڑا لے گیا تھا --

\*\*\*\*\*

فارس مجھے ڈر لگ رہا ہے آج ہم پہلی بار یوں کسی ریسٹورینٹ میں ملیں گے --  
بریرہ کی آواز میں خوف کا عکس صاف تھا --  
پھر سے تم نے لگی ابھی رات کو ہی سمجھایا تھا بریرہ ملنا ضروری ہے ہمارا اور خود  
سوچو کتنا دن ہو گیا ہمیں ملیں ہوئے -- فارس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا --  
اچھا ٹھیک ہے تم مجھے کالج سے پک کر لو -- بریرہ نے ہار مانتے ہوئے کہا --

\*\*\*\*\*





تم مجھے نہیں پڑھنے دو گے۔۔ مرش نے ایک بار پھر سے اپنی بات دہرائی تھی۔۔ میں نے بہت سوچا تھا اور تب جا کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کی تمہیں کلاسیز تو نہیں کرنے دے سکتا ہاں لیکن ایگزامز دے سکتی ہو تم میں نہیں چاہتا تمہاری سال برباد ہو۔۔ آہل بہت سوچنے کے بعد اس فیصلے پر پہنچا تھا اسے بہ خوبی احساس تھا وہ مرش کے ساتھ کیا زیادتی کر رہا تھا لیکن مجبوری بھی کسی چیز کا نام ہے۔۔ سچی۔۔ !!! مرش کو ایک لمحہ لگا تھا مسکرا نے میں۔۔

تمہاری قسم۔۔ آہل نے مسکرا کر کہا۔۔

تھینکس -- مرش نے چمک کر فورن تھینکس کیا تھا --

یہ تو بہت چھوٹا ہے بس اویں ہی تھینکس -- آہل نے منہ بناتے ہوئے کہا --  
تو پھر کیا چاہیے تمہیں -- مرش نے اس کی خواہش پوچھی --

جو مانگوگا دوگی ؟؟ آہل نے جیسے یقین دہانی کروانی چاہی --

ہاں مانگو !! مرش کو کہاں یاد تھا وہ اپنی خوشی میں کون کون سے وعدے باندھ رہی تھی --

رات کو بتاؤں گا۔۔ آہل نے تیر سیدھا نشانے پر مارا تھا۔۔

او کے پھر رات کو ہی بتانا خدا حافظ۔۔۔ مرش کو بے جلدی تھی یہ خبر سب کو  
بتانے کی۔۔

خدا حافظ ۔۔ آہل فون رکھ چکا تھا ۔۔

\* \* \* \* \*

تم ان چڑیلوں کو کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔ بربرہ نے مسخڑ پھلا کر ایک بے حد غیر معمولی سا الزام فارس کے اوپر لگایا تھا۔۔۔



واٹ -- تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے میں ان آنٹی ٹلیپ لڑکیوں کو دیکھ رہا ہوں --  
 فارس نے حیرت سے آتی جاتی لڑکیوں کو دیکھ کہا تھا --  
 ہاں دیکھ تو رہے ہو -- بریرہ نے اب پہلے سے زیادہ ناراضگی کا اظہار کیا تھا --  
 اچھا بابا اب نہیں دیکھتا -- فارس نے شرارت سے کہا --  
 وہ دونوں کافی دنوں بعد ایک دوسرے کے سامنے کافی کیفے کے اندر بیٹھے ہوئے  
 تھے --

فارس کل جس فائیٹنگ ہوئی تھی وہ لڑکا کون تھا؟  
 تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو؟  
 کیوں میرا پوچھنا گناہ ہے کیا؟  
 نہیں یار میں نہیں چاہتا تم فضول کی سوچوں میں اپنا وقت برباد کرو --  
 لیکن وہ تھا کون؟  
 گھٹیا آدمی ہے وہ چھوڑو یہ سب کوئی اور بات کرتے ہیں --

فارس اگر کوئی ہمیں دیکھ لے گا تو؟

کیسے کوئی دیکھ لے گا یا ربریرہ مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔

آئی لو یو۔۔ ربریرہ کا موڈ سہی کرنے کے لیے بے الفاظ ضروری تھے۔۔

ربریرہ مجھے بھی یوں اس طرح اچھا نہیں لگتا یا ایک طریقے سے ہم دونوں آہل کو دھوکہ دے رہے ہیں ربریرہ میری بات سنو ہم آہل کو بتا دیتے ہیں کم از کم میں اس شرمندگی سے تو باہر آ جاؤں گا نہ میں اس کو دھوکہ دے رہا وہ مجھ پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ کرتا ہے میں نہیں چاہتا اسے کسی اور سے معلوم ہو۔۔ ربریرہ کا ہاتھ تھام کر فارس نے بڑی سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

ن۔۔ن۔ نہیں فارس پلیز نہیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بھائی پتہ نہیں میرے بارے میں کیا سوچیں گے ابھی نہیں ہم بتا دیں گے لیکن ابھی نہیں۔۔ ربریرہ نے ڈرتے ہوئے کہا ظاہر ہے ڈرنا تو لازمی تھا آہل شاہ آفندی جس شخص کے اوپر

بربرہ کیوں یار کیا تم لیے چاہتی ہو اسے کسی اور سے پتہ چلے۔۔ فارس کو اب غصہ آ رہا تھا۔۔

میں نے یہ کب کہا جب وقت آئے گا تب بتا دینا فلحال کے لیے نہیں پلیز --  
بربرہ نے جیسے التجا کی تھی --

بربرہ دیکھنا تم کسی دن ہماری دوستی لے ڈوبوگی -- فارس کافی کا سیپ لے کر بڑی طمانیت سے کہا تھا --

ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔۔۔ بریرہ نے جیسے خود کو یقین دلایا تھا۔۔۔

زندگی بھی کبھی کبھی کیسے کھیل کھیلتی ہے نہ جس کا ہمیں خود علم نہیں ہو پاتا  
فارس بریرہ اپنی محبت کے سمندر میں غرق تھے یہ کون سوچتا ہے کب کس کی  
زندگی میں طوفان آجائے اسی طرح وہ دونوں بھی بے خبر اپنی محبت میں پروان

چڑھ رہے تھے لیکن انہیں کہاں خبر تھی ان کی زندگی بھی دوسرا رخ موڑ چکی تھی  
آج ان کی ایک ایک تصویر کیمرے کے اندر قید ہو رہی تھی نہ جانے آگے کیا  
طوفان آنے والا تھا اس کی خبر کس کو تھی ---

\*\*\*\*\*

آفس ٹائمنگ ختم ہونے کے بعد آہل بریرہ کو مقرر وقت پر گھر پہنچ گئے تھے --  
ڈرائنگ روم سے آتے شور کو سن کر آہل اوپر جانے کے وہیں پر آگیا تھا سامنے  
فایزہ بیگم اور سرفراز صاحب کو سامنے بیٹھا دیکھ کر اسے تھوڑی حیرانگی ضرور ہوئی  
تھی --

اسلام علیکم انکل آنٹی آپ لوگ کب آئے -- آہل نے بے حد خوشدلی کا مظاہرہ  
کیا تھا --

بلکل آئی۔۔ آہل نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

سب لوگوں کے اصرار پر نا چاہتے ہوئے بھی فایزہ بیگم اور سرفراز صاحب کو کھانا پڑا  
تھا کھانا بے حد خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔۔ کچھ دیر بعد فایزہ بیگم اور سرفراز  
صاحب رخصت ہو گئے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

ماں باپ بھی کتنی عظیم چیز ہیں نہ۔۔ فایزہ بیگم اور سرفراز صاحب کو رخصت  
کرنے کے بعد وہ دونوں بھی اپنے کمرے میں آ گئے تھے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مرش  
نے مسکرا کر کہا۔۔

ہاں شاید! کلاپی پر بندھی بلیک سوبر مردانہ واچ آہل نے اتارتے ہوئے اس کی  
بات سے اتفاق کیا تھا۔۔

شاید کیوں تمہیں نہیں لگتا کیا؟ مرش نے حیرت سے پوچھا۔۔

نو آنسر۔۔ آہل اب جھک کر اپنے جوتے کے تسمیے کھول رہا تھا۔۔

ہاں تمہیں کیسے پتہ ہوگا تم تو اپنے ماں باپ کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو۔۔ مرش کے الفاظ بے حد سخت تھے۔۔

ایک پل کے لیے آہل کا ہاتھ کو بریک لگ گیا تھا اسے مرش سے ایسی باتوں کی توقع نہیں تھی۔۔

کچھ بول کیوں نہیں رہے؟؟ اس کی خاموشی مرش خل رہی تھی۔۔

سب کچھ تو تم نے بول دیا میں کیا بولوں۔۔۔ وہ اب آینے کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔

ایک بات کہوں۔۔۔ مرش نے نظریں اٹھا کر جیسے اجازت مانگی تھی وہ بھی بلا وجہ۔۔۔

کہوں!! وہ اب پوری طرح اس کی طرف گھوم چکا تھا۔۔

—

تو پھر تمہارا رویہ ان کے ----

ٹھیک ہے نہیں کرتی اس ٹاپک پر بات -- اس نے ہارمان لی تھی --

تمہارا زخم کیسا ہے؟ شکر ہے مرش کو یاد آگیا تھا۔۔

تمہارے سامنے ہے دیکھ لو۔۔ آہل نے بے فکری سے جواب دیا۔۔



کیا سوچ رہی ہو؟؟ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر گیلے بالوں کو تولیہ سے ہلکا ہلکا رگڑ کر آہل نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔۔



دوسری پہن لو -- جواب صاف تھا --

لیکن دوسری کیسے پہنوں -- آہل نے مصنوعی غصہ دکھانا چاہا --

جیسے پہنی جاتی ہے -- مرش نے کچھ لوگواری سے جواب دیا تھا --

اگر تمہیں یاد ہو تو تم نے ایک وعدہ کیا تھا مجھ سے -- آہل کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی --

کون سا وعدہ؟؟ مرش نے ذہن پر تھوڑا زور دیا تھا --

یاد کرو -- آہل اب واقعی غصہ آ رہا تھا --

اوہ ہاں یاد آیا -- تو پھر؟؟؟ مرش کو اپنا کیا گیا وعدہ یاد تو آ گیا تھا لیکن اب جی بھر کے پچھتاوا ہو رہا تھا --

تو اس وعدے کو پورا بھی کرو -- آہل نے جیسے ہری جھنڈی دکھائی تھی --

کیسے؟؟ مرش نے نا سمجھی کے عالم میں پوچھا تھا ---



Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 541  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پانچ منٹ بعد اس کے ہاتھ میں سوئی دھاگہ دیکھ کر آہل کو ایک پل کے لیے بہت تیز ہنسی آپی تھی لیکن ہنس کر اسے اپنا نقصان نہیں کروانا تھا۔۔۔

اب تم بیٹھے رہو گے تو میں کیسے بٹن لگاؤں گی -- مرش کھا جانے والی نظروں سے آہل کو دیکھ رہی تھی ---

نہیں میری ٹانگ میں بہت درد ہے تم بیٹھ کر لگا دو۔۔ آہل نے مزے سے جواب دیا۔۔

لیکن میں ---

جلدی کرو مجھے سونا بھی ہے۔۔ آہل نے ایک گھورتی نظر اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔

مرث پوری توجہ سے سوی میں دھاگہ ڈال رہی تھی اس کے برعکس آہل بے حد مزے اس کے خفا خفا سے چہرے سے لطف اندوز ہو رہا تھا ۔۔

دیکھو ہلنا نہیں ورنہ تمہارا ہی نقصان ہوگا۔۔ مرش نے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔۔

اوکے۔۔ آہل نے بے حد اچھے بچے کی طرح گردن ہاں میں ہلا دی تھا۔۔

مرش پوری توجہ سے بٹن لگا رہی تھی لیکن آہل کے وجود سے اٹھتی بھیننی بھیننی فریوم کی مہک اسے ہوش کی دنیا سے غافل کر رہی تھی۔۔

آہل یک ٹک اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کے رنگ کو دیکھ رہا تھا آج وہ دونوں بے حد قریب تھے اتنے قریب کی ان کی اپنی سانسیں ایک دوسرے میں پیوست ہو رہی تھی۔۔ آہل اب اپنے ارادے پر اتر چکا تھا اس نے مرش کی کمر میں اپنا بازو حایل کر کے خود سے اور قریب کر لیا تھا۔۔

آہل آہستہ سوپی تمہیں چھب جائے گی۔۔ مرش اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے آہل کا خیال تھا۔۔

ہاٹ۔۔ آہل نے مدہم سروں میں اس کے کانوں سرگوشی کی تھی۔۔

کیا؟؟ مرش نے نظریں اٹھا کر اس سے پوچھا۔؟

تم۔۔ آہل نے پھر سے اس کے کان میں سوگوشی کی تھی۔۔

ایسے الفاظ سنتے ہی مرش کی کان کی لوہیں تک سرخ ہو گئی تھی چہرہ مزید بلش کر گیا تھا۔۔

کیا خیال ہے آج رات اسے صوفے پر گزار دی جائے۔۔۔ آہل کی آنکھوں میں محبت کا خمار ہی خمار تھا لیکن کچھ غلط بھی نہیں تھا آخر وہ اس کی بیوی تھی اس کی عزت تھی اس کے ساتھ نکاح جیسے مضبوط رشتے میں تھی۔۔

آہل پلیز ہلنا نہیں میں دھاگہ توڑ دوں۔۔ مرش نے التجاہی نظروں سے آہل کو دیکھا تھا اور پوری طرح اس کے سینے پر جھک کر دھاگہ دانتوں سے توڑنے کی کوشش کر رہی تھی دھاگہ تو ٹوٹ گیا تھا لیکن اچانک اس کے نرمی ہونٹ آہل کے سینے کو چھو گئے تھے۔۔



آ۔۔ ایم سوری۔۔ مرش نے ہکلاتے ہوئے سوری بولا غلطی سے ہی سہی لیکن  
سوری بولنا اس کا فرض تھا۔۔۔

اشش۔۔ آہل اس کے ہاتھوں سے سوئی دھاگہ لے کر میز پر رکھ چکا تھا۔۔  
مرش کی آنکھوں میں بھی ایک عجیب سی چمک تھی اسے بھی آہل شاہ آفندی کی  
قربت کی پیاس تھی بار بار اس کی پناہ میں آنا اس کی ایک عجیب سی خواہش تھی  
۔۔

آہل اب اس کے اوپر مزید جھک گیا تھا مرش آہستہ آہستہ پیچھے کی اور سرک رہی  
تھی لیکن اچانک سے وہ صوفے پر بالکل سونے والے انداز میں گر سی گئی تھی  
رات آہستہ آہستہ پراون چڑھ رہی تھی ان دونوں کی محبت دور کھڑی اپنی آمد کا  
علان کر رہی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

گڈ مارنگ !! آہل نے بیٹھتے ہوئے خشگوار لہجے میں کہا تھا --  
گڈ مارنگ !! بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا --

سوچ رہا ہوں آج آفس نہ جاؤں -- آہل نے بے زاریت سے کہا تھا --  
کیوں؟؟ مرش نے چونکتے ہوئے پوچھا -  
تم وہاں میری نظروں کے سامنے نہیں ہوتی ہو نہ اس لیے -- افسردگی سے بھرپور  
جواب تھا --

کچھ زیادہ ہی چیپ نہیں ہوتے جا رہے ہو تم -- مرش نے واڈروب سے کپڑے  
نکال کر اس کی طرف دیکھتی ہوئی شرارت سے بولی تھی --  
عورت چیز ہی ایسی ہوتی ہے اچھے اچھے مردوں کو چیپ بنا دیتی ہے -- آہل نے  
بڑی ڈھٹائی کے ساتھ جواب دیا تھا --

چپ چاپ آفس جاو -- مرش نے اسے ڈپٹا تھا --

بہت ظالم ہو تم -- اس نے مسکرا کر کہا تھا --

وہ تو میں ہوں -- مرش اکڑتے ہوئے کہا --

اچھا بابا چلا جاتا ہوں آفس -- آہل نے جیسے ہار مان لی تھی --

گڈ بوائے -- مرش موڈ آج اچھا تھا اس لیے انداز و اطوار تھوڑا مختلف لگ رہے تھے

--

\*\*\*\*\*

آہل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے !! جاوید صاحب نے آہل کو دیکھتے ہوئے کہا

تھا --

جی کہیں میں سن رہا ہوں -- آہل نے مصروف سے انداز میں جواب دیا حالانکہ اس کی پوری توجہ جاوید صاحب کی طرف تھی --



اوکے -- آہل نے ایک طایرانہ نظر سب پر ڈالی تھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر  
چلا گیا تھا ---

\*\*\*\*\*

آج تو بڑا فریش لگ رہا ہے -- فارس نے مسکرا کر نظر ثانی کی تھی --  
کیوں روز نہیں لگتا تھا کیا -- آہل نے شرارت سے جواب دیا تھا --  
لگتا تھا لیکن اس طرح نہیں - فارس عورتوں کی طرح آہل کی جانچ کرنے میں  
مصروف تھا --

تو میری چھوڑ یہ بتا ہوتا کہاں ہے تو -- آہل نے اسے مسکرا کر چھیڑا تھا --  
ہم نے کہاں ہونا اسی سر زمین پر -- فارس نے نہایت بے چاگی سے جواب دیا تھا  
--

لیکن میرے یار تیرے انداز تھوڑا بدلے بدلے سے ہے سب ٹھیک تو ہے۔۔ آہل  
اوپر سے نیچے تک فارس کا جائزہ لیا تھا۔۔

سب ٹھیک ہے یار تو خواہ مخواہ شک کر رہا ہے۔۔۔ فارس نے مسخ پھلاتے ہوئے  
کہا تھا۔۔

فارس ایک اچھا سا مشورہ دوں تجھے؟؟ آہل نے اجازت لی تھی۔۔

ہاں دیں۔۔ فارس کے کان فورن کھڑے ہوئے تھے۔۔

شادی کر لیں تیری تنہائی بھی دور ہو جائے گی۔۔ مشورہ نہایت دلچسپی سے دیا گیا  
تھا۔۔

کر لوں گا میری جان۔۔ فارس نے آنکھ ماری تھی مطلب صاف تھا مشورہ کچھ برا  
نہیں ہے۔۔

کوئی پسند ہے؟؟ آہل کا سوال بے حد عام سا تھا لیکن فارس چہرے کا رنگ  
یکلخت غلیب ہوا تھا۔۔

نہیں یار کو پی پسند نہیں ہے جب ہوگی تجھے بتا دوں گا۔۔ فارس نے بھرپور  
مسکرا نے کی کوشش کی تھی۔۔  
او کے انتظار رہے گا۔۔ آہل بھی مسکرا دیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

بریرہ کیا دیکھ رہی ہو؟؟ لاونج میں بیٹھی بریرہ کو دیکھ کر مرش نے مسکرا کر پوچھا تھا  
۔۔  
کچھ بھی بس بور ہو رہی تھی تو ٹی وی دیکھنے لگی تم آؤ۔۔ بریرہ نے اسے اپنے سائیڈ  
میں بیٹھنے کی جگہ دی تھی۔۔  
مرش تم خوش تو ہو نہ۔۔ بریرہ نے نہ جانے کن خدشہ کے تحت پوچھا تھا۔۔

بریرہ میری زندگی میں جو لکھ دیا گیا ہے اسے میں خوشی خوشی قبول کر چکی ہوں کیوں  
کی میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔۔ مرش نے بچے تلے  
لفظوں میں اسے یقین دلایا تھا۔۔

مرش بھائی بہت اچھے ہے اینڈ مجھے لگتا ہے وہ تم سے بہت پیار کرتے ہے  
۔۔۔ بریرہ نے مسکرا کر اپنے بھائی کی سائیڈ لی تھی۔۔

ہاں شاید۔۔۔ مرش نے کہا کچھ بھی نہیں تھا لیکن تھوڑا بہت دل ہی دل میں  
مسرور ہونے لگی تھی۔۔

تم بتاؤ کیا چل رہا ہے۔۔ مرش نے کچھ جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں صرف اسٹڈی۔۔ بریرہ نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔  
اچھا۔۔۔ مرش نے تھوڑا لمبا کھینچا تھا۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی بے جا گفتگو کرنے میں مگن تھی۔۔۔





او کے ٹھیک ہے لیکن آج آخری بار ہے۔۔ فارس نے شہادت کی انگلی اس کی جانب کر کے وارننگ دی تھی لیکن کس کو خبر تھی آج شاید یہ آخری ہی ہے۔۔ او کے یار آخری بار۔۔ آہل مسکرا دیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

جی بھابھی السلام علیکم۔۔ فارس نے سعادت مندی سے سلام کیا تھا۔۔

وعلیکم السلام -- مرش نے مسکرا کر جواب دیا تھا --

دراصل میں انکل سے ایک فائل لینے آیا تھا -- فارس نے مسکرا کر اپنی آنے کی وجہ بتائی تھی --

اچھا لیکن ڈیڈ تو اپنے کسی فرینڈ کے یہاں گئے ہوئے ہیں --- مرش نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا --

اچھا -- فارس نے غلبہ دماغی سے جواب دیا تھا یوں لگ رہا تھا وہ یہاں ہے ہی نہیں --

کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں کیا آپ؟؟ مرش نے بہ مشکل اپنی مسکراہٹ دہالی تھی --

آ -- نن نہیں تو کسی کو بھی تو نہیں -- فارس خود کو کمپوز کرتے ہوئے بہ مشکل جواب دیا تھا --

مجھے لگا کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں -- مرش اب اسے چھیڑنے پر آمادہ تھی --

ارے بھابھی میں نے کس کو ڈھونڈنا ہے!! فارس صاف مکر گیا تھا۔۔ اس بات سے بے خبر کی وہ جس راز کو راز رکھنا چاہتے ہے مقابل اس سے پہلے سے باخبر تھا۔۔

اوپر ہے۔۔۔ مرش نے اوپر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔  
کیا؟؟ فارس نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

بریرہ!! مرش نے کافی کا سیپ لے کر ایک بم دھماکہ کیا تھا۔۔

ب۔ ب۔ بریرہ بھابھی میں آ۔۔۔ مرش کی آواز اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی  
ایک ایسا انکشاف ہوا تھا جس کا اسے سرے سے علم ہی نہیں تھا۔۔  
میں جانتی ہوں۔ مرش اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔۔

کیا؟؟ فارس نے حیرت سے پوچھا۔۔

یہی کی آپ کو میری پیاری سی نند بہت پسند ہے۔۔ مرش نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اسے چھیڑا تھا۔۔

میں فائل ڈھونڈ کر لاتی ہوں آپ تب تک اوپر جا کر اس سے مل لیں دیکھ لیں  
ایسی بھابھی آپ کو کہاں ملیں گی۔۔ مرش نے خود کی تعریف کرنا ضروری سمجھا تھا

۔۔

تھینکس۔۔ لیکن پلیز آپ آہل سے کچھ نہ کہیے گا میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے  
۔۔ فارس نے بے امید کے ساتھ مرش سے کہا تھا۔۔

پاگل ہیں کیا آپ اتنا بیوقوف سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔ مرش نے اسے آنکھیں دکھائی  
تھی۔۔

بہت بہت بہت شکریہ مرش بھابھی۔۔ فارس کی آنکھوں کی چمک اور بڑھ گئی تھی  
اب اس محبت کے رازداں دو نہیں تین افراد ہو چکے تھے۔۔  
یور ویلکم میں فائل ڈھونڈ کر لاتی ہوں۔۔ مرش وہاں سے جا چکی تھی۔۔

\*\*\*\*\*





سچ کہہ رہا ہوں میں دیکھو بریرہ ایک نہ ایک دن سب کو پتہ چلنا ہی ہے تم پلیز  
پریشان نہ ہو۔۔۔ فارس اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔  
فارس لیکن۔۔۔

بریرہ پلیز کول ڈاون یے موقع ہمیں بار بار نہیں ملنے والا پلیز انجوائے کرتے ہیں  
۔۔۔  
بریرہ اب خاموش ہو چکی تھی سارے الفاظ بے مقصد لگنے لگے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

کون سی فائل ہے۔۔۔ مرش ایک ایک کر کے دراز چیک کر رہی تھی۔۔۔  
اف اللہ کہاں پر ہے یے فائل۔۔۔ مرش

Almirah

کے اندر منہ گھسائے سب کچھ الٹ پلٹ کر کے دیکھنے میں لگن تھی۔۔۔



اچانک ایک فائل سے بڑے سائز والا فوٹو زمین پر جاگرا تھا۔۔  
یہ کیا ہے!! مرش گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ کر فوٹو کو اٹھا کر دیکھ رہی تھی۔۔  
اس کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

یے فوٹو۔۔۔ یے تو امی کے پاس بھی ہے لیکن یے ڈیڈ کے پاس کیا کر رہی ہے

اففف مرش کیا لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔ مرش نے خود کو ڈپٹا تھا جلدی جلدی فوٹو اس نے اندر رکھ دیا تھا۔۔ ذہن اس وقت کافی الجھا ہوا تھا۔

اف اللہ یہاں ہے فائل میں بھی کہاں کہاں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔ سامنے ہی رکھی فائل کو دیکھ کر مرث مسخ ہی مسخ بڑبڑاپی تھی۔۔۔

فایل لے کر وہ سیدھا باہر لاونج میں آگئی تھی جہاں فارس پہلے سے ہی موجود تھا

یہ لیں۔۔۔ مرث نے فائل اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

شکریہ -- فارس نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا تھا --

\*\*\*\*\*

دیکھو مسٹر ہم آپ کو اندر نہیں جانے دے سکتے اس سے پہلے بھی آپ نے کافی بدتمیزی کی تھی ہمیں سخت آڈر ملیں ہیں ہم آپ کو اندر جانے کی پرمیشن نہیں دے سکتے --

سیکیورٹی اسے دونوں بازوں سے دبوچے ہوئے تھا --

مجھے اندر جانے دو ورنہ میں تم لوگوں کو جان سے مار دوں گا --- علی شہروز کا انداز اب دھمکی دینے والا تھا ---

—

اس کی طرف اچھالی تھی۔۔

آپی سیڈ --- لے جاو اسے -- آہل نے اب دھاڑا تھا -- جس کافی لوگ کانپ اٹھے  
تھے --

سیکوریٹی اس کا بازو گھسیٹتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے ---

آہل -- آہل میری بات سن لو ورنہ بہت پچھتاو گے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں  
نہیں بلکہ کچھ دکھانا چاہتا ہوں ایک بار میری بات سن لو --- علی سیکوریٹی کے  
ہاتھوں خود سے آزاد کر کے اس کے مقابل آکھڑا ہوا تھا --

علی اگر تم زندہ ہو تو اس کی صرف ایک وجہ ہے میں قاتل نہیں بننا چاہتا دفعہ ہو  
جاو یہاں سے -- آہل نے غرارتے ہوئے اس کا گریبان اپنے ہاتھوں سے جکڑ لیا  
تھا ---

چلا جاؤں گا لیکن میری بات سن لو تمہاری لیے بڑی کام کی چیز لایا ہوں -- علی  
شہروز کی آنکھوں کی آنکھوں بلا کی بہودگی تھی ---  
بولو -- آہل نے بڑی برداشت سے کہا تھا --

اندر چلو تمہیں کچھ دکھانا ہے یار۔۔۔ علی راہداری میں چل کر اس کے کیبین میں جا کر چیر پر بڑے اطمینان کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

اب بولو بہت جلدی ورنہ تمہیں شوٹ کرنے میں ایک پل نہیں لگاؤں گا۔۔۔ آہل میز کی سطح پر سختی سے ہاتھ جمائے اس کی طرف جھکا تھا۔۔۔ آگے کے الفاظ نہ جانے کیا راز افشاں کرنے والے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

آہل شاہ آفندی یہی نام ہے نہ تمہارا ہا ہا ہا۔۔۔ علی شہروز کی ہنسی بے وجہ تھی۔۔۔ اگر تم اتنے ہی فارغ تھے تو کسی قلب میں چلے جاتے کیوں کی میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہوں۔۔۔ آہل کو اب مزید غصہ آ رہا تھا۔۔۔ بیٹھ جاو پہلے۔۔۔ چیر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔۔۔

تم یہاں آنے کا مقصد بتاؤ۔۔۔ آہل شاہ آفندی نے قدرے رسان سے کہا تھا۔۔۔  
تمہارا عزیز دوست نظر نہیں آ رہا کہاں ہیں؟؟ علی یہاں وہاں گردن کا رخ کر کے  
دریافت کر رہا تھا۔۔۔

اس سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہونا چاہیے مطلب کی بات کرو تم۔۔۔ آہل کو بے  
تحاشہ غصہ آ رہا تھا اس گھٹیا انسان کو مزید برداشت کرنا اس سے باہر تھا۔۔۔  
اسی سے تو غرض ہے سمجھ میں نہیں آ رہا بات کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔۔۔ علی  
شہروز نے نہایت پرسکون سے جواب دیا تھا۔۔۔  
کون سی بات؟؟ آہل نے پوچھا تھا۔۔۔

چی چی چی بہت افسوس ہوا مجھے لیکن اب کیا کر سکتے ہیں ایک راز کی بات بتاؤں  
تمہارا دوست اصل میں اول درجے کا گھٹیا انسان ہے!! علی شہروز نہایت اطمینان  
سے جنگل میں آگ لگا رہا تھا۔۔۔

جو کہنا ہے کھل کر کہو پہلیاں نبھوانے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر آہل نے بڑے سکوت سے کہا تھا۔۔

تو مجھ سے بہت آگے تھا نہ بزنس میں پیسے میں شہرت میں لیکن افسوس تیرا نام میں ایک لمحے کے اندر مٹی میں ملانے کی طاقت رکھتا ہوں اب آہل شاہ آفندی واہ بلا کا غرور تھا نہ تجھے لیکن تو اب مجھ سے ڈر۔۔ علی اپنی جگہ سے اٹھ ہو کر آہل کے مقابل آکھڑا ہو گیا تھا الفاظ کی چنگاریاں دہک رہی تھی آگ لگنے کو تھی شکاری جال میں آہستہ آہستہ پھنس رہا تھا۔۔۔

مطلب کیا ہے تیرا!! آہل کی آنکھوں میں لال سرخی اتر آئی تھی لیکن آفس میں کوئی تماشہ نہیں بنانا چاہتا تھا اس لیے بڑے تحمل کے ساتھ اسے برداشت کر رہا تھا۔۔

تیری ایک بہن ہے نہ کیا نام ہے اس کا۔۔۔ بریرہ ہاں بریرہ نام تو سہی ہے نہ  
۔۔ خباثت بھری مسکراہٹ کے ساتھ اپنے لگائے گئے اندازے کو دوست کرنے  
کے لیے اس نے آہل کی طرف دیکھا تھا۔۔

علی !! آہل کی برداشت اب جواب دے رہی تھی اس نے سختی سے اس کا  
گریبان پکڑا تھا۔۔۔

غصہ نہیں اس دن ریسٹورینٹ میں دیکھا تھا اسے بڑی پیاری تھی اور بھولی بھی  
لکین گل تو بڑے بڑے کھلا رہی ہے اس کو دیکھ کر کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا میڈم  
کے اندر اتنی بیہودگی بھری ہے تیرا دوست فارس ویسے سچ میں کیا لمبا ہاتھ مارا ہے  
جس شخص کے اوپر تو اتنا بھروسہ کرتا ہے چچی وہی تیری عزت پر ہاتھ ڈال رہا  
ہے مزا کر رہا ہے۔۔۔ علی نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بات کا آغاز  
مین پولینٹ سے کیا تھا۔۔۔



کیسا ثبوت؟؟؟ آہل کے اندر ایک جھماکا سا ہوا تھا وہ کمزور سا شخص بالکل بھی نہیں تھا وہ تو بہت مضبوط تھا لیکن حالات کبھی کبھی کسی مضبوط سے مضبوط انسان کو بھی کمزور کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔۔۔

ایک منٹ -- سب سے پہلے جیکٹ کی زیپ اوپر سے نیچے کی گئی تھی اندر ہاتھ ڈال کر ایک لمبا چوڑا لفافہ باہر نکالا گیا تھا جس کو بہت ہی حفاظت کے ساتھ اندر رکھا گیا تھا ---

میں چاہتا ہوں اندر موجودہ چیز کو تم اپنے پاک صاف ہاتھوں سے نکالو ظاہر ہے بے تمہارا حق ہے اور میں کسی کا حق نہیں مارتا --- علی نے ایک لمبی سانس لے کر لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا تھا جسے آہل بنا چوں چاں کیے تھام لیا تھا -- سر گھوم گیا تھا ایک چکر سا آنے لگا تھا پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی سامنے رکھی پانچ چھ تصویریں کو دیکھ کر اس کی شاید ایسی حالت کا تصور کیا جا سکتا تھا -- آہل شاہ آفندی بیوی کو تو بڑے قرینے سے سمجھال کر رکھا تھا لیکن بہن کو یوں سر بازار چھوڑ دیا اور سب سے بڑی خوشخبری کی بات تو بے کی فارس تیرا دوست تیری ہلکھوں دھول جھونک رہا تھا تیری بہن تیرے یار کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہے اور تجھے خبر ہی نہیں بے دیکھ کتنے قریب بیٹھے ہیں ایک دوسرے کے سوچ

تیری عزت کا کیا ہوگا جب میں یے فوٹو پوری دنیا میں دکھاؤں گا لوگ تھو تھو کریں گے آہل شاہ آفندی کی بہن اس کے دوست کے ساتھ گل چھڑے اڑا رہی ہے ہا ہا کتنا مزا آئے گا نہ تجھے آئے نہ آئے مجھے بڑا مزا آئے گا۔۔ علی قہقہے مار کر اپنی بے جا لفظوں کو اہلی جامہ پہنانے میں لگن تھا۔۔

گیٹ آؤٹ۔۔۔ آنکھوں کو سختی سے ایک دوسرے میں بھیج کر آہل نے اس کو جانے کو کہا تھا۔۔۔

میری ایک بات یاد رکھنا آہل شاہ آفندی تیری بہت قیمتی چیز میرے ہاتھوں میں ہے مجھ سے تمیز سے بات کرنا تمہارا رازداں ہوں میں اب میں چلتا ہوں لیکن پھر ملیں گے جلد ہی ایک اچھی ملاقات کے ساتھ۔۔ علی جاتے جاتے اسے بہت کچھ باور کرا گیا تھا اب آہل شاہ آفندی اس کے پورے دباو میں ہے اس کی عزت اس کا وقار سب کچھ اس شخص کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔

یہ یہاں؟؟ علی کو گیٹ عبور کرتا دیکھ فارس منہ ہی منہ بڑبڑایا تھا۔۔

ایک عجیب بے حد عجیب سی فاتحانہ مسکراہٹ علی شہروز نے اس کی طرف اچھالی تھی۔۔

بدتمیز !! فارس اس پر ایک کھونکھار نظر اس پر ڈال کر اندر چلا گیا تھا۔۔۔

آہل یے رہی فایل قسم سے بہت خوار کرایا ہے تو نے مجھے۔۔۔ فارس نے اس کے

کیسین میں قدم رکھتے ہی شکوہ شکایت کرنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

آہل؟؟ کوئی جواب نہ ملنے پر فارس نے اسے پھر سے پکارا تھا۔۔

آہل تو ٹھیک تو ہے میں فائل لے آیا یا رچل !! فارس اس سے ذرا فاصلے پر تھا  
اس لیے میز پر رکھی تصویر نہیں دیکھ سکا تھا۔۔۔

غصے کی شدید لہر آہل شاہ آفندی کے اوپر سوار ہو چکی تھی طوفان بے تابی سے امد  
رہا تھا مٹھیاں سختی سے بند تھی ہاتھ اور پیشانی کی رگیں تن گئی تھی ---

آہل؟ فارس اب اس کے عین سامنے کھڑا تھا لیکن الفاظ یک نخت کمزور بے حد کمزور پڑ گئے تھے جب نظریں میز پر رکھی تصویروں پر گئی تھی اور پلٹنا بھول گئی تھی تو کیا آج آہل شاہ آفندی کی دوستی خاموشی سے بہتے سمندر میں کہیں ڈوب رہی تھی کیا اب وہ وقت آگیا تھا جس سے فارس خوف کھاتا تھا کیا اب ان کی دوستی اپنی قیمت کھو رہی تھی --

فارس ایک لفظ جھوٹ نہیں کیا یے سچ ہے؟؟ آہل نے بہ مشکل اپنی خون جیسی آنکھیں کھولی تھی --

آ۔۔۔ آ۔۔۔ ہل۔۔۔ فارس کی آواز کہیں گم ہو رہی تھی یوں لگ رہا تھا آج کے بعد وہ کبھی بول نہیں پائے گا۔۔۔

!! دل کر رہا ہے تجھے جان سے مار دوں

کیوں کیوں؟؟؟؟؟ کیوں کیا تو نے ایسا کیوں فارس جواب دے۔۔۔

آہل۔۔۔ م۔ م۔ میں تجھے!! الفاظ ساتھ چھوڑ رہے تھے --

جواب دے فارس --- اب کی بار آہل نے صرف کہا نہیں بلکہ دھاڑا تھا --  
آہل میں تجھے بتانے ہی والا تھا م۔ م۔ میں تجھے بتانا چاہتا تھا لیکن -- فارس ایک  
پھر اپنی صفائی کے لیے الفاظ کا چناو کر رہا تھا --

بتانے والا تھا لیکن بتایا تو نہیں نہ -- نہیں بتایا نہ تو نے تجھے پتہ اس دو ٹکے کا  
گھٹیا انسان آج مجھے میری اوقات بتا کر گیا ہے میری عزت دو کوڑی کر گیا خاک  
میں ملا دیا سب کچھ جس شخص سے اپنی عزت بچانے کی خاطر میں نے مرش کو اپنا  
بنایا تھا اگر میں چاہتا اس سے زبردستی بھی نکاح کر سکتا تھا لیکن صرف اور صرف  
اپنے گھر کی عزت بچانے کے لیے میں نے اس سے نکاح کا یہ طریقہ اپنایا تھا  
لیکن آج اس کے ہاتھوں میں ذلیل ہو گیا اسے میری کمزوری مل گئی ہے جس  
کے بل بوتے پر اب وہ مجھے بلیک میل کر رہا ہے --- آہل شاہ آفندی ہار گیا تھا  
ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنی ہار تسلیم کر رہا تھا ---

— — —

ہے میری پیٹھ پیچھے مجھ پر وار کیا ہے میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گا فارس کبھی نہیں کاش مجھے ذرا سا علم ہوتا تو اتنا غلیظ ہے تو کبھی تجھے منہ بھی لگانا پسند نہیں کرتا۔۔ اہل شاہ آفندی غصے کی آگ میں جل کر خاک ہو گیا تھا آنکھوں میں ایک عجیب سا اضطراب تھا جن آنکھوں میں ہمیشہ اپنے عزیز دوست کے لیے محبت ہوتی تھی چمک ہوتی تھی آج انہی آنکھوں میں بے یقینی تھی نفرت تھی شدید نفرت۔۔۔

آج کے بعد میرے آفس میں تو نظر بھی آیا تو بہت برا ہوگا گیٹ آؤٹ آبی سیڈ گیٹ آؤٹ !!! اہل شاہ آفندی کا لیے انداز کس نے دیکھا تھا کون یقین کرتا ہے اپنے دوست کے لیے ایسا رویہ اختیار کرنا بچپن کا ساتھ پل بھر میں ٹوٹا تھا۔۔ فارس خالی خالی نظروں سے اپنے مقابل کھڑے شخص کو دیکھ رہا تھا جیسا اب بھی کوئی امید باقی ہو جیسے ابھی وہ کہے گا مزاق کر رہا تھا یار !! خیر لیے یار لفظ تو کہیں کھو سا گیا تھا۔۔ خون کی بوندیں اب بھی زمین پر ٹپک رہی تھی لیکن زخموں کی پرواہ



کس کو تھی آج آہل شاہ آفندی کی وجہ سے اس تکلیف پہنچی تھی جو کبھی خود زمین پر بیٹھ کر اس کے زخموں پر مرہم رکھتا تھا۔ لیکن تب اور آج میں بہت فرق تھا

---

چلا جا تو ورنہ دھکے دے کر نکلو! دوں گا فارس گیٹ لاسٹ۔۔ اس کی طرف دیکھنا آہل شاہ آفندی کے لیے سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں لیکن میری بات یاد رکھنا آہل شاہ آفندی میں نے تمہاری بہن کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا نہ سوچ سکتا ہوں ایسا محبت کرتا ہوں اس سے اور کرتا رہوں گا۔۔۔ ایک آخری الوداعی نظر اپنے دوست پر ڈال لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ جا چکا تھا۔۔۔

!!! شاید قسمت کو یہی منظور تھا

\*\*\*\*\*

ایک لمبی پرسکون سانس لے کر آہل نے خود کو پرسکون کرنا چاہا تھا --  
سر ٹایم ہو گیا ہے میٹنگ کا -- وہ لڑکی پھر سے وہاں پر موجود تھی --  
آپ چلے میں آتا ہوں -- آہل نے اسے جانے کا اشارہ کیا --  
اوکے سر! وہ لڑکی جا چکی تھی --

غلیب دماغی سے اسنے بہ مشکل میٹنگ اٹینڈ کی تھی ایک عجیب سی بے چینی  
تھی دل کر رہا تھا سب کچھ تمس نہس کر دے ایک لمحے میں اس کا دل چاہا اس  
سارے منظر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غلیب ہو جائے -- بلا وجہ گاڑی روڈ پر  
مسلسل ایک گھنٹے سے دوڑا رہا تھا جیسے کوئی منزل ہی نہ ہو --

\*\*\*\*\*



امی اسے پتہ چل گیا میں بریرہ سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ کہتا ہے میں نے کھیل کھیلا ہے میں نے اسے دھوکہ دیا ہے ---

بیٹا ہر بھائی اپنی بہن کے معاملے میں بہت حساس ہوتے ہے وہ بھی ایک بھائی بن کر سوچ رہا ہے --- انہوں نے سمجھنا چاہا تھا --

نہیں امی وہ مجھے دھوکے باز کہتا ہے میں تو سمجھتا تھا وہ یقین کرے گا مجھ پر میری بات سنے گا لیکن وہ تو مجھے دھوکے باز سمجھتا ہے -- فارس کی آنکھوں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی ---

نہ میری جان اس طرح نہیں کہتے جاکپڑے بدل کر آ میں کھانا لگاتی ہوں -- ایک محبت سے بھرپور بوسہ انہوں نے فارس کی پیشانی پر ثبت کیا تھا --

\*\*\*\*\*

کوئی جواب دینے کے بجائے اس نے ایک اچھٹی اجنبی بے حد اجنبی نگاہ اس نے  
اپنی بہن پر ڈالی تھی جو اس کے یقین کے پرچھے اڑا رہی تھی ---  
کوئی جواب دیے بغیر وہ سرٹھیاں چڑھ گیا تھا شاید اسے تنہائی کی طلب ہو رہی تھی

آگے تم میری کالز کیوں نہیں پک کر رہے تھے --- آہل نے جیسے کمرے میں  
 قدم رکھا تھا مرش نے شکوہ شکوہ کی بارش کرنی شروع کر دی تھی --  
 بڑی تھا -- اس نے سرسری سا جواب دیا تھا ---

اتنے بڑی تھے کی میری ایک کال پک کرنے کا تمہارے پاس ٹایم نہیں تھا  
--مرش فورن برا مان گئی تھی --

ہاں نہیں تھا ٹائم آفس میں میں کام کرنے جاتا ہوں فارغ نہیں بیٹھا ہوتا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی آہل کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔۔۔

تم مجھ سے اس طرح کیوں بات کر رہے۔۔۔ مرش فورن اس کا تلخ لہجہ بھانپ گئی تھی۔۔۔

کس طرح بات کر رہا ہوں میں؟؟ آہل بھی اب میدان جنگ میں اتر چکا تھا۔  
تم خود جانتے ہو مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔ مرش کو اب غصہ آ رہا تھا۔۔۔  
میں اسی طرح بات کرتا ہوں بہتر ہوگا تم آدمی ہو جاو۔۔۔ ٹاپی کی ناٹ کھولتے ہوئے  
اس نے بے زاری سے کہا تھا۔۔۔

ہوا کیا ہے تمہیں؟؟ اس کی حالت دیکھ کر مرش کو تھوڑی حیرانگی ہو رہی تھی۔۔۔  
کچھ بھی نہیں سو جاو تم۔۔۔ حکم دیا گیا تھا۔  
اور تم کیا کرو گے۔۔۔ مرش نے چونکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے میں تھوڑی دیر بعد سووں گا۔۔ آہل ایک نظر اس پر ڈال کر فورن نظریں چرا گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس کی اس حالت کا سب کو علم ہو۔۔ ٹھیک ہے تم کھانا نہیں کھاؤ گے۔۔ مرش نے یاد آنے پر فورن پوچھا تھا۔۔ نہیں بھوک نہیں ہے۔۔ آہل نے جیسے جان چھڑانی تھی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ مرش نے کچھ غلیب دماغی سے جواب دیا تھا اس نے پہلی بار آہل کا ایسا ورہ دیکھا تھا ہمیشہ نکھرا نکھرا سا آہل شاہ آفندی آج بکھرا بکھرا سا لگ رہا تھا۔۔

نہ جانے رات کے کس پہر مرش کی آنکھ کھلی تھی آہل کو نہ پا کر اسے تھوڑی حیرت ہو رہی تھی۔۔۔

تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟؟ مرش چل کر اس کے پاس آگئی تھی۔۔

کام بہت تھا اس لیے۔۔ صاف جھوٹ بولا گیا تھا۔۔

تم اسموکنگ کر رہے ہو؟ ایش ٹرے میں رکھے گیے ان گنت سگریٹ کو دیکھ کر  
مرش کو سید حیرت ہو رہی تھی اس نے پہلی بار اسے اسموکنگ کرتے ہوئے دیکھا  
تھا۔۔

ہاں کبھی کبھی جب موڈ ہوتا ہے!! آہل منہ سے دھوا اڑا کر زخمی سی مسکراہٹ  
کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔

اتنی زیادہ سگریٹ تم نے کش کی ہے پتہ ہے کتنا نقصان دہ ہوتا ہے یے۔۔ مرش  
نے ہاتھ بڑھا کر آہل کی انگلیوں میں پھنسا سگریٹ چھین لیا تھا۔۔۔  
مرش پلیز تنگ نہ کرو جا کر سو جاو۔۔ کھونکار نظروں سے اس نے مرش کی طرف  
دیکھا تھا۔۔

آہل پلیز!! مرش نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا جو ایک بار پھر سے سگریٹ جلا  
رہا تھا۔۔

مرش جاو یہاں سے۔۔ آہل نے اب سختی سے کہا تھا۔۔



!! کیوں جاؤں میں نہیں جاؤں گی اور تم نے بے کیا حولیہ بنا رکھا ہے ہوا کیا ہے  
مرش چل کر اس کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی --  
یہی تو چاہیے تھا آہل شاہ آفندی کو کسی سہارے کی ہی تو ضرورت تھی اسے اپنا غم  
بانٹنے کے لیے اس کسی ساتھی کی ہی تو ضرورت تھی - ایک ہارے ہوئے جواری کی  
طرح وہ مرش کے شانے پر اپنا سر رکھ دیا تھا آنسوؤں کو ضبط کرنے کی بھرپور  
کوشش کر رہا تھا --

!! آہل کیا ہوا ہے؟؟ مرش نے ہولے سے پوچھا تھا

مرش تم جانتی ہو فارس میرا واحد اور سب سے اچھا دوست تھا میں اسے بھائی کی  
طرح مانتا تھا لیکن اس نے بے کیا کر دیا اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے میری بہن  
کے ساتھ محبت کا کھیل کھیلا بے سوچے سمجھے بغیر کی وہ میری بہن ہے کیوں کیا  
اس نے ایسا مجھ سے چھپا کر اس نے سب کی ہے جبکہ میں اس سے بار بار  
پوچھتا تھا کوئی پسند ہے تو بتا دو لیکن تب بھی اس نے نہیں بتایا تھا جانتی ہو وہ دو

آہل تمہیں نہیں لگتا ان سب میں تمہاری بھی کوئی غلطی ہے دو محبت کرنے والوں کے بیچ ہم کیا کر سکتے ہیں ہم کیسے انہیں الگ کر سکتے ہیں آہل فارس تمہارا دوست ہے تمہیں ایک بار سمجھنا چاہیے تمہارا سوچنا چاہیے تمہارا ہم کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے کون کس کے لیے پرفیکٹ ہے -- مرش کی پوری حمایت فارس اور بربرہ کے ساتھ تھی --

تم نہیں سوچو گی!! آہل نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔

میں سمجھتی ہوں آہل کیوں کی میں جانتی تھی یہ سب۔۔ مرش نے مسکرا کر یہ

دھماکہ کیا تھا۔۔

وآٹ؟؟ آہل غصے سے اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔۔

— — —

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 587  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

\* \* \* \* \*

\* \* \* \* \*

آہل اٹھ بھی جاو آفس نہیں جانا کیا۔۔۔ مرش اسے جگانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔

میری جان کچھ دیر اور سو لینے دو۔۔۔ آہل جیسے اجازت مانگی تھی۔۔

بلکل بھی نہیں چپ چاپ اٹھو ورنہ میں ابھی اس جگ کا پانی تمہارے منہ پر انڈیل دوں گی۔۔۔ مرش نے گویا دھمکی تھی۔۔

بڑی ظالم بیوی ہو دیکھو کیسا گزارا ہوتا ہے اس معصوم کا۔۔۔ آہل بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ چکا تھا۔۔

ہا بڑے آئے معصوم شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔ مرش نے اسے شرم دلانی چاہی تھی۔۔

روز ہی دیکھتا ماشا اللہ خدا نے بڑی فرصت میں بنایا ہے مجھے۔۔۔ آہل نے مسکرا کر خود کی تعریف کی تھی۔۔۔

تبھی تو اتنی بری ہے -- مرش بیڈ سے اٹھ گئی تھی شاور لینے کے ارادے سے جیسے ہی آگے بڑھی آہل اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تھا جس سے وہ اس کے مضبوط سینے سے جا لگی تھی آہل نے اس کی گردن میں منہ گھسا کر اپنے لب رکھ دیا تھا

آہل پلیز جانے دو -- مرش مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی --  
یار کبھی تو رومینٹک ہونے دیا کرو ---

تم ہمیشہ رومینٹک رہتے ہو میں کون کون سی تمہاری خواہشات پوری کروں  
-- مرش نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا --

ایک شوہر کی کیا کیا طلب ہوتی ہے اپنی بیوی سے تمہیں تو پتہ ہی ہوگا --- آہل  
نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے مزید قریب کیا تھا --

اچھا جی تو بتاؤ کون کون سی خواہشات ہوتی ہے وہ میں آپ کی پوری کر دوں  
--- مرش نے اس کی بکھرے بال کو مزید بکھیر دیا تھا --

اب میں تمہیں یہ بھی بتاؤں!! آہل نے منہ پھلا کر ناراضگی ظاہر کی تھی --  
تو مجھے کیسے پتہ ہوگا آپ کی کیا خواہشات ہیں؟؟ مرش نے معصومیت سے پوچھا  
تھا --

چلو ایک کس دو جلدی سے یہ تو بہت چھوٹی سی خواہش ہے لیکن کوئی بات نہیں  
پہلے اسے پورا کر دو -- آہل نے حکم صادر کیا تھا --  
کس؟؟ تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟؟ مرش نے مصنوعی غصہ دکھایا تھا --  
بلکل پاگل نہیں ہوا ہوں بیوی کا فرض ہوتا ہے شوہر کی خواہش پوری کرنا تم اتنی  
چھوٹی سی خواہش پوری نہیں کر سکتی میری -- آہل شرارت بھری مسکراہٹ کے  
ساتھ کہا تھا --

اچھا لیکن یہ فرسٹ اینڈ لاسٹ کس ہوگی -- مرش نے جان چھڑانی چاہی تھی --  
اوکے!! آہل نے فورن اچھے بچوں کی طرح آنکھیں بند کر لی تھی --  
مرش نے کچھ جھجھکتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے تھے --





اب وہ آئے گا بھی نہیں --- !! جوس کا گلاس لبوں سے لگا کر اس نے سرسری  
 سا جواب دیا تھا ---

مطلب آپ اپنی بیٹی سے پوچھ لیجیے وہ مجھ سے بہتر بتائے گی آپ کو۔۔۔ آہل نے اپنی سرخ آنکھیں مریم بیگم کے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔ مریم بیگم کے چلتے ہاتھ رک گئے تھے۔۔۔

مجھے لیٹ ہو رہا ہے چلتا ہوں -- آہل اپنا فون اور کوٹ ہاتھ میں لے کر جا چکا تھا سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کی اس نے بریرہ سے کالج جانے کا پوچھا تک نہیں تھا --

بربرہ بت کی بنی بیٹھی تھی ---

عجیب لڑکا ہے۔۔ جاوید صاحب نے انسانی کردی تھی اگر دیکھا جائے تو یہ بات انسانی کرنے کے بالکل قابل نہیں تھی۔۔۔

میں کالج جا رہی ہوں --- بریرہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر فورن نو دو گیارہ ہو گئی تھی --

فارس دیکھو بیٹا دروازے پر کون بیل دے رہا ہے۔۔ فارس نے اپنے عقب میں  
اپنی ماں کی آواز سنی تھی۔۔۔

جی دیکھتا ہوں !! بے رف سے تولیے میں بھی وہ نہایت ہینڈسم دکھ رہا تھا ---  
تم یہاں !! دروازے پر بریرہ کو دیکھ کر فارس نے بے یقینی سے کہا تھا ---  
مجھے تم سے بات کرنی ہے -- بریرہ نے الجھتے ہوئے اسے دیکھا تھا --



کیا؟؟ مجھے صاف صاف بتاؤ کیا ہوا ہے -- بریرہ اب رو دینے کو تھی --  
کچھ بھی نہیں ہوا میری بات سنو بریرہ آج کے بعد مجھے کال کرنے کی کوشش  
مت کرنا نہ مجھ سے کوئی رابطہ کرنا میں نہیں چاہتا خواہ مخواہ کوئی تماشہ ہو میری زندگی  
میں پہلی ہی مزید الجھن ہے --- فارس پوری توجہ سے ڈرائنگ کرنے میں لگن تھا  
لیکن دل کی حالت ایسی تھی کی جیسے کسی سمندر میں غوطے لگا رہا ہو --  
تم -- میں جانتی ہوں تم مجھے چھوڑ رہے ہو کوئی اور مل گیا ہوگا تمہیں ایسا ہی ہے  
نہ -- بریرہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں بہے رہے تھے دل پر ایک گھونسا سا پڑا  
تھا --

ہاں شاید -- فارس کے اندر اب اتنی ہمت نہیں تھی کی وہ مزید بریرہ کا دل دکھاتا

---



مرش کافی کا لگ ہاتھ میں لے کر بالکنی میں آگئی تھی کیوں کی اندر اسے گھسٹن محسوس ہو رہی تھی یوں بے دھیانی میں اس یی نظر گیٹ کے اندر داخل ہوتی بریرہ پر پڑی تھی ذہن میں اچانک بے تحاشہ سوال الجھ رہے تھے --

بریرہ مسخ پر انگلی رکھ کر اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی اندر بہت کچھ لٹا تھا چھن سے ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھی لیکن اسے پھر بھی اپنے رویہ پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی پچھتاوا ہو رہا تھا --

بریرہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو -- مرش اسے دیکھ کر فورن دوڑتی ہوئی کمرے میں آئی تھی کیوں کی اسے فکر تھی وہ اس کی نند ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی دوست بھی تھی ---

ہاں میں ٹھیک ہوں بس یونہی -- بریرہ نے جبرن مسکرانے کی کوشش کی تھی --

نہیں تم ٹھیک نہیں ہو بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے فارس نے کچھ کہا ہے -- مرش اس کا تھام کر قدرے نرم لہجے میں پوچھ رہی تھی --

مرش وہ مجھ سے ناراض ہے مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہا پتہ نہیں کیا ہوا ہے وہ کیوں کر رہا ہے ایسا مرش -- بریرہ اس کے گلے لگ کر رو رہی تھی --

بریرہ حوصلہ رکھو ویسے بھی آہل کو سب پتہ چل گیا ہے شاید اس لیے - مرش اس کی پشت سہلا کر تسلی دے رہی تھی کچھ کچھ اندازہ تو اسے بھی تھا فارس کے اس طرح کے رویہ پر --

کیا؟؟ بھابی کو پتہ چل گیا یہ تم کیا کہہ رہی ہو مرش کیا بھابی اور فارس کے بیچ فائیٹنگ بھی ہوئی تھی مرش یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں کیا کروں؟؟ بریرہ رو رو کر اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرا رہی تھی کیوں آدھے سے زیادہ غلطی اسی کی تھی

--

بریرہ یہ تو ہونا ہی تھا تم لوگ کو چاہیے تھا آہل کو پہلے بتا دیے ہوتے کم از کم یہ تماشہ تو نہ ہوتا۔۔۔ مرش کی بات تو سہی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کی کوئی غلطی نہیں ہے مرش وہ تو ہمیشہ سے کہتا تھا بھائی کو بتانے کے لیے لیکن میں نے اسے بتانے نہیں دیا تھا کیوں کی مجھے ڈر لگ رہا تھا سب غلطی میری ہے مرش سب !!! بریرہ کی رونے میں مزید روانی آگئی تھی۔۔۔

اب رونے سے کچھ نہیں ہوگا بریرہ حوصلہ رکھو اور پلیز یہ آنسو صاف کرو ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ بریرہ کو منانے کی ایک یہی تدبیر مرش کو نظر آئی تھی۔۔۔

لیکن مرش اب کیا ہوگا؟؟ بریرہ نے نہ جانے کس خوف کے تحت پوچھا تھا۔۔۔

تم ڈر کس سے رہی ہو بریرہ محبت کی ہے تم نے چوری نہیں اب یہ ڈرنے کا سلسلہ بند کرو۔۔۔ مرش نے مصنوعی غصے کے ساتھ اسے ڈپٹا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*





\*\*\*\*\*

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 602  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

میں ٹھیک ہوں اور تمہارے بابا بھی ٹھیک ہے بس تمہیں بہت یاد کرتے ہے  
 -- فایزہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تھا --

امی میں آپ لوگوں کو بہت بہت مس کرتی ہوں بس جلدی سے آپ لوگوں کو ملنے  
آؤں گی --- مرش نے خود یقین دلانا چاہا تھا شاید اب اسے تھوڑا ممکن لگنے لگا تھا

یونہی ہی کچھ کی گفتگو کے بعد سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔۔ ثمرہ کو کال ملانے کے خیال سے وہ دوبارہ فون ہاتھ میں لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔ بد قسمتی سے علی شہروز کی کالنگ آنے لگی تھی۔۔

اب اسے کیا مسئلہ ہے !! مرش نے دانت پس کر خود کو پرسکون کرنا چاہا تھا۔۔۔  
 بولو !! مرش نے بے زاریت کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

کیسی ہو جانے من -- مقابل نے بڑی ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا ہر فکر سے آزاد گویا کچھ ہوا ہی نہیں ہے جنگل میں آگ لگا کر خود بڑے مزے لے رہا تھا --

مسٹر علی اگر آپ مجھے کوئی کمزور لڑکی سمجھ رہے ہیں تو نہایت غلط سوچ رہے ہیں آپ جاہل انسان --- مرش کچکچا کر بولی تھی جیسے علی شہروز نظروں کے سامنے ہی ہو --

جانے من کیا آواز ہے تمہاری میں تو فین ہو گیا تمہارا -- علی نے ہنستے ہوئے کہا تھا مطلب اسے مرش کے لفظوں سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا --- بکواس بند کرو -- مرش اکتا کر بولی تھی --

میری بات دھیان سے سنو بنا چوں چاں کیے ورنہ اپنے نقصان کی زمیدار خود ہوگی تم پانچ منٹ کے اندر گاڑی گیٹ پر آے گی ایک لفظ منہ سے نکالے بغیر گاڑی میں بیٹھ جانا ویسے میں تمہیں ایڈریس سینڈ کر دیتا ہوں تاکی کوئی مشکل نہ پیش آے اگر تمہیں اپے باپ کی جان عزیز ہے تو میرا کہا مان لو میری جان ورنہ بڑا نقصان

ہوگا تمہارا اور ہاں ایک اور بات اگر کسی کو بھی کچھ بتانے کی کوشش کی تو مجھ سے !! برا کوئی نہیں ہوگا اب فون رکھتا ہوں ملتے ہیں کچھ دیر بعد خدا حافظ سویٹ ہارٹ کال کٹ چکی تھی لیکن مرش کا سر چکرانے لگا تھا کچھ وقت لگا تھا اسے سمجھنے میں علی نے کیا کہا تھا کیا کرنا چاہتا تھا -- سوچ سوچ کر اس کا ذہن ماوف ہو رہا تھا --

اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھی اپنے بابا کا چہرہ آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا کہیں کچھ غلط ہو گیا تو اس کی قصوروار صرف اور صرف مرش خود کو قصوروار ٹھہراتی اسے اپنے بابا کی فکر رہی تھی اور کسی کی نہیں اسے اپنے بابا کو بچانا تھا چاہے جیسے بھی --

مرش بہت ہی لالابی سی لڑکی تھی ہر فیصلہ جزبات میں کرنا اس کی سب سے بڑی بیوقوفی تھی --

بی بی جی آپ نہیں جا سکتی صاحب کا حکم ہے ہم آپ کو کہیں نہیں جانے دے سکتے۔۔ گاڈ فورن اس کے راستے میں ہموار ہوئے تھے کیوں کی وہ بھی مجبور تھے اپنے صاحب کے حکم کو ماننا ان کے لیے ضرورت سے زیادہ لازمی تھا۔۔

ہٹو میرے راستے سے مجھے جانا ہے دیکھو تم لوگو مجھے جانے دو کوئی ایرجنسی پیش آ گئی ہے۔۔ مرش کو نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں جواب دینا پڑا تھا ایک تو وہ پہلے!! سے بوکھلائی ہوئی تھی اوپر سے یہ لوگ۔

دیکھیں بی بی جی۔۔ گاڈ نے پھر زبان کھولی تھی لیکن مرش درمیان میں ہی بول پڑی تھی۔۔

تم لوگ میرا راستہ چھوڑ رہے ہو یہ نہیں ہٹو میرے راستے سے۔۔۔ مرش کو سخت غصہ آ رہا تھا دل کر رہا تھا سب تمس نہس کر دے۔۔

گاڈ راستے میں سے ہٹ گئے تھے اب کہاں اتنی مجال تھی کی وہ کچھ اور بولتے کچھ بھی تھا لیکن پھر بھی مرش ان کے لیے قابل عزت تھی۔۔

صاحب جی انجان گاڑی تھی !! واچمین نے تعابرداری سے بتایا تھا ۔۔  
کیا مطلب پہلیاں کم بجھواو صاف صاف بتاؤ ۔ !! آہل نے ٹھوس لہجے میں پوچھا  
تھا ۔۔۔





سے کال ملائی تھی جیسے اسے کوئی امید ہو شاید اس بار مرش کال پک کر لے گی لیکن روم میں بجتی رنگ ٹون نے اس کا دھیان اپنی طرف مبذول کیا تھا۔۔۔  
جلد بازی میں مرش اپنا فون روم میں ہی بھول گئی تھی اسے تو صرف جانے کی جلدی تھی فون لے جانا اس کے ذہن سے بالکل نکل گیا تھا۔۔۔

اوہ تو میڈم اپنا فون بھول کر گئی ہے۔۔۔ مرش کا فون ہاتھ میں لے کر آہل منہ ہی منہ بڑبڑایا تھا شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا شاید بہت بڑا نقصان ہونے سے بچ سکتا تھا۔۔۔

مرش کا فون ہاتھ میں لے کر یونہی بے دھیانی میں آہل کی نظر اسکرین پر چمکتے میسیجس پر پڑی تھی لفظ بہ لفظ اس نے میسج پڑھا تھا ایک اور انکشاف ہوا تھا بے حد غیر متوقع نہ جانے ابھی کتنے امتحانات باقی تھے۔۔۔ آہل کو بے حد غصہ آ رہا تھا اتنا کی شاید اگر اس وقت مرش اس کے سامنے ہوتی تو وہ اسے شوٹ میں کرنے میں ایک لمحہ زایا نہیں کرتا۔۔۔ لیکن اس وقت اسے عقلمندی سے کام لینا تھا لمبے

لمبے دُگ بھرتا وہ گاڑی میں آکر بیٹھا تھا اسے مرش تک پہنچنا تھا چاہے کسی بھی طرح کاش اس وقت۔ وقت کو پر لگ جاتے۔۔ آہل کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی۔۔ آج آہل شاہ آفندی بے حد تیز یا ہی اسپید سے گاڑی ڈرائو کر رہا تھا زندگی میں پہلی بار اس نے اتنی فاسٹ ڈرائو کی تھی اگر اس وقت ایکسیڈینٹ ہو جاتا تو کوئی شک نہیں تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایک کمرے میں لا کر مرش کو چھوڑ دیا گیا تھا کمر کا حال اچھا خاصا برا تھا شراب کی بوتلیں زمین پر رقص کر رہی تھی سگریٹ کے پیک کھلے پڑے تھے اور نہ جانے کتنی دیگر چیزیں تھی جو کی مرش کے علم میں ہرگز نہیں تھی جو شاید ایک گھٹیا انسان ہی استعمال کرتا ہے۔۔۔ کچھ وقت بیتنے کے بعد علی کمرے میں داخل ہوا

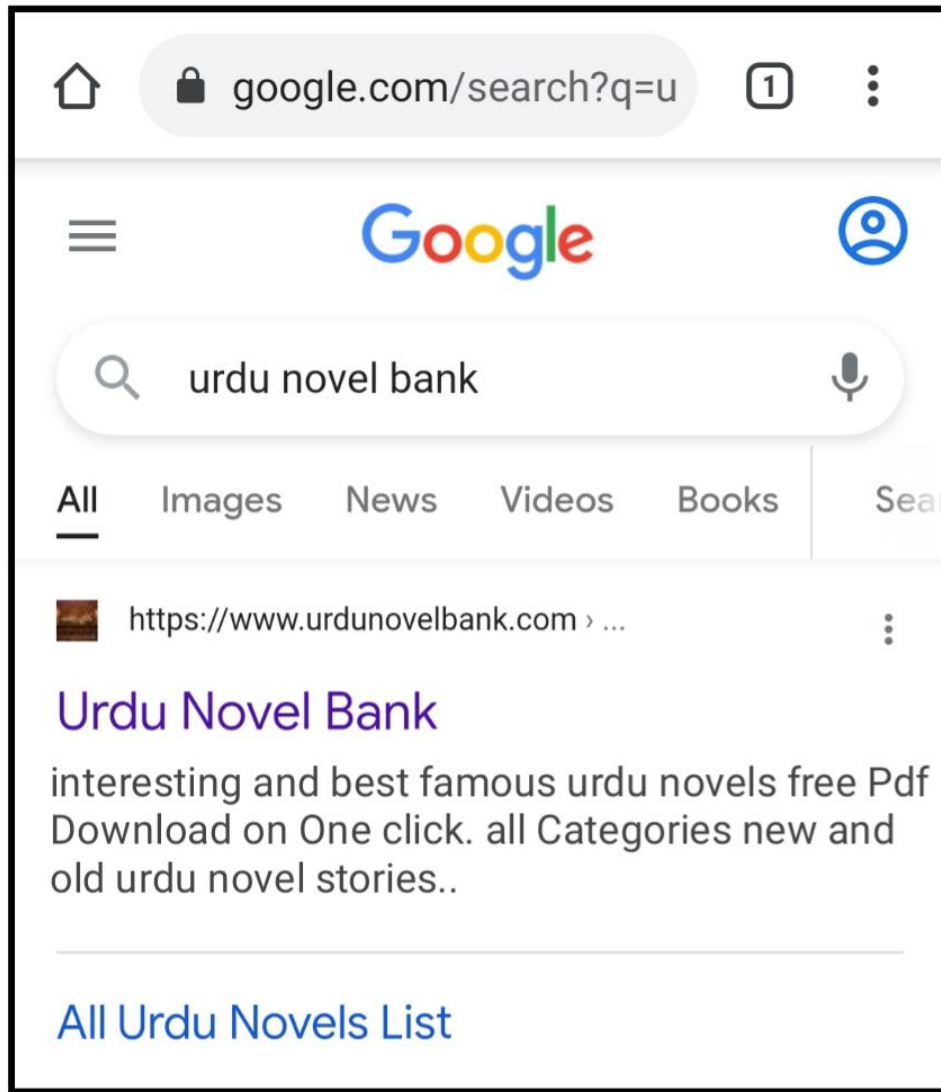
تھا شرٹ کی بٹن پوری طرح سے آزاد تھی کالر کو عجیب بے ڈھنگے طریقے سے اسٹائل کیا گیا تھا۔۔۔ علی کو سامنے پا کر مرش نے فورن اپنی خشک زبان پر لب پھیر کر سوال کیا تھا۔۔۔

علی میرے بابا کہاں ہیں؟؟ مرش کی آنکھوں میں خوف صاف جھلملا رہے تھے۔۔۔ بڑی معصوم ہو تم آج مجھے پورا یقین ہو گیا یار معصوم ہونے کے ساتھ بڑی بیوقوف بھی ہو قسم سے اگر مجھے پتہ ہوتا شکاری اتنی آسانی سے جال میں پھنس جائے گا تو میں جال بھجھانے میں ذرا بھی دیر نہیں کرتا۔۔۔ راکنگ چیر پر جھولتے ہوئے علی شہروز نے اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

کیا مطلب تمہارا!! مرش کی چھٹی حس نے فورن گرین سگنل دیا تھا۔۔۔ دیکھو میں تمہیں حاصل کرنا چاہتا کر لیا حاصل اور اب میں تمہارے جسم تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہوں جس سے تم مجھے روک نہیں سکتی! ہے نہ؟؟ علی نے

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں



میں نے کہا میرا ہاتھ چھوڑو۔۔ مرش اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گرفت خاصی مضبوط تھی جس سے رہائی پانا تھوڑا مشکل تھا۔۔

نہیں چھوڑا تو اب چپ کر جاو یا را بھی میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں تم واقعی میرے سامنے ہو۔۔ علی شہروز تھوڑا اور اس کے قریب ہوا تھا ہاتھ بڑھا کر جیسے اس نے مرش کے گلے میں جھولتا دوپٹہ اتارنا چاہا تھا اچانک کسی نے اس کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روک دیا تھا شاید کوئی فرشتہ تھا جس کو اللہ نے مدد کے لیے بھیجا تھا یہ شاید مرش کی قسمت بہت اچھی تھی جو آج ناپاک ہونے سے صاف صاف بچ گئی تھی۔۔

تم؟؟ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر علی کو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا کافی مشکل تھا۔۔

ہاں میں مسٹر علی کیوں حیرت ہو رہی ہے کیا مجھے دیکھ کر۔۔ ایک زور دار ک گھونسا علی کے منہ پر پڑا تھا۔۔

مرش نے ڈرتے ڈرتے اپنی آنکھیں کھولی تھی جسم میں ایک سکون کی لہر دوڑی تھی گویا وہ بچ گئی تھی وہ بالکل پاکدامن تھی کوئی اس کے اوپر کیچڑ نہیں اچھال سکتا تھا۔۔

بھا بھی آپ پلیز سائیڈ ہو جائے۔۔ فارس نے ایک نظر مرش کو دیکھ کر کہا تھا۔۔ ایک اور مزے کا گھونسا علی کے پیٹ میں پڑا تھا جس سے وہ زمین پر منہ بل جا گرا تھا۔۔

فارس آرام سے کہیں تمہیں چوٹ نہ لگ جائے۔۔۔ مرش نے گھبراتے ہوئے کہا تھا جس طرح کی فائینگ ہو رہی تھی اس کا گھبرانا لازمی تھا۔۔

مرش؟؟ کچھ دیر بعد آہل بھی بلا آخر پہنچ ہی گیا تھا آہل کو سامنے پا کر مرش کی تو گویا سانس ہی تھم گئی تھی خوف سے چہرہ لال ہو گیا تھا پلیس اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔

آہل شاہ آفندی چند لمحے ساکت ہو گیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا عزیز دوست وہاں موجود تھا اس کی عزت جس نے بچائی تھی وہ آہل شاہ آفندی کا دوست تھا جس کو ابھی کل آہل شاہ آفندی منہ کے بل گرا کر آیا تھا آج وہی دوست اس کے خاطر لڑ رہا تھا خود کو زخمی کر رہا تھا۔۔۔

آہل شاہ آفندی نے اپنے دوست کو اکیلے لڑنے نہیں دیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ تھا اس نے بھی فارس کا مکمل ساتھ دیا تھا چند گھنٹوں بعد علی شہروز کو پہچان پانا کافی مشکل ثابت ہوا تھا آہل اور فارس نے مل کر اس کی وہ درگت بنائی تھی جس کو شاید اس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا ہوگا۔۔ آہل موقع کی مزاکت کو دیکھتے ہوئے گھر سے نکلنے کے کچھ دیر بعد پولیس کو انفارم کر دیا تھا۔۔ جس سے پولیس عین موقع پر وہاں پہنچ گئی تھی۔۔

کچھ پوچھ گچھ کے بعد پولیس آفیسر نے علی شہروز کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔



تم مجھ سے زیادہ دن تک بچ کر نہیں رہ سکتے آہل شاہ آفندی میں واپس آؤں گا تو دونوں کو دیکھ لوں گا۔۔ جاتے جاتے علی شہروز دھمکی دینا نہیں بھولا تھا پتہ نہیں یہ صرف کھوکھلی دھمکی تھی یہ اس میں بھی کچھ حقیقت چھپی تھی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔

آپ ٹھیک ہیں بھابھی؟؟ فارس صرف اور مرش سے محتاب تھا گویا اس کے علاوہ یہاں پر اور کوئی موجود نہیں ہے۔۔

جی میں ٹھیک ہوں فارس لیکن آپ کی انگلی سے تو خون بہہ رہا ہے ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔ مرش کے لیے واقعی پریشان تھی اور کیوں نہ ہوتی ظاہر ہے یہ زخم اسی کی وجہ سے تھے۔۔

جی بس ڈاکٹر کے پاس ہی جاؤں گا بہت شکریہ خدا حافظ۔۔ فارس ایک زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا چہرے سے اداسی صاف عیاں تھی لیکن شاید وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

----- بچھڑا کچھ اس ادا سے کی رت ہی بدل گئی -----  
 ----- ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا -----  
 -----

ایک پل کو ان دونوں کی نظریں ملی تھی اور ایک ہی پل میں جھک گئی تھی  
 -- فارس یوں ہی نظریں جھکائے آہل کے پاس سے گزر گیا تھا کیا اب وہ دونوں  
 ہمیشہ ایسا ہی رہیں گے کیا ان کے بچ کبھی پہلی جیسی دوستی نہیں ہو پائے گی ؟  
 آہل بس فارس کو دیکھ کر رہ گیا تھا الفاظ ہی کہاں تھے وہ اس سے کچھ کہتا کہیں یہ  
 شرمندگی تو نہیں تھی ؟

صوفے پر اس دھککا دینے والے انداز میں پٹکا گیا تھا۔۔

ایم سوری !! مرش نے پھر سے وہی کھوکھلا سا سوری لفظ دہرایا تھا۔۔

معصوم ہو یہ صرف دکھاوے کے لیے اپنی معصومیت سے سب کو امپریس کرنا

چاہتی ہو۔۔ آہل کو شدید غصہ آ رہا تھا اسے مرش سے کم از کم اس حماقت کی توقع  
ہرگز نہیں تھی۔۔



سیٹ کر دے لیکن اس کے روانی سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر فورن اپنے دل کو  
ڈپٹا تھا۔۔

تم مجھے بیوقوف کہہ رہے ہو؟؟ مرش منہ پھلا کر فورن پولیسنٹ کی بات پر آپی تھی

---

میری جان میں تمہیں بیوقوف نہیں کہہ رہا لیکن خود سوچو اگر وہ تمہیں کسی قسم کا  
نقصان پہنچاتا تو میرا کیا ہوتا کم از کم میرے بارے اتنا سا سوچ لیا کرو۔۔ آہل اسے  
شانوں سے تھام کر سینے سے لگا لیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے وہ اس کے پاس نہیں  
تھی کیسے پاگل ہو رہا تھا تو گویا یہ سچ تھا کہ آہل شاہ آفندی مرش سرفراز کے بنا  
نہیں رہ سکتا تھا۔۔

تم مجھ ناراض تو نہیں ہو؟؟ مرش نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

تم سے ناراض رہ سکتا ہوں میں لیکن پلیز مجھ سے وعدہ کرو اب تم مجھے ساری بات بتاؤ کسی بھی راز کو راز نہیں رکھو گی۔۔ آہل اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلا دیا !! تھا جس پر مرش نے مسکرا کر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا مطلب وعدہ پکا آہل مرش کو تھوڑا اور خود سے قریب کیا تھا اسے بال پر اپنا ہونٹ رکھ کر چوما تھا۔۔ مرش کو اتنے قریب دیکھ کر آہل شاہ آفندی کے جذبات مچل اٹھے تھے آج بہت دنوں بعد اس کا موڈ تھوڑا فریش ہوا تھا اتنی خواری کے بعد کم از کم آہل یہ سب ڈیزو کرتا تھا۔۔

آہل کا ہاتھ یک لخت اس نیوی بلو فراک کی زپ پر جا کر رکا تھا جس کو ہولے ہولے آہل نیچے کر رہا تھا۔۔

آہل !! مرش کی آواز کہیں دم توڑ رہی تھی۔۔

آج میں کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں ہوں مرش -- آہل اس کے لبوں پر انگلیاں رکھ اسے دانستہ چپ کرا چکا تھا --

مارے شرم کے اس کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا عارض دہک رہی تھی مرش ہار چکی تھی آہل شاہ آفندی کی باہوں میں اس نے چپ چاپ اپنا آپ سونپ دیا تھا -- آہل اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا اس کے اوپر جھک کر اس نے مرش کی گردن پر اپنا ہونٹ رکھ دیا تھا حیا سے پلکیں مزید جھک گئی وہ اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کر رہی تھی ---

آہل اپنی شرٹ کے بٹن ایک ایک کر کے کھول رہا تھا آخری بٹن بھی قید سے آزاد ہو چکا تھا اس نے اپنی شرٹ صوفے پر اچھال دی تھی اس کے اوپر جھک کر اپنا ہونٹ مرش کے لرزتے ہونٹوں پر رکھ دیا تھا مرش بھی مکمل ساتھ دے رہی تھی اس کا شرم و حیا ایک طرف رکھ کر مرش بھی اس کے پیار میں پور پور ڈوب چکی تھی --

آہل نے آہستہ سے اس کی آستین کاندھے سے تھوڑا نیچے کی اور اس کے کاندھے پر اپنے ہونٹ رکھ کر چوما تھا مرش کی آنکھیں یک نخت سختی سے بھینچ گئی تھیں۔۔

آہل نے آہستگی سے اس کے کانوں میں جھومتے جھوکے کو اتارا تھا اور اس کی کان کی لوہوں کو چوما تھا آہستہ آہستہ وہ پوری طرح مرش کے جسم تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔ آج آہل شاہ آفندی پوری طرح ایک شوہر ہونے کا حق حاصل کر چکا تھا۔۔

----- مغرور ہی سی ، مجھے اچھا بہت لگا -----

----- وہ اجنبی تو تھا مگر اپنا بہت لگا -----

----- روٹھا ہوا تھا ہنس تو پڑا مجھے دیکھ کر -----

----- مجھ کو تو اس قدر بھی دلاسہ بہت لگا -----

\*\*\*\*\*



صبح سورج کی چمکتی کرن آہل کے چہرے کا طواف کر رہی تھی فورن اس کی آنکھ کھلی تھی معمول وقت کے مطابق تھوڑی دیر ہو گئی تھی اس نے ذرا سی گردن مڑ کر بے سدھ سوئی مرش پر ڈالی تھی لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ مچل گئی تھی شاید صبح صبح محبوب کا دیدار اتنا ہی دلکش ہوتا ہے -- کچھ دیر وہ اس کے چہرے کو دیکھتا رہا بے ساختہ دل میں ایک ننھی سی خواہش جاگی تھی اور اسے اپنی خواہش پوری کرنے میں کسی قسم کی کووی پابندی نہیں تھی -- وہ اس کے اوپر تھوڑا سا جھک کر اپنے ہونٹوں سے اس کی پیشانی پر محبت بھری مہر ثبت کی تھی اس وقت اگر مرش بے خبر نہیں سوتی تو ضرور تھوڑا سا واویلا مچاتی لیکن نیند اتنی گہری تھی کہ آہل کی اس حرکت کو دیکھنا نہ ممکن تھا --

اس نے مرش کو ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا شاید اسے مرش کا ضرورت سے زیادہ ہی خیال تھا یہ پھر کسی سوے ہوے انسان لو ڈسٹرب کرنا اس کی گڈ بکس

مدہم لیجے میں سلام کر کے وہ چمپیر پر براجمان ہو گیا تھا۔۔

آہل آخر ایسا کب تک چلے گا؟؟ جاوید صاحب بے حد سنجیدگی سے آہل کو دیکھ کر یوچھ رہے تھے۔۔

کیا؟؟ میں سمجھا نہیں؟ آہل نے چونکتے پوے پوچھا تھا کیوں کی اس کی سمجھ سے  
! باہر کی بات تھی ڈیڈ کس سلسلے میں بات کر رہے ہیں

مرش کے بارے میں بات کر رہا ہوں میں وہ تمہاری بیوی ہے اگر تمہیں یاد ہو تو اسے اس طرح سے قید کر کے رکھنے سے تمہیں کیا خوشی میسر ہوتی ہے ذرا

وضاحت کرنے کی تکلیف کرو گے !! جاوید کا لہجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا آہل کی حرکتوں سے وہ کافی پریشان تھے انہیں مرش کا خیال تھا کہیں اس کے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں ہو رہی تھی ۔۔

ڈیڈ میں کوشش کروں گا آئندہ آپ کو ایسی شکایت نہ ہو !! آہل نے مسکرا کر انہیں یقین دلایا تھا ۔۔

خیال رکھنا آہل اسے ہم سے کوئی شکایت نہ ہو۔۔ جاوید صاحب میکانیکی انداز میں  
بولے تھے۔۔

جی ضرور۔۔ آہل چحیر سے اٹھ گیا تھا کیوں کی اسے آفس جانا تھا۔۔

تقریباً دس بجے کے قریب مرش کی آنکھ کھلی تھی فریش ہو کر وہ نیچے آگئی تھی آج

ایسا پہلا دن تھا کی اس کی آنکھ اتنی لیٹ کھلی تھی۔۔

السلام علیکم مام اینڈ ڈیڈ۔۔ جاوید صاحب اور مریم بیگم اسے لاونج میں ہی نظر آ گئے تھے مسکرا کر وہ ان کے قریب آ گئی تھی۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔ دونوں نے تازگی بھری مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔

تو کیسی رہی میری بیٹی کی نیند؟؟ مریم بیگم نے مسکرا کر پوچھا تھا۔۔  
بہت اچھی۔۔ آنکھوں کے سامنے رات کا منظر لہرایا تھا لبوں پر ایک شرمیلی  
مسکراہٹ سج گئی تھی۔۔

مرش بیٹا میں سوچ رہا تھا کیوں نہ آج آپ کو آپ کی امی کے گھر چلیں میری ایک  
میٹنگ بھی ہے وہی سے گزروں گا تو آپ کو ڈراپ کر دوں گا آپ کی تفریح بھی ہو  
جائے گی۔۔ اخبار میز پر رکھ کر انہوں نے مسکرا کر مرش سے کہا تھا۔۔  
واو سچی میں ضرور چلوں گی ڈیڈ لیکن آہل کہیں برا نہ مان جائے۔۔ مرش کے دل  
میں تھوڑا سا خوف بھی تھا اور شاید اس کی فکر بھی تھی۔۔  
نہیں وہ کیوں برا ماننے لگا کچھ نہیں ہوتا چلو سا باش تیار ہو جاو ابھی کچھ دیر میں  
نکلنا ہے ہمیں۔۔ جاوید صاحب ٹھوس لہجے میں بولے تھا۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔ مرش خوشی سے چمک اٹھی تھی ابھی رات میں ہی کیا گیا وعدہ بھی رتی برابر اسے یاد نہیں تھا وہ ایسی ہی تھی لاابالی سی لاپراوہ ہر چیز سے بے نیاز۔۔۔

\*\*\*\*\*

ماں میں نے ایک دو جگہ جاب کے لیے اپلائی کیا ہے بس انٹرویو کال کا انتظار ہے۔۔۔ فارس اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر پر عزم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

فارس میرے بچے بس یہ جاب واب کا چکر چھوڑو میری بس اتنی سی خواہش ہے اپنے پوتے پوتیوں کو کھلا سکوں۔۔۔ ایک ماں کا خواب جس طرح کا ہوتا ہے اس کے بارے میں تو شاید سب کو علم ہوگا فارس کی ماں کی بھی بس اتنی سی خواہش تھی۔۔۔









تمہیں مزاق سوچھ رہا ہے فارس -- بریرہ برا مان گئی تھی --

مزاق کیوں کروں گا حقیقت بتا رہا ہوں -- فارس اب شرارت پر اتر آیا تھا۔۔۔

فارس بھائی کیسے مانیں گے وہ مجھ سے ناراض ہے ان کا موڈ بہت خراب ہے

-- بریرہ آہل کی جانب سے قدرے پریشان تھی اسے ڈر تھا لگ رہا تھا نہ جانے کب

تک ایسا چلے گا بھائی مانیں گے بھی یہ نہیں --

اس کا تو مجھے بھی کوئی علم نہیں لیکن میں بتا رہا ہوں اب میں اپنی ہڈیاں

توڑوانے کا رسک بالکل بھی افورڈ نہیں سکتا -- فارس نے ٹھیک ٹھاک افسوس کا

مظاہرہ کیا تھا --

جب بھی بولنا فضول ہی بولنا -- بریرہ نے دانت پیستے ہوئے غصہ ظاہر کرنے کی

کوشش کی تھی ---

اور نہ جانے کتنے گھنٹوں تک دو دلوں کے درمیان سرگوشیاں ہوتی رہی تھی ---

\* \* \* \* \*

مرش فایزہ بیگم کے گلے میں جھول کر یکدم بچوں کی طرح نہ جانے کتنے گھنٹوں سے باتوں میں مصروف تھی۔۔

امی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں کتنے دن بعد اپنا کمرہ دیکھوں گی میں آپ کو بتا نہیں سکتی مجھے کتنی خوشی محسوس ہو رہی ہے --- مرش فورن اپنے کمرے میں جانے کے لیے کھڑی ہو گئی تھی ڈیر سارا کھانے پینے کا شاپر ہاتھ میں لے کر وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی -- کچھ نہیں بدلہ تھا سب کچھ ویسا کا ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی کسی نے سہی کہا ہے اپنا کمرہ واقعی اپنی بادشاہت ہوتی ہے بیڈ پر پھیل کر بیٹھ کر وہ ساتھ میں لائے گئے کھانے پینے کی چیزیں پھیلا کر بیٹھی تھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کون سی چیز سے آغاز کیا جائے کیوں ضرورت

سے زیادہ چیزیں تھی چيوگم کی مقدار حد سے زياده تھی کيوں چيوگم چبانا اس کا  
فیوریٹ مشغلہ تھا۔۔۔

\* \* \* \* \*

ڈیڈ آپ مجھے یہاں سے جلد از جلد باہر نکلوائیں -- علی شہروز جیل کی سلاخوں کے پیچھے کسی بھپھرے ہوئے شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا --

یو ڈونٹ وری بیٹا میں نے وکیل سے بات کر لی ہے بہت جلد تمہاری ضمانت ہوگی --- مسٹر شہرز نے بیٹے کو یقین دلایا تھا --

میں آہل شاہ آفندی کو جان سے مار دوں گا ڈیڈ اس کی سانس چھین لوں گا تڑپا تڑپا کر اسے موت کے گھاٹ اتاروں گا --- علی شہروز کی آنکھوں میں یقین تھا یقین سے بڑھ کر غرور تھا --

\* \* \* \* \*

تمہارے بابا نے کہا تھا بیٹا۔۔ مریم بیگم نے حقیقت بتائی تھی۔۔

ڈیڈ بھی نا "او کے تھینکس "آہل نے ایک نظر مریم بیگم پر ڈالی تھی اور باہر چلا گیا تھا۔۔

السلام علیکم آنٹی؟؟ آہل مسکرا کر فایزہ بیگم کو سلام جھاڑا تھا۔۔

وعلیکم السلام ارے آہل بیٹا تم آو آو مجھے امید نہیں تھی تم آو گے مرش نے  
بھی کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔ فایزہ نے نہایت خوشی سے اس کا استقبال کیا تھا  
کیوں نہ کرتی آخر وہ اس گھر کا اکلوتہ داماد تھا۔۔

جی "آئی" میں مرث کو لینے آیا تھا۔۔ آہل قریب رکھے صوے پر بیٹھ گیا تھا۔۔



جی میں اور آپ بتانا پسند کریں گی یہ منہ میں کون سی چیز چبائی جا رہی ہے --  
اس کے مسلسل حرکت کرتے منہ کو دیکھ کر آہل نے آنکھ دکھائی تھی --  
آ -- وہ میں دراصل میں چیونگم کھا رہی تھی -- مرش نے مسکرا کر بتایا تھا اس کا  
اندازہ تھا آہل خوش ہو جائے گا --

مرش کیا بچوں کی طرح پورے کمرے کو بے حال بنا رکھی ہو اور پلیز فورن اس چیونگم  
کو تھوک کر آؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا -- بیڈ پر سوز سمیت بیٹھ کر آہل  
نے مصنوعی غصے سے کہا تھا --

لیکن آہل مجھے پسند ہے لو تم بھی ٹرائی کرو -- مرش نے ایک چیونگم کا پیک اس  
کی طرف بڑھا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا --

مرش میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے باہر تھوک کرو -- آہل نے غرارتے ہوئے  
کہا تھا شاید تھوڑا بہت اثر ہو جائے مرش پر --

ٹھیک ہے !! مرش منہ پھلا کر چیونگم ڈسٹین میں ڈال دی تھی لیکن دل بے حد اداس ہو گیا تھا ابھی تو اس نے چیونگم کا خوب اچھے سے مزہ بھی نہیں لیا تھا۔۔۔ اور یہ ساری چیزیں کون کھائے گا۔؟؟ آہل کا اشارہ بیڈ پر پھیلی دیگر چیزوں کی طرف تھا جو ایک انسان کے حساب سے بہت زیادہ تھی۔۔۔ یہ سب میں کھاؤں گی۔۔۔ مرش نے اپنی جانب اشارہ کیا تھا جبکہ سچ تو یہ تھا کہ مرش کھانے پینے میں حد سے زیادہ کاہل تھی جس کا اندازہ آہل کو بخوبی تھا۔۔۔ مرش دوپٹہ کہاں پر ہے تمہارا۔۔۔ آہل اس کا نیلا رنگ کا دوپٹہ دیکھ کر بولا تھا جس کا ایک حصہ زمین پر تھا اور ایک حصہ بیڈ پر تھا یہ نہیں تھا کہ آہل شاہ آفندی اس کے اوپر پابندیاں لگا رہا تھا وہ صرف اس کو احساس دلانا چاہتا تھا اس کی اتنی لاپرواہی سہی نہیں تھی آج تو چل گیا کیوں اس کا شوہر تھا اس رازداں تھا اس کی عزت اپنی عزت سمجھنے والا تھا لیکن اگر اسی جگہ کوئی اور شخص ہوتا تو وہ کس نظر سے دیکھتا کیا نیت ہوتی اس کی۔



دوپٹہ یہ رہا۔۔ مرش اندر ہی اندر خفیف ہو رہی تھی لیکن وہ جھٹ سے دوپٹہ زمین سے اٹھا کر اپنے ارد گرد اچھے سے پھیلا رہی تھی اور آہل اسے یوں دوپٹہ سہی کرتے ہوئے بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایم سوری مجھے یاد ہی نہیں تھا دوپٹہ میرے پاس نہیں ہے۔۔ مرش نہ جانے کیوں وضاحت دینے پر اتر آئی تھی۔۔

مرش میں چاہتا ہوں تم اپنے آپ کو چھپا کر رکھو صرف میرے لیے کیوں تمہارے اوپر کسی غیر کی نظر میں برداشت نہیں کر سکتا تمہیں میں صرف تمہیں یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اپنے آپ کو بہت زیادہ چھپا کر رکھا کرو میرے سامنے تم کسی بھی حالت میں رہو گی وہ مجھے قبول ہے کیوں کی ہمارا رشتہ ہی ایسا ہے لیکن پلیز اپنا خیال رکھا کرو۔۔ آہل اس کا تھام کر بے حد سنجیگی سے کہہ رہا تھا کیوں کی وہ جانتا تھا مرد کی نیت بدلنے میں ایک لمحہ نہیں لگتا اب علی شہروز کو ہی دیکھ لیں۔۔۔

اوکے!! مرش اچھے بچوں کی طرح گردن ہاں میں ہلا دی تھی۔۔

اچانک اس کی نظر ایک الہم پر پڑی تھی دل میں شدید خواہش جاگی تھی مرش کے بچپن کو دیکھنے کی ، بچپن میں کس قدر موٹی تھی ؟ یہ محض آہل کی سوچ تھی

آہل یہ لو میں تمہارے لیے کافی بنا کر لاپی ہوں -- مرث ہاتھ میں کافی کا ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی -- جیسے ہی اس کی نظر الہم پر پڑی حلق سے ایک جی دار چیخ برآمد ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا مرث کی نا جانے کون سی چوری پکڑی گئی تھی -- اس نے جلدی سے ٹرے میز پر رکھا تھا اور فورن اس کی طرف بھاگی آپی تھی چہرہ شرم کے مارے سرخ ہو گیا تھا کیوں الہم میں موجودہ تصویریں حد زیادہ فنی فنی تھی --

واو مرش لگتا ہے بچپن میں خوب کھائی پی تھی دیکھو کتنی ہلدی لگ رہی ہو۔۔ آہل کا انداز سراسر مزاق اڑانے والے تھا۔۔

آہل پلیز مجھے یہ البم دو۔۔ مرش اب اس کے ہاتھ سے البم جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اس میں یار کیا غضب کی لگ رہی ہو میں سوچ رہا ہوں تم چل کیسے پاتی تھی یار تمہارا ویٹ بچپن میں جب اتنا زیادہ تھا تو اب کتنا ہوگا؟ آہل تصویروں سے نظریں ہٹا کر اس کا مکمل جائزہ لینے میں لگن تھا۔۔

آہل تمیں شرم آنی چاہیے کسی کی پرسنل چیز اس طرح سے دیکھنا وہ بھی اس کی اجازت کے بغیر۔۔ مرش نے ایک بار پھر سے البم جھپٹنے کی کوشش کی تھی نتیجہ آہل اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ہلکا سا جھٹکا دیا تھا جس سے مرش اس کے چوڑے سینے سے آ لگی تھی پلیکس یکایک زمین پر گرٹھ گئی تھی لب لرز نے لگے تھے۔۔

دیکھ رہا ہوں آج اتنا وزن ہے جب میرے بچوں کی ممانوگی تب کتنا ہوگا۔۔ آہل  
کا لہجہ ہنوز شرارت تھا۔۔

آہل وہ الہم مجھے دو۔۔ مرش اس کی باہوں میں ابھی بھی قید تھی لیکن پھر بھی وہ  
اسی طرح الہم لینے کا جدوجہد کر رہی تھی۔۔

کیوں نہ ممانا بننے کی تیاری کی جائے کیا خیال ہے۔۔ آہل کا لہجہ حد سے زیادہ  
بے باقی لیے ہوئے تھا۔۔

شرم سے مرش کا نظریں ملا پانا مشکل ہو رہا تھا وہ اس کی باہوں میں آزاد ہونے  
کے لیے کسمسار ہی تھی لیکن گرفت خاصی مضبوط تھی آزادی ملنا اتنا بھی آسان  
نہیں تھا۔۔

اچانک ایک بہت بڑا انکشاف ہوا تھا وقت ٹھہر سا گیا تھا پلکیں جھپکنا بھول گئی  
تھی یک نخت آہل کی گرفت کمزور ہوئی تھی جس پر مرش کو تھوڑی حیرت بھی ہوئی  
تھی۔۔

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 646  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

فوٹو جینز کی جیب میں ڈال کر وہ تن فن کرتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا اسے اپنے سوالوں کے جواب چاہیے تھے اسے حقیقت جانی تھی جس سے وہ قطعی لاعلم رکھا گیا تھا اور اس کا جواب صرف ایک انسان دے سکتا تھا وہ تھا اس کا باپ "جاوید

"شاہ آفند

آہل کافی -- مرث کی آواز کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ آہل کو ہوا کیا ہے خیز وہ اتنا سوچنے والوں میں سے کہاں تھی کی سوچتی کوہی ضروری کام ہوگا۔۔۔ یہی کہہ کر اس نے خود کو پرسکون کر لیا تھا۔۔۔

آہل ہابی اسپید سے گاڑی چلا رہا تھا ایک الجھی ہوئی گھتھی تھی جس کو سلجھانا بے حد ضروری تھا۔۔۔

سامنے سے ہٹو آہل شاہ افندی ہوں میں -- بس اتنا سا کہنا تھا کی فورن اندر جانے  
کا راستہ صاف ہو چکا تھا ---

مجھے بات کرنی ہے آپ سے --- آہل سوچ کر آیا تھا سوالوں کا جواب لیے بغیر وہاں سے ہلے گا بھی نہیں --

ایک معزرت خواہ نظر جاوید شاہ آفندی نے بیٹھے ہوئے لوگوں پر ڈالی تھی۔۔



چند ہی منٹ میں روم خالی ہو گیا تھا صرف باپ اور بیٹے رہ گئے تھے --  
فائزہ آنٹی اور ماما کا کیا ریشن ہے ڈیڈ آپ مجھے اس سوال کا جواب دے -- آج وہ  
گھڑی آگئی تھی جس راز کو راز کیا تھا آج اس کے فاش ہونے کی گھڑی آگئی تھی

---

\*\*\*\*\*

ڈیڈ آپ خاموش کیوں ہیں بتائے مجھے پلیز ایسے کون سے راز ہیں جن سے مجھے اب  
بھی بے خبر رکھا گیا ہے؟؟ آہل زمین پر گھٹنے کے بل بیٹھ کے جاوید صاحب کی  
آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا اسے اندر سے بے چینی تھی ایک اضطراب تھا  
عجیب قسم کی بے سکونی تھی کیا اس سے چھپایا گیا تھا یہ پھر کیا چھاپایا جا رہا تھا

---

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 650  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

گئی تھی ڈاکٹر ز کا کہنا تھا اسے بلڈ کیینسر ہے بہت کم دن رہ گئے تھے اس کے پاس میں نے اس کا ایک سے بڑے ایک ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ کروایا تھا لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا نورا کو معلوم تھا اس کی زندگی کے چند دن اور باقی ہے وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی وہ تم سے بے پناہ محبت کرتی تھی کیوں کی تم ہماری محبت کی نشانی تھے اور وہ اس نشانی کو کبھی ختم نہیں کرنا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی زندگی میں کبھی تمہیں ماں کی کمی محسوس ہو اس نے اپنی موت کے ایک دن پہلے میرا نکاح مریم سے کروا دیا تھا اپنی ہوش حواس میں پتہ ہے یہ نکاح صرف اور صرف تمہاری بھلائی کے لیے کیا تھا میں نے کیوں اس وقت تم محض پانچ سال کے تھے اور تمہیں ماں کی اشد ضرورت تھی ۔۔ نورا نے مریم سے مرتے مرتے وعدہ لیا تھا وہ تمہیں کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گی ایک سگی ماں کی طرح تمہارا خیال رکھے گی ۔۔ آہل ؟ مریم نے صرف اور صرف اس کیے کیے وعدے کو پورا کرنے کے لیے اور تم سے بے پناہ محبت ہونے کی وجہ

سے تمہاری نفرتوں کو برداشت کرتی رہی آہل اس نے بھی قربانی دی تھی صرف تمہارے لیے لیکن تمہاری بدگمانیاں دن بدن بڑھتی ہی جا رہی تھی اس لیے میں نے تمہیں ہوسٹل میں ڈال دیا تھا شاید تمہارے اندر تھوڑا بہت سدھار آجائے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ تم اپنی ماں سے مزید بدگمان ہوتے چلے گئے۔۔۔ اور اچانک پھر تمہیں مرش مل گئی تھی شاید اسے ہی کہتے ہیں دنیا گول ہے میں نہیں جانتا تم نے اسے اپنانے کے لیے کون سا طریقہ اختیار کیا تھا لیکن میں بہت خوش ہوں تم نے مرش سے شادی کی اپنی خالہ کی بیٹی سے اگر اس وقت نورا ہوتی تو وہ بھی بہت خوش ہوتی کیوں کی مجھ سے شادی کرنے کے بعد اس کے سارے رشتے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئے تھے صرف ایک تصویر رہ گئی تھی میرے پاس جو نورا اپنے ساتھ لے کر آئی تھی میں نے فائزہ کو ہر جگہ تلاش لیا تھا کیوں کی تمہاری خواہش تھی وہ ایک بار اپنی چھوٹی بہن سے مل لیں۔۔ اس کی یہ خواہش تو پوری نہیں ہوئی لیکن مرش سے شادی کر کے تم نے مجھے ایک سکون



پانی اپنا راستہ بخوبی بنا لیتے ہے ان کی آنکھوں سے چند قطرے گر کر گالوں کو بھگو رہے تھے ---

ڈیڈ مجھے معاف کر دیں پلیز میں تو شاید اس قابل بھی نہیں ہوں مجھے معافی ملے لیکن میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے معاف کر دیں -- آہل شاہ آفندی زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا خیز وہ "کسی" نہیں اس کے سکے باپ تھے --

بیٹا معافی مجھ سے نہیں اپنی ماں سے مانگو کیوں مجھ سے زیادہ تم نے اسے تکلیف پہنچائی ہے -- جاوید صاحب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا آواز میں ایک کھنک سی آگئی تھی در و دیوار پر خوشیاں رقص کر رہی تھی بلا آخر آہل شاہ آفندی کو "اپنی غلطیوں کا احساس ہو ہی گیا تھا -- بھلے دیر ہی سہی

آپی لو ڈیڈ۔۔ آہل شاہ آفندی ایک دم چھوٹے معصوم بچوں کی طرح اپنے باپ کے گلے لگ گیا تھا آج اس نے زندگی میں پہلی بار باپ کے وجود کا لمس محسوس کیا تھا جس ہمیشہ وہ محروم رہا تھا۔۔۔

آپی لو یو ٹو مائی سن۔۔ جاوید صاحب نے بھی اسے گلے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔  
اب جلدی سے جاکر میری بیٹی کو گھر لے کر آؤ آج ہم نے ایک ساتھ ڈنر کرنا ہے۔۔۔ جاوید صاحب نے مسکرا کر بولے تھے آج کی مسکراہٹ ایک عجیب پرکشش لیے ہوئی تھی آج انہیں اپنے باپ ہونے پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔  
اوکے ڈیڈ۔۔ آہل خوشی سے کہہ کر واپس پلٹا تھا قدم اپنے آپ آگے بڑھ رہے تھے آج ایک الجھی ہوئی گھتھی سلجھی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

سوری سویٹ ہارٹ جلدی میں تھا کہیں تم مجھے مس تو نہیں کر رہی تھی ۔۔ ایک ہاتھ سے فون کان میں لگا کر دوسرے ہاتھ سے ڈرائونگ کرنے میں مگن تھا ۔۔ مس اور میں ؟؟ جناب عالی مجھے اور بھی کام ہوتے ہے آپ کو مس کرنے کے علاوہ ۔۔ مرش نے مسکرا کر کہا تھا ۔ اس کا ارادہ ابھی آہل کو سہی جواب دینے کا نہیں تھا ۔۔

اچھا کون کون سے کام ہوتے ہے میری جان کو بتانا پسند کریں گی آپ مجھے بھی  
میں بھی تو جانو ایسے کون سے اہم کام ہے جو مجھے یاد کرنے نہیں دیتے آپ کو۔۔  
آہل کا ارادہ ابھی مزید شرارت کا تھا۔۔





اچھا نہیں کرتا سوری لیکن میں تمہیں پک کرنے آ رہا ہوں تیار ہو جاو تم اور پلیز آج ریڈ لپسٹک ہونٹوں پر لگانا کیوں کی آج کی رات کو میں بہت اسپیشل بنانا چاہتا ہوں --- آہل مرش سے باتیں کرنے میں اتنا مگن تھا کی اس کے آگے پیچھے چلتی

گاڑیوں کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا جو اس کی گاڑی کا مسلسل پیچھا کر رہی تھی --

کیوں آج کی رات میں ایسی کون سی خاص بات ہوگی -- شرم و حیا کی وجہ سے مرش کی پلکیں جھکی ہوئی پلکیں مزید جھک گئی تھی یوں جیسے آہل اسے دیکھ رہا ہو --

یہ تو رات کو ہی بتاؤں گا -- آہل ہنس دیا تھا لیکن آج وہ بہت سرشار تھا جسم میں خوشی کی رگیں دوڑ گئی تھی --

آج میں تمہیں ایک سرپرائز دوں گا -- باتوں کا سلسلہ ٹوٹ چکا تھا آسمان میں فائرینگ کی آواز گونج رہی تھی آہل کی گاڑی ڈیسبلینس ہو رہی تھی جس کو سمجھالتے سمجھالتے شاید بہت دیر ہو چکی تھی ---

پورے چہرے کو کالے نقاب سے چھپائے تین نامعلوم افراد گاڑی سے نیچے اترے تھے ہاتھوں ایک سے ایک بڑی ریوالر تھی ---

جو بھی ہو ہمیں اپنا کام کرنا ہے --- پہلے نقاب پوش نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا تھا --- پیشانی سے خون کی بوندیں زیادہ مقدار میں بہہ رہی تھی ہاتھ پر بھی زخموں کا نشان صاف نمایاں ہو رہے تھے ---

آہل آہل!!!!!!!!!!!! ایک چلیختی نسوانی آواز آہل کے پیچھے سے آئی تھی یہ آواز تو بے حد جانی پہچانی تھی کون اسے نہیں پہچانتا ---

پیڑ سے پرندوں کا جھرمٹ بندوق کی آواز سن کر ایک ساتھ اڑان چڑھا تھا شاید ان کا دل بھی دہل گیا تھا ---

ایک !! ایک کے بعد دو بندوق کی گولیاں آہل شاہ آفندی کا سینہ چھلنی کر رہی تھی خون کی ایک لکیر سی بن کر زمین پر اپنا راستہ ڈھونڈ رہی تھی ---

ایک آخری بار دنیا کی رنگنیوں کو آہل شاہ آفندی اپنی آنکھوں میں قید کر رہا تھا اور اپنی ان معصوم آنکھوں کو بند کر لیا تھا کون جانے زندگی کا کیا بھروسہ تھا --

چل جلدی کر -- تینوں نقاب پوش فورن گاڑی کی طرف بھاگے تھے اس سے پہلے کی وہ پکڑے نہ جاے اور پھر کیا پانچ منٹ کے اندر نو دو گیارہ ہو گئے تھے ---

آہل آنکھیں کھول آہل نہیں پلینز آنکھیں کھول آہل میری جان میں --- میں تیرا دوست ایک بار آنکھیں کھول دیں --- فارس کی چنخ آسمان کو ہلانے کے لیے کافی تھی شاید اس کی دعائیں عرش تک پہنچ جاے ---

م -- م -- میں تجھے کچھ نہیں ہونے دوں گا کبھی نہیں تو --- تو مجھے کیسے چھوڑ کے جا سکتا ہے دیکھ تیری سانسیں چل رہی م -- میں تجھے بچا لوں آپی پرامس --- آج کی شام ان دو دوستوں کے نام -- ویران شام ویران جگہ کوئی اپنا نہیں تھا آہل

شاہ آفندی فارس کی گود میں سر رکھ کر محو خواب تھا خون بے تحاشہ بہہ رہے تھے  
فارس اسے کسی معصوم بچے کی طرح سینے سے لگا کر آسمان کی طرف منہ کر کے  
پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ---

ایک دو لوگوں کی مدد کی سہارے فارس اسے اٹھا کر گاڑی میں لے آیا تھا اس کی  
حالت تو ایسی نہیں تھی کی وہ ڈرائونگ کر پاتا لیکن اسے کرنی تھی اپنے عزیز دوست  
کے لیے جس کے ساتھ اس کا بچپن گزرا تھا ---

\*\*\*\*\*

فارس جیسے تیسے ڈرایو کر کے ہاسپٹل پہنچا تھا وقت بہت کم تھا -- آہل کا خون رکنے  
کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آنکھیں اسی طرح بند تھی پیشانی پر بال بکھرے  
ہوئے انداز میں گرے تھے --

—

ڈاکٹر پلیمز میرے دوست کو کچھ نہیں ہونا چاہیے میں آپ سے بھیک مانگتا اسے بچا لیجیے۔۔ خدا کے واسطے۔۔ فارس اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر التجا کر رہا تھا اس کی سفید شرٹ خون سے لال ہو گئی تھی آنکھوں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی ایک ڈر تھا دل میں ایک خدشہ تھا نہ جانے قسمت کو کیا منظور تھا یہ ساتھ کب تک کا تھا کون جانے۔۔

ہم کوشش کریں گے آپ بس دعا کیجیے۔۔ ڈاکٹر معاذ نے اس کے کاندھے پر رکھ کر تسلی دی تھی اور آگے بڑھ گئے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

نہیں امی ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرے آہل کو کچھ نہیں ہو سکتا کبھی نہیں۔۔  
مرش چلیں لہجہ بہ لہجہ تیز ہوتی جا رہی تھی فارس نے انہیں فون کر کے بتا دیا تھا جو کی بے حد ضروری تھا۔۔ اتنی ہی دیر مرش سمیت پوری فیملی ہاسپٹل میں موجود تھی رو رو کر سب کا برا حال تھا لیکن جاوید صاحب بہت ہمت سے کام لے رہے تھے لیکن کوئی ان کے دل سے پوچھتا ایک باپ کے اوپر اس وقت کیا گزر رہی تھی۔۔ مرش کی حالت بد بدتر ہوتی جا رہی تھی اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا ابھی۔۔ چند صرف چند لمحے پہلے آہل اس سے کیسے ہنس کر باتیں کر رہا تھا اور ابھی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔



بیٹا حوصلہ رکھو بس دعا کرو کچھ نہیں ہوگا میرے بچے کو۔۔۔ فایزہ بیگم اسے گلے سے لگا کر تسلی دے رہی تھی ان کی بھی حالت مرث سے کچھ کم نہیں تھی لیکن انہوں اپنے آنسوؤں پر ضبط کیا ہوا تھا۔۔۔ آہل کو اس وقت آنسوؤں سے زیادہ دعاؤں کی ضرورت تھی۔۔۔ بریرہ کو ایک چپ سی لگ گئی تھی اس کا جان سے عزیز بھائی اس وقت موت کا سامنہ اکیلے کر رہا تھا۔ لب مسلسل ہل رہے تھے آہل شاہ آفندی کی زندگی کی دعا کی جا رہی تھی نہ جانے کس کی دعا رنگ لے آئے۔۔۔ امی میرے آہل کو کچھ نہیں ہوگا مجھے بتائے نہ امی؟؟ روتے روتے مرث کی آواز مدہم ہو گئی تھی۔۔۔ اپنے سامنے اسے سوائے اندھیروں کو کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا؟۔ تو کیا اللہ نے چھین لیا تھا مرث سے اس کا آہل۔۔۔ کیا ان کا ساتھ بس اتنا سا ہی تھا۔۔۔

مرش اللہ سے دعا کرو میری بچی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے -- مریم بیگم مرش کو گلے لگا کر سمجھا رہی تھی اگر ان کے بس میں ہوتا تو آہل کی جگہ شاید وہ خود موت کے حوالے کر دیتی اور اپنے لخت جگر کو بچا لیتی ---

یا اللہ میرے آہل کو مجھے واپس کر دے میرے مولا وہ میری زندگی میں سب سے اہم ہے اس کی سانسوں کو معطر کر دیں مالک وہ میرے لیے بہت قیمتی ہے وہ نہیں تو میں کچھ بھی نہیں ہوں وہ میری زندگی ہے میں اسے نہیں کھونا چاہتی ---

مرش آنکھ بند کر کے جانماز پر بیٹھ کر سجدے میں گر سی گئی تھی وہ اپنے رب سے اس کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی اور نہ جانے کتنی دیر تک وہ سجدوں میں گر کر روتی رہی تھی ---





لیے مرش کا ہاتھ مانگنے گئے تھے لیکن یہ بات ہم آپ سے چھپا گئے تھے کیونکہ ہمیں ڈر تھا سچائی جاننے کے بعد آپ ہمیں مرش کا ہاتھ دینے سے انکار کر دیں گی --- مریم بیگم فائزہ بیگم کے قریب بیٹھ کر انہیں حقیقت سے آگاہ کر رہی تھی --- جس بہن کو انہوں نے گلی گلی دھنڈا تھا وہ ملی بھی تو ایسی قدرت نے اس طرح ان کا ملن کروایا تھا انہیں بے حد دکھ بھی ہوا تھا ان کی بہن اب اس دنیا میں نہیں تھی لیکن ایک خوشی کا احساس بھی ہوا تھا۔ ان کی اپنی سگی بہن کا بیٹا آہل نہ صرف ان کا داماد تھا بلکہ ان کی بہن کا بیٹا تھا۔

آنٹی آپ نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا تھا --- مرش ابھی ابھی جانناز لپیٹ کر روم سے باہر آئی تھی لیکن مریم بیگم کے الفاظ پر اس کے پیر اسی جگہ پر جم سے گئے تھے۔

ہمیں ڈر تھا مرش پتہ نہیں تمہارا کیا ریکشن ہوگا --- مریم بیگم اس کے چہرے کو دیکھ کر نرمی سے بولی تھی۔

آہل نہ صرف اس کا شوہر تھا بلکہ اس کی خالہ کا بیٹا بھی تھا -- یہ بات مرث کے اندر ایک خوشی لی لہر دوڑ گئی تھی لیکن فلحال اس کا شوہر اور خالہ کا بیٹا موت کے منہ میں تھا ---

تقریباً چار گھنٹے کے بعد آپریشن روم کھلا تھا ۔۔ ڈاکٹرز کو باہر آتا دیکھ کر مرش ان کی طرف دوڑ لگائی تھی ۔۔۔

ڈاکٹر پلیز بتائے آہل ٹھیک ہے یہ نہیں؟؟ مرش کی آنکھوں سے آنسوؤں کی  
مسلا دھار بارش ہو رہی تھی جسم میں شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی کیوں کی مسلسل  
چار گھنٹے سے وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ کر روے جا رہی تھی حلق تک خشک ہو  
گیا ایک تنکا بھی اس کے اوپر حرام تھا اگر جو اس نے منہ میں ڈالا ہوتا اسے  
صرف آہل شاہ آفندی چاہیے تھا اس کے بغیر تو اس کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا  
جا سکتا تھا زمانے کی دھوپ اور چھاؤ سے اسی نے ہمیشہ اسے چھپا کر رکھا تھا اس

کا مجازی خدا تھا اسے اس کے سنگ جینا تھا اس کا محافظ تھا اس کا رازداں تھا ایک بیوی کا شاید سب سے اچھا رازداں اس کا شوہر ہی ہوتا ہے --

اپنے آپ کو سمجھالیے میسز آہل سب کچھ اللہ کے منصر ہے میں اور آپ کچھ نہیں کر سکتے آپریشن تو ہو گیا ہے ان کی دونوں گولیاں باہر نکال لی گئی ہے لیکن اگر چوبیس گھنٹے میں انہیں ہوش نہیں آیا تو ایم سوری !!! ڈاکٹر معاذ کو بے تحاشہ ترس آیا تھا مرث کی اس حالت پر لیکن وہ کیا کر سکتے تھے سوائے دواؤں کے زندگی اور موت تو کسی کے ہاتھ میں نہیں ہوتی اگر ایسا ہو جائے تو شاید دنیا کے کوئی بھی انسان اپنے پیاروں کو مرنے نہیں دیتا ---

اور اگر چوبیس گھنٹے میں ہوش نہیں تو --؟؟ تو کیا؟؟ کیا میرا آہل مجھے چھوڑ کر چلا جائے گا ہاں؟؟ ایسے کیسے نہیں -- نہیں -- وہ ایسے کیسے جا سکتا ہے -- وہ نہیں جا سکتا -- نہیں جا سکتا وہ --- مرث کی چیخ فضا میں گونج اٹھی تھی آنکھوں

میں سونامی امڈ رہی تھی اس کے اوپر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔ ڈاکٹر معاذ کا گرمیابان مرش کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا وہ جیسے ڈاکٹر معاذ کو زندہ مار دے گی۔۔ مرش سمجھا لو خود کو میری بچی چھوڑو اسے۔۔ جاوید صاحب مرش کو بڑی مشکل سے پکڑے ہوئے تھے۔۔

ڈیڈ دیکھیں نہ یہ ڈاکٹر کہہ رہا ہے چوبیس گھنٹے میں اگر آہل کو ہوش نہیں آیا تو وہ ہمیں چھوڑ کر چلا جائے گا۔ مرش غلبہ دماغی کے ساتھ جاوید صاحب کو دیکھ رہی تھی اگر اس وقت کوئی مرش کو پاگل قرار دیتا تو کوئی بعید نہیں تھی۔۔

مرش میری بچی چھوڑو انہیں چلو ہم وہاں پر چل کر بیٹھتے ہے۔۔ بلا آخر جاوید صاحب کامیاب ہو ہی گئے تھے مرش کسی روپوش کی طرح ان کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

ڈیڈ اس نے کہا صرف چوبیس گھنٹے ہے آہل کے پاس -- کیوں؟ ڈیڈ اگر آہل کو ہوش نہیں آیا تو -- مارے خوف کے مرش کا پورا جسم لرز اٹھا تھا --



ایسے کیسے اسے ہوش نہیں آئے گا اگر اسے ہوش نہیں آیا تو بہت ڈاٹ لگاؤں گا میں اسے پھر دیکھنا کیسے ہوش میں نہیں آتا۔۔ جاوید صاحب مرث کو اپنے ساتھ لگا کر کسی چھوٹے بچوں کی طرح پچکار رہے تھے۔۔ لیکن ان کی اپنی حالت ایسی تھی کوئی دیکھ لیتا تو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا یہی جاوید شاہ آفندی ہے ٹھاٹ بھاٹ سے رہنے والے۔۔

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی گھڑی کی سوئی ایک رفتار سے چل رہی تھی چاہے کتنے بھی بڑے دکھ اور غم کیوں نہ کو لیکن ظالم وقت کبھی نہیں رکتا۔۔

مرث آئی۔۔ سی۔۔ یو۔۔ کے باہر کھڑی ہو کر اندر بے سدھ بے خبر سوئے ہوئے شخص کو دیکھ رہی تھی کیا اس کے اندر ذرا بھی رحم نہیں تھا کیسے تڑپا رہا تھا لوگوں کو اور اپنے کتنے مزے سے سویا ہوا تھا۔۔ مرث اس کے مضبوط جسم کو دیکھ کر ایک ٹک سوچے جا رہی تھی ٹپ۔۔ ٹپ آنسوؤں زمین پر اپنا راستہ بنا رہے تھے۔۔

آہستہ آہستہ گھڑی کی سوئی آگے بڑھ رہی تھی ظالم وقت اپنا پورا ہونے کی اطلاع دے رہا تھا۔۔ نرس ڈاکٹرز کا ایک جھنڈ اندر کی جانب دوڑا تھا۔۔ باہر بیٹھے لوگوں کی سانسیں دھیری ہو رہی تھی خاموشی کا ایک عجیب راز تھا درو دیوار سے خوف ٹپک رہا تھا باہر ہوتی تیز بارش نہ جانے کس طوفان کا پتہ دے رہی تھی آپہیں سسکیاں سب زمین میں دھسی چلی جا رہی تھی پلکیں بے حس ہو گئی تھی لب ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے۔۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد ڈاکٹروں کا جھنڈ باہر آیا تھا۔۔۔ مرث سمیت پوری فیملی خالی خالی نظروں سے سامنے کھڑے ڈاکٹرز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ان کے چند الفاظ نہ جانے طوفان لانے والے تھے یہ ہر سو خوشیاں بکھیرنے والے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

ڈاکٹر پلیز بتائے آ۔۔ آہل کو ہوش آیا یہ نہیں؟؟ مرش نے بہ مشکل ٹوٹی پھوٹی

زبان میں پوچھا تھا اسے اپنا دل گہرائی میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مبارک ہو آپ سب کو آپ لوگ کی دعائیں رنگ لابی ہے مسٹر آہل کو ہوش آگیا

ہے۔۔ ڈاکٹر معاذ نے مسکرا کر بتایا تھا انہیں بھی بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی

آخر ان کی کامیابی رنگ لابی تھی۔۔

کیا؟؟ یہ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو واقعی اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔

مریم بیگم کی آنکھیں مارے خوشی کی بھرا گئی تھی۔۔

آہل۔۔ میرا آہل زندہ ہے۔ امی آہل ہوش میں آگیا۔۔ امی اللہ نے میری سب لی

۔۔ مرش فورن فائزہ بیگم کے گلے میں جھول گئی تھی مارے خوشی کے دل باغ باغ

ہو گیا تھا ہک نخت مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر اپنا گھیرا بنا لیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔

جاوید صاحب کی آنکھیں مارے خوشی سے چمک اٹھی تھی ان کا شہزادہ جو واپس آ گیا تھا۔۔۔

اللہ میاں آپ کا بہت زیادہ والا شکریہ آپ نے میرے بھائی کو ٹھیک کر دیا۔۔ بربرہ بھی بھی بے پناہ خوش تھی اس کا جان سے عزیز زندگی اور موت کی جنگ لڑتے لڑتے آخر کو زندگی کو فتح کر لیا تھا۔۔۔

اللہ اپنے بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا تو واقعی رحیم و کریم ہے۔۔ سرفراز صاحب جاوید صاحب کے گلے لگ گئے تھے انہیں بھی نہایت خوشی محسوس ہو رہی تھی کیوں کی یہ بات ہی خوشی کی تھی۔۔

آپ ان سے مل سکتی ہے لیکن پلیز اس بات کا خاص خیال رکھیے انہیں کسی قسم کی ٹینشن نہ ہو۔۔ ڈاکٹر معاذ اپنے ڈاکٹر ہونے کے حوالے سے چند ضروری ہدایات دے رہے تھے۔۔

فارس بھائی کو ہوش آگیا۔۔ بریرہ کوررنر کی سائیڈ میں جا کر فارس کو اس خوشخبری کی اطلاع دے رہی تھی کیوں کی یہ فارس کی ایک ہزار مرتبہ کال تھی بریرہ کے فون پر۔۔ اسے بے چینی تھی بے سکونی تھی دل پر ملال تھا پتہ نہیں اس نے ہاسپٹل لے جانے میں کہیں دیر تو نہیں کر دی تھی۔۔ آہل کو ہاسپٹل پہنچانے کے بعد فارس سیدھا گھر آکر کمرے میں بند ہو گیا تھا دراصل اس کی ساری ہمت ختم ہو گئی تھی کسی کا سامنہ کرنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔ اگر آہل کو خدا نخواستہ کچھ ہو جاتا تو اس کا اصل زمیدار فارس ہوتا اس نے اسے ہاسپٹل لے جانے میں دیر کر دی اس کی وجہ سے آج اس کا دوست ان کے درمیان نہیں ہے۔۔ یہ محض فارس کی سوچ تھی۔۔

یہ اللہ میں تیرا جتنا بھی شکر کروں وہ کم ہے تو نے مجھے میری زندگی مجھے واپس کر دی اگر آہل کو کچھ ہو جاتا تو میں خود سے نظریں ملانے کے بھی قابل نہیں رہتا۔۔۔  
فارس آنکھ بند کر کے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

سر وہ تینوں آدمی ہاتھ لگ گئے شہر سے بھاگنے کی تیاری کر رہے تھے لیکن اس وقت وہ ہماری کسٹڈی میں ہے۔۔۔ فارس کے گاڈز نے ان تینوں نقاب پوشوں کا پتہ لگا لیا تھا اور اب وہ اپنے باس کو خوش خبری سن رہے تھے۔۔۔  
ویری گڈ میں بس آ رہا ہوں۔۔۔ فارس مسکرا دیا تھا آخر کو وہ کامیاب ہو گیا تھا اس کے دوست کا مجرم اب زیادہ دیر تک اس دنیا میں آزاد نہیں گھوم سکتا تھا۔۔۔ آہل کے ایکسیڈینٹ کے دوران فارس نے ان نقاب پوشوں کے گاڑی کا نمبر اپنے ذہن



ع۔۔ علی۔۔ علی شہروز نامی لڑکے نے۔۔ تیسرا نقاب پوش نے ہکلاتے ہوئے اپنے مالک کا نام بتایا تھا۔۔

اوہ تو وہ کمینہ انسان ہے۔۔ فارس منہ ہی منہ بڑبڑایا تھا۔۔

ان تینوں کو اتنا مارو اتنا مارو کی ان کی سانسیں تو چلیں لیکن مرنے نہ پائے۔۔ اپنے گاڈز کے چہرے کو دیکھ کر فارس نے کچکچا کر رہا تھا۔۔ جو حکم سر!! گاڈز نے فورن ہاں میں گردن ہلائی تھی۔۔

ہیلو علی شہروز کیا حال ہے؟؟ فارس علی کے مقابل چہیر پر بیٹھ مسکرا کر پوچھ رہا تھا جو کی اس وقت بڑے مزے سے موموز سے انصاف کرنے میں لگن تھا۔۔ اوہ تو تم آئے ہو میں جانتا تھا تم آگے ظاہر ہے میرے جیل سے رہا ہونے کے بعد میرا دیدار تمہارے لیے فرض ہے۔۔ علی کے مسلسل چلتے منہ کو یک نخت بریک لگا تھا فارس کو اپنے سامنے دیکھ کر لیکن دل میں خوشی کی لہر اڑ رہی تھی آخر میرے سامنے یہ لوگ گھٹنے ٹیک ہی دیے۔۔



ہاں میں نے سوچا کیوں نہ تم سے مل لیا جائے دشمنوں کو بھی یاد رکھنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔ فارس ہاتھ بڑا ایک موموز اپنے منہ میں رکھ مسکرا کر بولا تھا لیکن دل کر رہا تھا سامنے بیٹھے شخص کا منہ نوچ لے۔۔

ہا ہا۔۔ مجھے بڑا افسوس ہوا تمہارے دوست کا میرے خیال سے تم سب کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔۔ میں چیز کیا ہوں۔۔ کالر جھاڑ کر علی اپنی تعریف کرنے میں لگن تھا۔۔

ہاں یہ تو ہے تم واقعی بہت بڑی چیز ہو۔۔ ہم تو ڈر گئے تم سے۔۔ فارس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پرسکونی سے کہہ رہا تھا۔۔

اسی لیے کہتے ہیں انسان کو اپنی اوقات دیکھ کر پر پھیلا نا چاہیے۔۔ لیکن تمہارے دوست نے اوقات دیکھے بنا ہی اپنے پر پھیلا دیے تھے۔۔ علی کی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی ہونٹوں پر ناچتی مسکراہٹ بیہودگی سے بھری تھی۔۔۔

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 682  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a388222222222222222)

میں تو امپریس ہو گیا تمہاری کاگردگی سے ایم بیگیٹ فین آف یو۔۔ فارس مسکرا کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

صاحب جی باہر پولیس آپی ہے۔۔ علی کے گھر کا ملازم پولیس کو باہر کھڑا دیکھ کر دوڑ کر اپنے صاحب کے پاس آیا تھا۔ گھبراہٹ سے اس کی آواز بے حد آہستہ تھی

--

پولیس لیکن کیوں؟؟ علی کو بے حد حیرت ہو رہی تھی اب پولیس کا کیا کام اس کا جرم تو کب کا معاف ہو چکا تھا۔۔

بیٹ آف لک علی شروز مان گیا تو دنیا کا سب سے بڑا بیوقوف انسان ہے۔۔ فارس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

علی کی سمجھ سے باہر تھا ہو کیا رہا ہے کیا وہ پکڑا گیا تھا۔۔ بے یقینی سی نظروں سے وہ ایک بار فارس کو ایک بار اپنے سامنے کھڑی پولیس کو دیکھ رہا تھا جو اسے کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔۔

پھر کیا یہی پر ہوتا ہے علی شہروز کا قصہ تمام -- اب وہ پولیس کی گرفت میں تھا  
دس دس سال کی سزا کے لیے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جیل کا مہمان ہو کر رہ گیا  
تھا --

آخر فارس ہاشمی اپنے دوست کے قاتل کو سزا دلانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

آہل میرے بچے خدا کا شکر ہے تم ٹھیک ہو۔۔ جاوید صاحب نے محبت سے برا  
بوسہ اس کی پیشانی پر ثبت کیا تھا۔۔

ڈ۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ ٹوٹی پھوٹی زبان میں وہ بہ مشکل اپنے ڈیڈ کو پکار رہا تھا۔۔۔

ہاں میرے بچے آپ بالکل ٹھیک ہوں میں آپ کے پاس ہی ہوں میری جان۔۔۔

جاوید صاحب آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہے تھے۔۔۔ آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

آہل میرے بچے آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاو ہم آپ کو اس حالت میں نہیں دیکھ  
سکتے --- مریم بیگم اس کا تھام کر بلکتے ہوئے کہہ رہی تھی اپنے آنسوؤں پر ضبط  
کرنا ان کے لیے بے حد مشکل تھا --

مام -- آہل کے ذہن میں پورن جھماکا سا ہوا تھا یہ نہیں تھا اسے کچھ یاد نہ ہو نہ ہی اس کا حافظہ اتنا کمزور تھا اسے تو سب یاد تھا وہ ساری باتیں جو جاوید صاحب نے اسے بتائی تھی وہ ساری حقیقت جس سے وہ باخبر تھا وہ تو اپنی ماں سے معافی مانگنے جا رہا تھا اپنی غلطیوں کی تلافی کرنے جا رہا تھا لیکن قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا ---

مام ایم سوری -- آہل کی آنکھیں بھرا سی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے پھر سے زندگی عطا کی تھی تو وہ معافی مانگنے میں دیر کیوں کرتا اسے ڈر تھا کہیں اس کی سانسیں پھر سے نہ چھین لی جائے اور وہ ہمیشہ کے لیے گنہگار رہ جاتا --

سوری کس بات کی میرے بچے -- تم بس جلدی سے اچھے ہو جاو -- مریم بیگم کو اپنی سماتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا لیکن وہ آہل کا جھکا ہوا سر دیکھنے کی کب خواہش مند تھی ---

مام آبی لو یو -- آہل شاہ آفندی کی خوبصورت مسکراہٹ لوٹ آبی تھی --

فایزہ بیگم کو بے تحاشہ خوشی ہو رہی تھی ان کا آہل واپس آگیا تھا اور اب تو ان کا ایک نہیں بلکہ دو دو رشتہ تھا ۔۔

آہل میری جان بس اب اس بستر کو چھوڑ دو میں مزید تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔ فایزہ بیگم اس کے قریب آکھڑی ہوئی تھی اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی ان کی نورا کا صاف عکس آہل کے چہرے سے جھلملا رہا تھا۔۔

میں تو ٹھیک ہو جاؤں گا آپ نے اپنی کیا حالت بنالی ہے۔۔ آہل مسکرا دیا تھا۔۔

اگر تم ٹھیک نہیں ہوئے تو میں نورا کو کیا جواب دوں گی تم مجھے شرمندہ کرنا چاہتے ہو اس کے سامنے۔۔ فایزہ بیگم اس کے گھنے کالے بالوں میں ہاتھ پھیر کر شکوہ کر رہی تھی۔۔





میری گریا میرا بس چلے نہ تو ابھی یہاں سے بھاگ جاؤں مجھے بھی ذرا اچھا نہیں لگ رہا۔۔ آہل کی آنکھوں میں ٹھنڈک سی پڑ گئی تھی بریرہ کو دیکھ کر اتنے دن کی ناراضگی آخر کو ختم تو ہوئی تھی۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ تمہاری بھابھی نہیں دکھائی دے رہی۔۔ آہل سب سے مل چکا تھا سوائے مرش کے اسے حیرت ہو رہی تھی اب تک مرش کیوں ملنے نہیں آئی۔۔ وہ تو کل رات سے روے جا رہی ہے ایک منٹ میں اسے بھیجتی ہوں۔۔ بریرہ مسکرا کر اٹھ گئی تھی اسے اپنے بھابی کے دل کی بے چینی کا تھوڑا تھوڑا سا اندازہ تو تھا۔۔

آہل نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا تھا دل میں شدید خواہش جاگی تھی مرش کا رونا ہوا چہرہ دیکھنے کی۔۔

کچھ دیر بعد مرش نگاہیں زمین پر گاڑے کمرے میں داخل ہوئی تھی سوچی سوچی سی آنکھیں بکھرا بکھرا سا حولیہ ایک عجیب دلکشی لیے ہوئے تھا۔۔

آہل لبوں پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ رہینگ گی تھی اسے اندازہ تو تھا مرش کی حالت کا لیکن اتنا نہیں تھا جتنا اس وقت اسے دیکھ کر ہو رہا تھا۔۔

مرش یکدم خاموشی سے چل کر اس کے پاس آکر بیٹھ گی تھی گلے میں جھولتا دوپٹہ کا کونا زمین کو پر جھول رہا تھا۔۔

کیسے ہو؟ مرش کی آنکھیں کو سے آنسوؤں پھر سے گر کر گال کو بھگونے لگے تھے ضبط کی کڑی ٹوٹ رہی تھی۔۔

تمہارے سامنے ہوں دیکھ لو۔۔ آہل کے لبوں پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ مچل رہی تھی۔۔

ت۔ تم۔۔ سارے الفاظ ٹوٹ گئے تھے زبان لڑ خھڑا سی گئی تھی وہ اس بات کی پرواہ کیے بغیر کی اسے اس کے اس عمل سے تکلیف بھی ہو سکتی تھی فوراً اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔

آہ۔۔ آہل کے منہ سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا درد ہو رہا ہے -- مرش نے چہرہ اوپر کر کے پوچھا تھا --

ہاں ! آہل اپنی بے ساختہ ابھرنے والی مسکراہٹ کو ضبط کر گیا تھا --

اوہ سوری -- مرش شرمندہ سی ہو گئی تھی --

مرش فارس کہاں ہے ؟ کیا وہ نہیں آیا -- آہل نے بہت ہمت کر کے پوچھا تھا

--

نہیں -- وہ نہیں آیا شاید اسے معلوم نہ ہو تمہیں ہوش آگیا -- مرش نے سرسری

سے انداز میں جواب دیا تھا --

میں نہیں مانتا اسے معلوم نہ ہوا ہوگا اور مجھے اچھی طرح سے یاد ہے میں نے اپنی

آنکھ فارس کی ہی گود میں بند کی تھی میں نے آخری آواز اسی کی سنی تھی -- آہل

بہت سنجیدگی سے بول رہا تھا -- شاید فارس کو یہاں نہ پا کر اسے تکلیف ہوئی تھی

--

میں کچھ نہیں جانتی تم پہلے مجھے یہ بتاؤ تم کب تک یونہی سوے رہو گے میں  
یہاں زیادہ دن تک نہیں رہ سکتی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پلیز میرے لیے --  
مرش کی زندہ سی آواز کمرے میں کھنک رہی تھی --

کیوں تمہیں اچھا نہیں لگ رہا مجھے اس طرح دیکھ کر۔۔ آہل کا ارادہ اسے تنگ کرنے کا تھا۔۔

ہاں نہیں اچھا لگ رہا ۔۔ مرش کی آنکھوں سے مسلا دھار بارش پھر سے شروع ہو گئی تھی ۔۔

کہیں محبت تو نہیں ہو گی مجھ سے ؟ آہل کو اپنے چاروں طرف سکون قلب محسوس ہو رہا تھا مرث کو اپنے لیے یوں فکرمند دیکھ کر ۔۔ کم از کم اس کی اتنی سی تو اہمیت تھی کی وہ اس کے لیے فکرمند تھی ۔۔

ہاں ہو گئی ہے محبت بے حد بے پناہ اور اب میں تم سے ایک سیکیئنڈ کے لیے دور نہیں رہ سکتی میری تکلیف کو دور کر دو میرے بے چین دل کو سکون قرار دو

-- آئی لو یو۔ آئی لو یو سوچ -- مرث اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگالی  
تھی محبت کی چاشنی پورے جسم میں گھل گئی تھی ---  
ای لو یو جان آہل -- آہل اس کا دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا تھا --  
بے چین دل کو صبر و سکون مل گیا تھا دو دلوں کی محبت اپنی آمدگی پر بے پناہ  
خوش تھی ---

\*\*\*\*\*

بیس دن بعد

آہل آرام سے بیٹا -- جاوید صاحب اسے کاندھوں سے پکڑ کر سہارہ دینے کی کوشش  
کر رہے تھے --

مام کیا اب مجھے اپنے روم میں جانے کی اجازت مل سکتی ہے دراصل تھوڑا تکلیف محسوس ہو رہی ہے پلیز؟ آہل نے بے امید بھری نظروں سے مریم بیگم کو دیکھا

تھا۔۔ تکلیف تو سراسر ایک گول مول سا بہانہ تھی مقصد تو صرف مرش سے تنہائی میں ملنے کی شدید خواہش بے چین کر رہی تھی۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔ مریم بیگم کو فورن اس کی تکلیف کا اندازہ ہوا تھا۔۔

ایک ملازم کی مدد بلا آخر آہل اپنے روم میں آنے کے لیے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔ ملازم اسے بیڈ پر لیٹا کر الٹے قدموں واپس چلا گیا تھا۔۔

تھوڑا سا ایڈ ہو میں تکیہ سہی کر دوں۔۔ مرش اسے روم میں جاتا دیکھ کر فورن کمرے میں داخل ہوئی تھی شاید آہل کے معاملے میں وہ حد سے زیادہ احساس ہو گئی تھی۔۔

پہلے دروازہ بند کر دو۔۔ آہل کھلے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کر کے مسکرایا تھا۔۔

وہ کس خوشی میں!! مرش کمر پر دونوں ہاتھ رکھ بے حد لڑا کو بیویوں والے انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔

پلیزیار اب گھورنا بند کرو قسم سے کوئی غلط ارادہ نہیں ہے بس یونہی کہہ رہا ہوں۔۔۔  
مرش کی نظروں کو اپنے اوپر جمائے دیکھ بے حد معصومیت سے بھرپور لہجے میں بولا  
گیا تھا۔۔۔

شرٹ چیلنج کرنی ہے۔۔۔ آہل سرسری سے انداز میں جواب دے کر پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا۔۔



میں کرتی ہوں نہ مجھ سے نہیں کہہ سکتے؟ مرش کو غصہ آ رہا تھا ایک بار تو اسے کہنا چاہیے تھا وہ تو دوڑی چلی آتی ہے دل میں ایک سے بڑھ کر ایک خواہش جاگ رہی تھی کس طرح سے آہل کی خدمت کی جائے اتنے دنوں میں اس نے دن رات ایک کر دیا تھا آہل کا خیال رکھنے میں ---

مجھے لگا شاید تمہیں اچھا نہ لگے -- آہل کی شرارت سے بھرپور مسکراہٹ ابھرنے کی جوڑ توڑ کوشش کر رہی تھی لیکن اسے ضبط کر گیا تھا کہیں وہ اپنے مقصد میں فیل ہی نہ ہو جائے --

سچ بتاؤں تو اب مجھے صرف تمہارا ہی کام کرنا اچھا لگتا ہے اب زیادہ نکھرے نہ دکھاؤ ہاتھ ہٹاؤ میں اتارتی ہوں -- مرش اس کا ہاتھ تھام کر آہستہ سے ہٹا دی تھی کہیں اسے تکلیف نہ ہو اتنا خیال تو اس نے اپنا کبھی نہیں رکھا تھا جتنا آج اس شخص کا رکھ رہی تھی --

شرم و حیا کی وجہ پلکیں لرز رہی تھی کیی رنگ ایک ساتھ چہرے پر آئے تھے لب کچلتے ہوئے اسے مزید شرمندگی ہو رہی تھی جس طرح آہل اسے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں کی تپش سے مرش کے چہرہ لال گلاب کی مانند دمک رہا تھا آج کتنے دنوں بعد یہ قربت حاصل ہوئی تھی -- کتنے دنوں بعد آج وہ ایک دوسرے کے بے قریب ہوئے تھے --

ایک منٹ بس !! مرش اسے بار بار ہدایت دے رہی تھی ایسے ہوا اب ایسے -- اسی چکر میں نہ جانے وہ کب اس کے اتنے قریب ہو گئی تھی اس کی بالوں کی لٹ آہل کے گال سے بار بار مس ہو رہی تھی --

اللہ کر کے یہ مرحلہ طے ہوا تھا آخر کار وہ کامیاب ہو ہی گئی تھی --

میں دوسری شرٹ لے کر آتی ہوں -- مرش کے اندر اب اور برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی اس کی مسکراہٹ ہر سچے جزبے سے چمکتی آنکھیں کسرتی جسم

پیشانی پر پر بکھرے بکھرے سے بال آہل شاہ آفندی کی اسمارٹنیس کو مزید دوبالا کر رہے تھے۔۔

آج تمہیں یہ شرٹ پہننی ہے۔۔ اس کی واڈروب سے ایک نیوی بلیو کلر کی شرٹ مرش اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے پاس آئی تھی۔۔

آہل پلیز اپنی آنکھیں بند کر لو۔۔ ایک فضول سی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔۔

کیوں؟؟ آہل چونکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

کیوں تم مجھے جن نظروں سے دیکھتے ہو میں اس جنم میں کیا اگلے جنم سا تجنم میں بھی تمہیں شرٹ نہیں پہنا پاؤں گی۔۔ تھوڑی شرم تھوڑی جھجک کے ساتھ بلا آخر مرش بول ہی دی تھی۔۔

عجیب ہے اب بندہ اپنی بیوی کو دیکھ نہیں سکتا رو مینس تو دور کی بات ہے۔۔

آہل شاید اس کی باتوں سے خفا ہو گیا تھا یہ بننے کی ایکٹینگ کر رہا تھا۔۔

!! نہیں میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں میں تو

ہاں یہ بریسلٹ بہت خاص ہے میرے لیے دراصل یہ بریسلٹ میری ایکس گرل  
فرینڈ کا ہے۔۔ اس کے ہاتھ میں سے بریسلٹ لے کر آہل نہایت سنجیدگی سے  
بریسلٹ کو دیکھ غمگین سے لہجے میں بول رہا تھا جیسے ابھی ابھی محبوب سے جدائی  
ہوئی ہو۔۔

لیکن یہ تو میرا ہے مجھے یاد ہے میرا بریسلٹ کہیں کھو گیا تھا۔۔ مرش کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تھا اسے یاد تھا جس دن وہ علی سے بچ کر بھاگی تھی اسی دن اس کا بریسلٹ گم گیا تھا۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا میرا مطلب میرا بھی بریسلٹ ایسا ہی تھا۔۔ مرش نے کچھ الجھتے ہوئے جواب دیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بریسلٹ کا سوچے یہ اس کی ایکس کے بارے میں۔۔





کیا؟؟ اس کی جھیل سی آنکھوں میں دیکھ کر یک نخت مرش کی زبان پھسلی تھی

یہ -- اپنے ہونٹوں کو اس کے ہونٹوں پر رکھ آہل شاہ آفندی نے محبت بھری مہر لگا دی تھی --

آہل جانے دو۔۔ مرش اس کی باہوں میں کسمسا کر آزادی کی بھیک مانگ رہی تھی

ٹھیک ہے سویٹ ہارٹ اس وقت جانے دیتا ہوں لیکن پھر اس کے بعد کبھی  
نہیں مجھے روکو گی۔۔ آہل کو شاید ترس آگیا تھا اس پر اس لیے اپنی قید سے آزاد کر  
دیا تھا۔۔

پرامس کبھی نہیں روکوں گی۔۔ مرش نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔



کچھ دیر بعد جب وہ شاور لے کر باہر نکلی تو - دروازے پر دستک ہوئی تھی --  
آ جاو -- مرش نے اجازت دی تھی --

بی بی جی کھانا لگ گیا ہے صاحب جی بلا رہے ہے آپ دونوں کو -- ملازمہ  
دروازے پر کھڑی جاوید صاحب کا پیغام پہنچانے آئی تھی --  
ٹھیک ہے تم جاو ہم آتے ہے -- مرش نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی  
--

آہل تم روم میں ہی رہنا میں یہی پر کھانا لے کر آتی ہوں -- مرش تولیے سے بالوں  
کو ہلکا ہلکا رگڑ کر اسے نیچے نہ آنے کی ہدایت دے رہی تھی --  
بلکل نہیں -- میں جا رہا ہوں اوں ہی کمرے میں بیٹھ کر کھانا کھاؤ فالتو کی بات  
-- آہل بغیر اس کی پرواہ کیے کمرے سے نکل گیا تھا --  
-- چچھے مرش منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھتے رہ گئی تھی ----

**\* \* \* \***

نہایت خاموشی سے سب کھانے میں مصروف تھے۔ جاوید نے آہل کی اچھی خاصی کلاس لی تھی ان کا ماننا تھا آہل کو ضرورت سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔۔۔

لیکن یہ لڑکا سننا ہی کس کی گوارہ کرتا تھا۔۔۔

کھانے کے ہی دوران جاوید صاحب کے موبائل کی رنگ ہوئی تھی ۔۔ کھانے سے ہاتھ روک کر انہوں نے کال پک کی تھی شاید کوئی ضروری کال تھی ۔۔

ہیلو ؟ جاوید صاحب نے ایک سب پر ڈال کر سنجیگی سے کہا تھا ۔۔

سلام دعا کے بعد جس ٹاپک پر بات ہو رہی تھی سب لوگ بڑے دھیان سے سن رہے تھے ۔۔

سر آپ کے کہنے سے پہلے ہی مجرم کو سزا مل چکی ہے --

کیا کیسے کس نے دلوائی ہے اسے سزا؟ جاوید صاحب کو حیرت ہو رہی تھی آہل

جب ہاسپٹل میں تبھی انہوں نے اپنے آدمیوں کو مجرموں کو ڈھونڈ نکالنے کا کام

سونپا تھا لیکن یہ بات ابھی ان کے علم میں آئی تھی مجرم کو سزا کب کی مل چکی ہے --

جی فارس ہاشمی نامی شخص نے مجرموں کو سزا دلوائی ہے - دوسری طرف سے مزید انفارمیشن میں اضافہ کیا گیا تھا --

فارس نے؟؟ جاوید صاحب نے فارس کا نام دہرایا تھا جس کو آہل کے کانوں نے بخوبی سنا تھا --

نام کیا مجرم کا؟؟ جاوید صاحب نے اپنی روبیلی آواز میں پوچھا تھا --

علی شہروز اس نے ہی آپ کے بیٹے پر حملہ کروایا تھا -- دوسری طرف سے یکدم سہی انفارمیشن دی گئی تھی --

اچھا ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے !! جاوید صاحب فون رکھ دیے تھے انہیں تو حیرت اس بات پر ہو رہی تھی یہ سب علی شہروز کروا سکتا ہے --

ڈیڈ صرف بزنیس کو لے کر جھگڑا تھا اینڈ میری اس سے کبھی بنی ہی نہیں۔۔ آہل پوری سچاپی کے ساتھ جاوید صاحب کو بتا دیا تھا آخر ان سب کے پیچھے ریزن کیا تھا

جی کہے۔۔ آہل ان کی بات پوری توجہ کے ساتھ سن رہا تھا۔۔

تم میرے دوست ندیم کو تو جانتے ہو نہ --؟؟ جاوید صاحب نے اپنے کسی دوست کا نام لے کر اس کی طرف دیکھا تھا --

یس جانتا ہوں !! آہل اچھی طرح سے ندیم احمد کو جانتا تھا ان کی کبی ڈیلنگ بھی ساتھ رہی تھی دراصل ندیم احمد سے آہل کی کبھی کبھار ہی ملاقات ہو پاتی تھی

---

ان کا ایک بیٹا ہے ہند ابھی جلدی ہی لنڈن سے واپس آیا ہے پڑھائی مکمل کر کے اپنا بزنس بھی ہے دراصل ندیم نے مجھ سے ہند کے لیے ہماری بریرہ کا ہاتھ مانگا ہے میں اتنی جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تمہیں جیسا مناسب لگے مجھے بتاؤ۔۔ جاوید نے شاید آہل سے یوں پوچھ رہے تھے جیسے اس کی مرضی سب سے زیادہ اہم ہے۔۔ یہ شاید واقعی اہم ہے۔۔

بریرہ کے جسم میں ایک کراہ سی اٹھ رہی تھی دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لب ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے حلق مزید خشک ہو گیا تھا جیسے پانی کبھی نصیب ہی نہ ہوا ہو۔۔



کھانے سے فارغ ہو کر آہل جاوید صاحب سے بات کر کے آیا تھا لیکن معاملہ حد سے زیادہ سنگین تھا اس لیے وہ دونوں کمرے میں اس وقت بے حد اہم ٹاپک پر بحث کرنے میں مصروف تھے۔۔

آہل تم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو۔۔ مرش کو بے تحاشہ غصہ آ رہا تھا۔۔ جو بھی ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔۔ آہل موبائل پر امی میل چیک کرنے میں اتنا لگن تھا کی اسے مرش کی کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ تم۔۔ تم جانتے ہو بریرہ فارس ایک دوسرے کو پسند کرتے ہے لیکن نہیں تم کیوں جانو گے تمہیں تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہے۔۔۔ مرش اپنی بولے جا رہی تھی اس کے برعکس آہل بے حد آرام سے بیٹھ کر فون دیکھنے میں لگن تھا۔۔۔ مرش پلیز میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا اور مجھے جو سہی لگا میں نے وہ کیا۔۔۔ آہل فون میز پر رکھ کر اس کی طرف دیکھ کرے اکتائے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

آہل تم غلط کر رہے ہو! بہت غلط یہ تو سراسر بریرہ کے ساتھ زیادتی ہے --  
مرش کو ہرگز توقع نہیں تھی آہل سے اس طرح کی --

مرش کیا سہی ہے کیا غلط میرے خیال سے یہ بات میں تم سے بہتر جانتا ہوں  
اینڈ جب ڈیڈ کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں تو پھر مجھے کیوں ہو -- آہل کا  
جواب سن کر مرش کو یقین نہیں آ رہا تھا آج ایک بار سے وہ اسے وہی ظالم آہل  
شاہ آفندی لگ رہا تھا ---

اوہ میں تو بھول گئی تھی تم وہی آہل شاہ آفندی ہو مجھے گمان ہونے لگا تھا تم بدل  
رہے ہو بدل گئے ہو لیکن آج مجھے پتہ چلا میں غلط تھی -- -- مرش کو آہل اتنی  
سنگلی ذرا برابر نہیں چچ رہی تھی --

اچھا یہ سب چھوڑو فضول کی بحث ہے میرے سر میں درد ہو رہا ہے ذرا مساج  
کر دو پلیز -- آہل مسکرا دیا تھا اس بات کی پرواہ کیے بغیر اس کے دل پر اس  
وقت کیا گزر رہی تھی --





\*\*\*\*\*

دس دن بعد

مرش پلینز تم بھابی سے بات کرو وہ ایسا کیسے کر سکتے ہے میرے ساتھ پلینز مرش ہیلپ می پلینز !! جب سے بریرہ کو پتہ چلا تھا جاوید صاحب اور آہل نے مل کر اس کا رشتہ پککا کر دیا ہے تب سے کمرے میں بیٹھ مرش کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی --

بریرہ میں نے آخری کوشش کر کے دیکھ لی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے آہل تو یکدم میری طرف سے کان بند کر لیا ہے بولو میں کیا کروں !! مرش اس کے بالوں

میں آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر رہی تھی اور ساتھ میں خود بھی روے جا رہی تھی اسے اندازہ تھا بریرہ کے دل پر اس وقت کیا گزر رہی تھی --

میں یہ شادی نہیں کروں گی بھائی اور بابا نے مجھ سے پوچھنا تک گوارہ نہیں کیا میری مرضی کے بغیر انہوں نے ہاں کہہ دیا کم از کم بھائی کو مجھے وقت دینا چاہیے تھا میں ذہنی طور پر تیار تو ہو جاتی اتنی جلدی تھی انہیں پانچ دن کے اندر اندر میرا رشتہ پکا کر دیا اور کل میری شادی ہے -- ایک ایسی شادی جس سے میں خوش ہی نہیں ہوں -- رونے کی وجہ سے بریرہ کی آنکھیں مزید لال اور سوج گئی تھی بات تو اس کی بھی سہی تھی لیکن کوئی سمجھتا تب نہ چار دن سے گھر میں شادی کا ماحول بنا ہوا تھا -- سب خوش تھے اس گھر کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کی شادی ہونے جا رہی تھی اس بات کی پرواہ کیے بغیر کی وہ اکلوتی اور لاڈلی بیٹی خوش ہے بھی یہ نہیں --

بریرہ چپ کر جاو میری جان اب کچھ نہیں ہو سکتا بس اتنا سمجھ لو قسمت کے آگے کسی کا زور نہیں چلتا۔۔ مرش اس وقت اتنی بے بس دکھائی دے رہی تھی کی جیسے شطرنج میں ہارا ہوا کھلاڑی لیکن وہ بے چاری کیا کر سکتی ہر ممکن کوشش کر کے دیکھ چکی تھی ایک ہی ٹاپک پر بحث کر کر کے ان دونوں میں چار دن سے بول چال بند تھی۔۔ آہل تو کبھی کبھار اسے مخاطب کر لیتا تھا لیکن وہ نہ بولنے کی قسم کھا کر بیٹھی تھی۔۔

مرش تم باہر جاو مجھے بریرہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ آہل نہ جانے کب وہاں پر آ دھمکا تھا اور مرش کو اس طرح کمرے سے جانے کا حکم دے رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت غیر ہو۔۔

اوکے!! اتنی بے عزتی پر مرش کا وہاں رکنا مزید بے عزتی سے کم نہیں تھا۔۔ مرش فورن کمرے سے باہر نکل گئی تھی اسے شوق بھی نہیں تھا بھابی بہن کی باتیں سننے کا۔۔

بھائی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟ بریرہ بس اتنا ہی بول پائی تھی اور رونا پھر شروع ہو گئی تھی ۔۔

بربرہ تم میری بہن ہو کیا تمہیں اپنے بھائی پر بھروسہ نہیں ہے میں جانتا ہوں ہم نے تمہاری مرضی نہیں پوچھی گریا جس پر ہمیں مان ہوتا وہ ہمارا کیا گیا فیصلہ کبھی رد نہیں کریں پھر ان کی مرضی کوئی معنی نہیں رکھتی اور مجھے بھی تم بہت مان ہے کیوں کی میں جانتا ہوں تم میرا فیصلہ کبھی نہیں رد کرو گی ۔۔ کیا مان تھا کیا غرور تھا آہل شاہ آفندی کی آنکھوں میں اتنا یقین اتنا بھروسہ صرف ایک بار "ایک بار اگر اس کی بہن اس شادی سے انکار کر دیتی تو کیا رہ جاتا سارا غرور مٹی میں مل جاتا ۔۔

!! بھاپی میں کبھی آپ کے فیصلے پر انکار نہیں کرتی لیکن --

بریرہ مجھ سے وعدہ کرو اپنے بھائی کا یہ مان کبھی نہیں توڑو گی سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے فیصلہ تمہارے اوپر ہے۔۔ آہل کی آنکھوں میں بہن کی لیے محبت ہی محبت تھی پھر سب کچھ جانتے ہوئے اتنا بے حس کیسے بن گیا تھا۔۔۔

بریرہ ہار گئی تھی اپنے بھائی کی محبت کے آگے یقین کے آگے مان کے آگے۔۔

بے بس وہ ہو گئی تھی وہ اس نے تو کبھی اپنے بھائی کو شرمندہ نہیں کیا تھا آخر کار بریرہ شاہ آفندی ہار چکی تھی اپنے بھائی کے سامنے اور ہاں میں سر ہلا دی تھی

!۔۔ قسمت کا لکھا سمجھ کر۔۔

آبی لو یو۔۔ آہل اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا وہ اس کی اکلوتی بہن تھی جو صرف آج رات کی مہمان تھی کل کو پیا دیس سدھارنا تھا اپنے آنگن کو سونا سونا چھوڑ کر۔۔

آہل اور جاوید صاحب نے مل کر بریرہ کا رشتہ فلکس کر دیا تھا آہل کی ہی بے قراری کی وجہ سے پانچ دن کے اندر اندر شادی کی ڈیٹ بھی فلکس کر دی گئی تھی۔۔ اور پورے گھر میں شادی کا سماں تھا تیاریاں زور شور سے چل رہی تھی لیکن مرث دل

پر پتھر رکھ کر ایک ایک کام میں دلچسپی لے رہی تھی اس رات کے بعد آہل اور  
مرش کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی اگر ہوتی بھی تو سوائے بحث کے ---

\*\*\*\*\*

آئی تو آپ آئیں گی نہ -- آج اتنے دنوں کے بعد آہل شاہ آفندی خود اپنے پیروں  
سے چل کر فارس ہاشمی کے گھر آیا تھا اپنے دوست کے گھر --  
ہاں -- ہاں کیوں نہیں میں تو ضرور آؤں گی -- فریخہ بیگم کی چہرہ مارے خوشی کے  
دک رہا تھا مسکراہٹ ان کے لبوں ہر جم سی گئی تھی نہ جانے آہل نے ان سے  
کیا باتیں کی تھیں کی وہ اتنی خوش ہو گئی تھی کی جتنی آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی  
تھیں --

کیا حال ہے ؟ فارس کے اندر کم از کم تھوڑا بہت احساس تو تھا اور گھر آئے مہمان کے ساتھ وہ کسی قسم کی بدسلوکی نہیں کر سکتا تھا خیر یہ کوئی مہمان نہیں اس کا دوست تھا ۔۔



اچھا ہوں میں صبح سے تیرے فون پر کال کر رہا تھا تو پک نہیں کر رہا تھا اس لیے سوچا خود تم سے ملنے آ جاؤں۔۔ اس برعکس آہل مسکرا کر بتا رہا تھا یہ مسکراہٹ تو یکدم سچی تھی بالکل شفاف یہ تو وہی ہنسی تھی جب کبھی یہ دونوں کسی بات پر ہنسا کرتے تھے مسکراتے تھے۔۔

اوہ میں اپنا روم میں ہی بھول گیا تھا ماں کی دوا لانا تھا تو چلا گیا تھا۔۔ فارس نے جیب ٹٹولتے ہوئے سنجیدگی سے اسے بتایا تھا اور سچ میں وہ اپنا فون گھر پر ہی بھول گیا تھا۔۔

چل کوئی بات نہیں میں تجھے ایک خوشخبری سنانے آیا ہوں۔ کل بریرہ کی شادی ہے ایم سوری شاید میں نے تھوڑا لیٹ کر دیا ہے انویٹ کرنے میں لیکن کوئی بات اس لیے ایم سوری۔۔ ایکچولی میں تجھے اور آنٹی کو انویٹ کرنے آیا تھا میری 'اکلوتی بہن کی شادی ہے اور میری دلی خواہش ہے آپ لوگ شرکت کرے۔۔ تو تو ضرور آنا کیوں سارے انتظامات تجھے ہی دیکھنے ہے ابھی میں اتنا بہتر نہیں ہوا

ہوں کی کچھ کر سکوں -- تو آے گا نہ؟؟ -- کتنا بے حس تھا آہل شاہ آفندی  
بلکل پھتر کی مانند کسی کی پرواہ ہی نہیں تھی کچھ فرق ہی نہیں پڑتا تھا کون کیا  
سوچ رہا ہے کیا گزر رہی ہے اس کے اوپر --

فارس کے گویا قدموں تلے زمین کھسک گئی تھی آنکھیں پتھرا سی گئی تھی اندر دل چیلخ رہا تھا جواب مانگ رہا تھا یہ سب اس کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے --

کتنا خود غرض ہے تو آہل میں نے کبھی سوچا تک نہیں تھا تو اتنا سنگ دل ہے میں نے تیرح لیے کیا کچھ نہیں کیا اور تو -- تو کیسے مجھے میری بربادی کی دعوت دینے آگیا کیسے؟؟؟ فارس کے اندر ایک آگ سی بھڑکی تھی اسے آج زندگی میں پہلی بار آہل سے چرٹھ محسوس ہو رہی تھی --

تو کچھ بول کیوں نہیں رہا؟؟ فارس کو خاموش دیکھ کر آہل نے جا بختی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

آ۔۔ ہاں کیوں نہیں میں ضرور آوں گا ماں کو ساتھ لے کر میرا تو فرض بنتا ہے بریرہ کی شادی میں آنا تیرا تیرا دوست ہونے کے ناطے۔۔ فارس دل پر جبر کر کے بولا تھا اس نے خود سے عہد کر لیا تھا وہ جائے گا اس شادی میں جس میں آہل شاہ آفندی نے خود انولیٹ کیا تھا۔۔ "میں آوں گا آہل شاہ آفندی میں دیکھنا چاہتا ہوں آخر اس لڑکے کے اندر ایسا کیا ہے جو میرے اندر نہیں ہے۔۔ فارس اتنی ہی دیر میں نہ جانے کتنے عہد خود سے کر بیٹھا تھا۔۔

اچھا آئی میں چلتا ہوں انتظار رہے گا مجھے آپ لوگ کا۔۔ ایک آخری الوداعی نظر آہل شاہ آفندی فارس پر ڈال کر باہر نکل گیا تھا۔۔

کتنا پیارا بچہ ہے بھی میں تو شادی میں ضرور جاؤں گی اور تم بھی اچھے سے تیاری کر لو۔۔ فریحہ بیگم جوش سے بول رہی تھی بیٹے کے چہرے کے تاثرات دیکھے بغیر۔۔ تو کیا اب فارس ہاشمی کی زندگی میں بریرہ نامی کتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دی گئی تھی تو کیا قسمت کو یہی منظور تھا۔۔

ایک چھوٹے بچوں کی طرح فارس اپنے کمرے میں بند پھوٹ پھوٹ کر رہا تھا اس نے تو صرف بریرہ سے محبت کی تھی -- اور وہ بھی اسے حاصل نہیں ہوئی تھی کل وہ کیسے دیکھ پائے گا اپنی بریرہ کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھ -- کہاں سے لائے گا وہ اپنے اندر اتنی ہمت --

\*\*\*\*\*

آج ظالم وقت اور دن کی آمد ہو چکی تھی آج کے دن بریرہ شاہ آفندی نہ جانے کیا "بننے والی تھی" شاہ آفندی سے ہٹ کر

مرش فنگر کی ڈریسنگ چینج کر دو پلیز!! آہل کی آواز میں درد تھا محبت تھی اپنائیت تھی وہ خود کر لیتا لیکن مرش کو مخاطب کرنے کے لیے کسی نہ کسی بہانے کی ضرورت تو تھی ہی --



\* \* \* \* \*

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 726  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

تو ہم کون سا اپنی گڑیا بھول جائیں گے تو صرف اس گھر سے جا رہی ہو ہمارے  
دلوں سے نہیں۔۔ آہل کسی کام سے کمرے میں آیا تھا لیکن بہن کو دیکھ کر اسے  
سارے کام بھول گئے تھے۔۔

بھابی میں آپ کو بہت مس کروں گی۔۔ بریرہ آہل کے سینے سے لگ کر رو دی  
تھی۔۔

میں بھی آپ کو سب سے زیادہ مس کروں گا۔۔ اس کا ہاتھ تھام کر آہل محبت  
سے لبریز لہجے میں بولا تھا۔۔ آنکھوں کے کونے میں نمی سی تیر گئی تھی آخر کو وہ  
اس کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔۔

\*\*\*\*\*

مہمانوں کی تعداد اچھی خاصی تھی بزنس پاٹرن کولیگز اور دیگر لوگ تھے ڈیکوریشن حد  
سے زیادہ خوبصورت کی گئی تھی لائٹس میوزک کیمیرہ ایک ایک چیز شادی کی زینت

بنی ہوئی تھی --- ویٹرز کی تعداد گننے میں نہیں آ رہی تھی سب لوگ تشریف لا چکے تھے سوائے فارس اور اس کی ماں کے علاوہ --

افسوس کہ یہ زپ تو مجھ سے بند ہی نہیں ہو رہی۔۔ اسکا پی بلیو کلر کے  
فراک میں مرش بے تحاشہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ نہ جانے وہ کتنی دیر سے  
فراک کی زپ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کا ہاتھ نہیں پہنچ رہا تھا

اچانک واشروم کا دروازہ کھلا تھا آہل ٹاول ہاتھ میں لے کر بالوں کو ہلکا ہلکا رگڑتے ہوئے اندر سے برآمد ہوا تھا۔۔۔ مرش حیرت زدہ اسے دیکھ رہی تھی اس کا خیال تھا کی آہل جاچکا ہوا ہے لیکن خیال بے حد غلط نکلا تھا۔۔۔

مجھے کیا جاے یہ نہ جاے!! مرش بے فکری سے شانے اچکا کر پھر زپ بند کرنے کی کوشش میں لگ گئی تھی۔۔۔



واڈروب کھول کر آہل نے نیو ولیٹ کلر کی شرٹ باہر نکالی تھی لیکن پورا دھیان مرش کی جانب تھا جو بے چاری اس وقت حد سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی -- شرٹ کی آستین کہنی تک فولڈ کرتے ہوئے آہل آینے کے سامنے اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا --

ہاتھ ہٹاؤ میں بند کر دیتا ہوں -- شاید آہل کو دیکھ نہیں گئی تھی اس کی پریشانی اس لیے بنا کسی لگی لپٹی رکھے آفر کر دی تھی -- نو تھینکس میں خود کر لوں گی -- مرش ایک نظر اسے دیکھ کر فورن اس کی گئی آفر کو ٹھکرا بی تھی --

میں کہہ رہا ہوں ہاتھ ہٹاؤ -- آہل کے مزاج میں تھوڑا سختی آگئی تھی صرف دکھاؤ تھی اگر نہ ہوتی تو مرش کبھی نہیں مانتی -- ایک سیکنڈ لگا تھا مرش کو ہاتھ ہٹانے میں اس کی بھی مجبوری تھی --

جب بیوی اتنی خوبصورت ہو تو دل کرتا ہے راتیں بھی ہمیشہ خوبصورت ہو ""آہل کو بہکنے میں ایک لمحہ لگا تھا۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے وہ دونوں ایک دوسرے کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھ رہے تھے۔۔

زپ بند کرنے سے پہلے اس نے اپنے ہونٹوں کو مرش کی گردن پر رکھ دیا تھا اور مرش آہستہ سے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لی تھی کیوں اسے پوری امید تھی آہل سے اس طرح کی حرکت کی۔۔ جو کی غلط بھی نہیں تھی۔۔

دو انگلیوں کی پیچ زپ کو پھنسا کر آہستہ سے اس نے اوپر کر دیا گیا تھا۔۔ ایک سکون کی سانس مرش نے لی تھی اور دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔ پیچھے آہل کے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ منڈلا گئی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

مردوں سے زیادہ عورتوں کا ہجوم تھا رنگین آنچلوں کی بھرمار تھی۔۔

فریج بیگم کا استقبال بے حد اچھا ہوا تھا وہ تو یوں مسکرا رہی تھی جیسے بیٹے کا دکھ ایک لمحے میں بھول بھال سی گئی تھی --

نکاح خواہ تشریف لاچکے تھے گہما گہمی مچ گئی تھی بریرہ کا دل اندر ہی اندر چلنچ رہا تھا  
نا انصافی ہو رہی تھی اس کے ساتھ ہو رہی تھی اس کے ساتھ --

میری جان اس طرح روں گی تو ابھی تمہارے پاس آ جاؤں گا۔۔

شاید کوئی جاننے والا ہو۔۔

ایک کے بعد ایک سوچ بریرہ کا دماغ گھما رہی تھی چکر سا آنے لگا تھا۔۔ فارس میں  
آج کسی اور کے نام ہونے جا رہی ہوں کہاں ہو تم کہاں چلے گئے دیکھو تمہاری بریرہ  
کسی اور کی ہونے جا رہی ہے کسی اور کو اپنا سب کچھ سوپنے جا رہی ہے۔۔ کہاں  
ہو تم فارس۔۔ موتیوں کی لڑی ایک ساتھ گالوں پر گرمی تھی۔۔ اسے نہیں پتہ  
تھا محبت کے راستے پر چلانے والا اس کا ساتھی اس کے سامنے ہی کھڑا تھا بت  
بن کر۔۔

بربرہ شاہ آفندی ولد جاوید شاہ آفندی آپ کو فارس ہاشمی کے نکاح میں سکھ راج  
الوقت 1 لاکھ روپے دیا جاتا ہے !! کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ یک ٹک

بربرہ شاہ آفندی ولد جاوید شاہ آفندی اپ کو فارس ہاشمی کے نکاح میں سکھ راج  
الوقت 1 لاکھ روپے دیا جاتا ہے۔۔۔

اور تیسری بار بھی پوچھنے پر اس نے ہاں میں گردن ہلا دی تھی۔۔۔

مام یہ -- یہ نکاح تو فارس کے ساتھ ہو رہا ہے مطلب فہد - ! یہ سب کیا ہو رہا ہے مام؟؟ مرش کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کیا ہو رہا تھا یہ سب -- گھبراہٹ کی وجہ سے اس کے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے --

مرش بیٹا ہماری بریرہ کا نکاح تو فارس کے ساتھ ہی ہونا تھا دراصل یہ سرپرایز تھا جو آپ سے بھی چھپایا گیا تھا -- مریم بیگم کو ہنسی آگئی تھی -- کیوں انہیں علم تھا مرش کی حالت کیا ہوگی وہ ضرور بتا دیتی مرش کو اگر آہل انہیں ناروکتا -- واٹ؟ مرش ابھی بھی حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی --

فارس کو اپنا نام تو سنائی دیا تھا لیکن کہاں یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا ذہن تو یکدم ماوف ہو گیا تھا - کیا تھا یہ سب --

اب یہیں پر کھڑا رہے گا یہ اسٹیج پر بھی چلے گا -- آہل اس کے پاس آکر سنجیدگی سے بولا تھا -- لیکن آنکھوں میں شرارت کی چمک جگمگا رہی تھی --

آ۔۔ آہل تو۔۔ الفاظ کہاں تھے کی کچھ بولے جاتے وہ دونوں دوست ایک دوسرے کے گلے لگ گئے تھے۔۔ کتنے دنوں بعد آج دونوں دوست یکدم پہلے جیسے لگ رہے تھے۔۔

تیری عادت بدلی نہیں نہ مجھے سرپرائز دینے کی!! فارس کی مسکراہٹ میں کیا بات تھی ایک پل کو آہل کھو سا گیا تھا کتنی زیادتی کی تھی اس نے فارس کے ساتھ غصے کی آگ میں اس نے اپنے جان عزیز دوست کو کیا کچھ نہیں کہا تھا لیکن ایک رات ایسی نہیں گزری تھی کی وہ پچھتایا نہ تھا۔۔

کیسی جاتی تو نے ہی تو لگائی ہے۔۔ آہل کھلکھلا کر ہنس دیا تھا۔۔

فارس بے حد اچھا اور ہینڈسم دکھ رہا تھا۔۔ ان آنکھوں میں صرف ایک لمحے میں اداسی کی جگہ چمک آگئی تھی۔۔

آہل اسے اپنے ساتھ لے کر اسٹیج پر چڑھ گیا تھا۔۔

نکاح خواہ نے نکاح پڑھنا شروع کر دیا تھا۔۔

قبول ہے۔۔

مولوی صاحب نے دوسری بار پوچھا تھا۔۔

!! قبول ہے

## تنیسری بار؟

قبول ہے۔ !! زندگی بھی کتنی عجیب ہے نہ گھما پھرا کر ہمیں ہمارے ہی مقام پر لا  
کھڑا کر دیتی ہے۔۔۔ اپنے سایہ میں بیٹھے فارس کا چہرہ دیکھ بریرہ کی مسکراہٹ اندر  
جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔  
زندگی مسکرا دی تھی۔۔۔



اس نے مارے خوشی سے پلکیں اٹھا کر آہل کو دیکھ رہی تھی کتنا اچھا تھا اس کا بھائی لاکھوں میں ایک سچ میں بریرہ کو ایسا بھائی ملنے پر بے تحاشہ رشک ہو رہا تھا اس نے کیسے سوچ لیا تھا اس کا بھائی اسے کوئی تکلیف دے سکتا تھا ---

آج میں نے بہت خوش ہوں یوں جیسے میں نے دنیا فتح کر لی ہے -- موقع پاتے ہی فارس بریرہ کے کان میں پھسپھسایا تھا --

کیوں؟؟ بریرہ کو جواب چاہیے تھا تاکی تھوڑا وہ اور خوشی محسوس کر سکے --

کیوں کی "سنگ جو تم ہو" اپنا ہاتھ اس نے آہستہ سے بریرہ کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا -- اور کیمیرے میں ہنستی مسکراتی ایک فوٹو اور قید ہو گئی تھی --

کیا باتیں ہو رہیں ہے کہیں میری بہن کو تنگ تو کرنے کی کوشش نہیں کر رہے؟ آہل فارس کے قریب رکھے صوفے پر آکر بیٹھ گیا تھا اور بناوٹی غصہ چہرے پر سجا کر فارس سے پوچھ رہا تھا --

جی نہیں میں آپ کی بہن کو نہیں اپنی بیوی کو تنگ کر رہا ہوں !! فارس بریرہ کو دیکھ کر گرجوشتی سے بول رہا تھا۔۔

اچھا بڑا غرور آگیا ہے تیرے اندر مجھے تو آج لاین ہی نہیں مل رہی ہے بھی نہ ہی بہن دے رہی ہے اور نہ ہی دوست !! آہل چہرہ رو دینے والا تھا۔۔

ہا۔۔ ہا ہا ظاہر ہے بیوی آنے کے بعد سب بدل جاتے ہے انہیں لوگوں میں بھی شمار ہوں !! فارس نے بریرہ کا ہاتھ تھام آہل کو آنکھ مار کر ہری جھنڈی دکھائی تھی۔۔

تجھے تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔ آہل نے گھور کر فارس کو دھمکی دی تھی۔۔ آہل تھیکنس !! فارس سنجیدہ تھا۔۔

کس بات کے لیے؟ آہل ٹھٹکا تھا۔۔

اس سرپرائز کے لیے۔۔ !! فارس اپنی چمکتی آنکھیں آہل کے چہرے پر جما کر بولا تھا۔۔

اب تو مجھے شرمندہ کر رہا ہے سچ بتاؤں تو یہ تیرا حق تھا۔۔ آہل اسے گلے لگا گیا تھا  
اسے اپنا دوست بہت بہت زیادہ عزیز تھا

آہل یہ کیا حرکت تھی تم نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا۔۔ فنکشن ختم ہونے  
کے بعد مرش کمرے میں ایک ہی پوزیشن میں غبارے کی طرح منہ پھلا کر ایک  
ہی سوال بار بار دہرائے جا رہی تھی۔۔

کیوں کی میں جانتا تھا تم سے کوئی بات چھپتی نہیں ہے؟ آہل بیڈ پر بیٹھ کر اسے  
مسکرا مسکرا کر چھیڑ رہا تھا۔۔

کیا مطلب ہے تم مجھے بتا سکتے تھے۔۔ لیکن نہیں میری کیا امپورٹینس ہے  
تمہارے نزدیک؟ مرش رخ دوسری طرف پھیر گئی تھی۔۔

اب اتنی دور سے امپورٹینس پوچھو گی تو کیسے بتاؤ گا پاس آو تب بتاتا ہوں۔۔ اس کا  
ہاتھ تھام کر آہل اسے لو دیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔





آہل مسکراتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر اپنا ہونٹ رکھ کر  
بے تحاشہ پیار کیا تھا اس کے بعد اس کی گردن میں اپنا لب رکھ دیا تھا۔۔ آہستہ

آہستہ اس نے ہاتھ اس کی نشت میں ڈال کر زپ کو نیچے کیا تھا۔ مرث سختی سے آنکھیں بھیچ گئی تھی ہلکی ہلکی گھبراہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی لیکن بے تحاشہ خوشی بھی۔۔ آہل اس کے اوپر سے اٹھ کر اپنی شرٹ کو اتار کر دور کہیں زمین پر اچھال دیا تھا۔۔ اور پھر سے اس کے اوپر جھکتا چلا گیا تھا جسم کے ایک ایک حصے پر آہل شاہ آفندی اپنے ہونٹوں کو رکھ کر مہر ثبت کر چکا تھا۔۔ محبت کے سمندر دونوں شرابور ہو چکے تھے۔۔ ان دونوں کی پیروں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنس گئی تھی اور پھنستی چلی گئی تھی۔۔ محبت کی یہ رات ایک خوبصورت خواب کی طرح آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

حجلہ عروسی میں بیٹھ کر بریرہ کی دل کی دھڑکن لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔  
 کمرے کی کوئی خاص ڈیکوریشن نہیں تھی کیوں کی سب کچھ لائسنس میں ہوا تھا۔۔  
 لیکن پھر بھی ایک ایک چیز سلیقے سے رکھی گئی تھی صاف پتہ چل رہا تھا کسی امیر  
 زادے کا کمرے تھا۔۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔۔  
 بریرہ کو بے حد شرم آرہی تھی مارے شرم کے نظریں زمین پر گرٹھ سی گئی تھی۔۔  
 اس طرح شرمناکی تو رات بہت بھاری پڑ جائے گی سویٹ ہارٹ! فارس دروازہ بند  
 کر کے بیڈ پر آکر اس کے مقابل بیٹھ گیا تھا۔۔  
 بریرہ حد سے زیادہ شرمنا رہی تھی جیسے آج سے پہلے کبھی اب دونوں کا سامنا ہی  
 نہیں ہوا تھا۔۔

بریرہ پلیز اب شرمنا بند کرو! فارس اس کی حالت دیکھ کر محفوظ ہوا تھا۔۔  
 فارس! بس اتنا سا الفاظ ہی اس کی زبان سے ادا ہوا تھا۔۔



تنگ نہ کرو! بریرہ رو دینے کو تھی شرم سے بے حال چہرہ غلاب کی طرح کھل رہا تھا

—

آج تو میں کچھ نہیں سننے والا تمہاری -- مہندی کے رنگوں سے زنگا ہاتھ تھام کر  
فارس اس کی آنکھوں میں محبت بھرے لہجے میں بول رہا تھا -- آج تو اس کے  
منہ سے پھول جھڑ رہے تھے آج وہ واقعی سہی معنوں میں خوش ہوا تھا -- خود کو  
دنیا کا سب سے لکی انسان تصور کر رہا تھا --  
فارس !!!! بریرہ ہار گئی تھی --

ہمشش !! فارس اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش کرا دیا تھا۔۔

اس کے بعد کورٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سے سائز کا ڈبہ باہر نکالا تھا۔۔ اتنی  
افرا تفری میں سب کچھ ہوا تھا کی وہ کچھ خاص گفٹ نہیں لے پایا تھا لیکن پھر  
بھی ایک رنگ اپنے کسی ملازم کے توسط منگا لیا تھا۔۔ اس نے تو سوچا تھا کی



فارس اسے بیڈ پر سیدھا لیٹا دیا تھا اور مزید اس چہرے پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔ اپنے ہونٹوں کی بہت آہستگی سے اس نے بریرہ کے لرزتے ہونٹوں پر رکھ کر چوما تھا اس کے بعد اس کی گردن کے تھوڑا نیچے اپنے ہونٹ رکھ کر پیار کیا تھا۔۔۔ ایک بعد ایک گستیابی ہوتی چلی گئی تھی۔۔۔ اور رات آہستہ آہستہ اندھیرے میں پوری طرح ڈوب گئی تھی۔۔۔ آگے ایک ہنستی مسکراتی زندگی بے صبری سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

[www.instagram.com/pdfnovelbank](http://www.instagram.com/pdfnovelbank)

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/channel/UCQo-i6LI32LDErKmnsfQ5MQ>